e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 16 Sunday , October 11 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۱۶) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۱-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۸/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ملک کو خاموش جمہوریت میں تبدیل کررہی ہے مودی حکومت: کھرگے

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف ملکارجن کھرگے نے مودی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ حکومت سے سوال کرنے والوں کو حراست میں لے کر ان کی آواز دبائی جارہی ہے اور ملک کو خاموش جمہوریت میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ مسٹر کھرگے نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ نوجوانوں، طلبہ، وکلا، صحافیوں، سماجی کارکنوں، کسان تنظیموں کے رہنماؤں، یوٹیوبرز اور کنٹینٹ کریئیٹرز سمیت حکومت سے سوال کرنے والے تمام لوگوں کو حراست میں لیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا" بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی بزدلی آج پوری طرح سامنے آگئی ہے۔ حراست، گرفتاریاں، جیل، لاٹھیاں اور پیلٹ بھی ہندوستان کے لوگوں کو روک نہیں سکتے۔ آزادی کی جدوجہد کے وقت سے ہی نوجوان ملک کی تقدیر طے کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔

مارچ-اپریل تک گر جائے گی مودی حکومت: سنجے راوت

ممبئی (یو این آئی) شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے ہفتہ کو ایک بڑا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ مرکز کی نریندر مودی حکومت کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے اور اگلے 6 ماہ میں، یعنی مارچ-اپریل تک یہ حکومت گر جائے گی۔ مسٹر راوت نے یہاں نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں عوام کا غصہ پھوٹ پڑا ہے، جسے اب کوئی دبا نہیں سکتا۔ انہوں نے دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور ایس آئی آر کے خلاف احتجاج کرنے والے انڈیا اتحاد کے رہنماؤں پر پولیس کارروائی، پونے میں ایم پی ایس سی کے طلبہ کے احتجاج کو کچلنے کی کوششوں اور حزب اختلاف کے رہنماؤں کی گرفتاریوں پر مرکزی حکومت پر تنقید کی۔ مسٹر راوت نے کہا کہ تاجروں کے ذریعے چلائی جا رہی یہ حکومت عوام سے خوف زدہ ہے اور اس نے خود کو اندر سے بند کرلیا ہے۔

جین-زی پھر سڑکوں پر، پہرے میں دہلی، زندگی تھمی

جنتر منتر پہنچنے کی کوشش میں سی جے پی کے سینئر لیڈران سمیت 7000 سے زیادہ افراد حراست میں، جین-زی نے آج بھی 'جنتر منتر مارچ' کا کیا اعلان، ٹرینیں اور میٹرو خدمات متاثر

نئی دہلی۔(ایجنسی) ووٹر فہرست کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) میں مبینہ بے ضابطگیوں اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے فوری استعفے کے مطالبے پر ملک کے دارالحکومت نئی دہلی میں غیر معمولی سیاسی بحران پیدا ہوگیا ہے۔ حکومت اور دہلی پولیس کے سخت ترین حفاظتی اقدامات کے باوجود مختلف سیاسی جماعتوں، طلبا، کسان تنظیموں اور سماجی کارکنوں نے سڑکوں پر نکل کر شدید احتجاج کیا۔ جین-زی کے احتجاجی مظاہرے جنتر منتر پر بھلے ہی نہیں ہوئے، لیکن دہلی میں درجنوں مقامات پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف نعرے بازی دیکھنے کو ملی۔ دہلی پولیس نے 4 سابق وزرائے اعلیٰ سمیت 7000 سے زیادہ سیاسی و سماجی ہستیوں اور طلبا و نوجوانوں کو حراست میں لے کر ظاہر کر دیا کہ بغیر اجازت جنتر منتر پر مظاہرہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ لیکن جین-زی طبقہ نے اعلان کر دیا ہے کہ گیانیش کمار کے استعفیٰ سے کم میں وہ ماننے والے نہیں ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ جین-زی طبقہ کی قیادت اس وقت اجنکیا شندے کے ہاتھوں میں ہے، جنھیں ابھیجیت دیپکے نے ایک ویڈیو پیغام جاری کر ذمہ داری سونپی ہے۔ انھوں نے آج دیر شام ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ پورا ہونے تک تحریک جاری رہے گی۔ اجنکیا نے اتوار (11 اکتوبر) کو ایک بار پھر جنتر منتر کی طرف مارچ کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ یعنی اتوار کو بھی پولیس و انتظامیہ کو مشقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قابل ذکر ہے کہ آج سی جے پی، اے آئی وائی ایف، اے آئی ایس ایف اور ایس ایف آئی کی جانب سے احتجاج کی اپیل کو دیکھتے ہوئے علاقے میں پولیس کی زبردست تعیناتی کی گئی تھی، اور اب یہ تعیناتی اتوار کو بھی دیکھنے کو ملے گی۔ آج 250 سے زائد ٹرینیں کینسل ہونے اور 45 میٹرو اسٹیشنز کے دروازے بند کیے جانے کی وجہ سے لوگوں کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اب اندیشہ ہے کہ ایسی ہی حالت اتوار کو بھی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ پولیس نے تو 11 اکتوبر کے لیے ٹریفک ایڈوائزری بھی جاری کردی ہے، جس میں کئی علاقوں میں پولیس کی سخت تعیناتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ عام لوگوں سے یہ بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی منزل پر پہنچنے کے لیے گھر سے زیادہ وقت ہاتھ میں لے کر چلیں تا کہ ٹریفک جام کی وجہ سے دقت نہ ہو۔ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے اور ان کے ساتھی کارکنوں سوربھ داس اور آشوتوش رانکا کو آج سنیچر کے روز نئی دہلی پہنچتے ہی دہلی پولیس نے طیارے کے اندر سے ہی حراست میں لے لیا۔ ان تینوں کو اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر روک دیا گیا، جہاں پولیس اہلکار طیارے کے اندر داخل ہوئے اور انہیں حراست میں لے لیا۔ اس دوران ابھیجیت دیپکے کو دہلی پولیس کے اہلکاروں سے یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا کہ "میں یہاں گرفتار ہونے ہی آیا ہوں؛ مجھے گرفتار کرلو۔ میں تم لوگوں سے نہیں ڈرتا۔

سی جے پی نے اعلان کیا کہ ابھیجیت دیپکے کے پیشگی ویڈیو پیغام کی روشنی میں پارٹی کے 35 سالہ نیشنل آرگنائزنگ انچارج اجنکیا شندے نے جنتر منتر پر تحریک کی کمان سنبھال لی ہے۔ اسی دوران دہلی پولیس نے ابھیجیت دیپکے کو حراست کے دوران ان کی 85 سالہ دادی ساوتری بائی دیپکے کے مہاراشٹر میں انتقال کی اطلاع دی اور انہیں آخری رسومات کے لیے جانے یا حراست میں رہنے کا اختیار دیا۔

پولیس کارروائی کے دوران معروف ڈیجیٹل تخلیق کاروں اور طلبہ رہنماؤں کو بھی نشانہ بنایا گیا کہ معروف یوٹیوبر دھرو راٹھی کو گروگرام میں ان کی رہائش گاہ سے حراست میں لیا گیا، جبکہ کاویہ کرناٹک کو دھولا کنواں کے قریب سیکورٹی فورسز نے گھسیٹ کر پولیس بس میں سوار کیا۔ کیرالہ ہاؤس سے جنتر منتر کی جانب پیش قدمی کرنے والے سی پی آئی (ایم) کے رہنماؤں برندا کرات، ایم اے بے بی، کے کے شیلجا اور راجیہ سبھا رکن جان برٹاس کو حراست میں لیا گیا، جبکہ بعد ازاں پنارائی وجین اور مانک سرکار کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن نے سپریم کورٹ کے باہر پرامن مظاہرہ کرنے والے سینئر اور خواتین وکلاء پر طاقت کے بے جا استعمال اور گرفتاریوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔ انتظامیہ نے جنتر منتر پر احتجاج کی اجازت نہ دیتے ہوئے امتناعی احکامات نافذ کردیے اور پورے شہر کو چھاؤنی بنادیا- 40,000 سے زائد دہلی پولیس اور پیراملٹری دستے دارالحکومت کی سڑکوں پر گشت کرتے رہے۔ پارلیمنٹ اسٹریٹ اور جنتر منتر کے اطراف کنکریٹ بیریئرز اور خاردار تاریں نصب کی گئیں۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

سی جے پی کے بانی ابھیجیت دیپکے کی دادی کا انتقال

ممبئی: کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے کی دادی آج سنیچر کے روز انتقال کر گئیں۔ وہ 85 برس کی تھیں۔ دیپکے کی دادی، ساوتری بائی دیپکے، گزشتہ چند دنوں سے علیل تھیں اور آج صبح مہاراشٹر کے ضلع ہنگولی میں واقع اپنے آبائی گاؤں سنتک پمپری میں آخری سانس لی۔ ان کی موت کی خبر ابھیجیت دیپکے کو دہلی میں طیارے کے اندر سے ہی دہلی پولیس کی جانب سے حراست میں لیے جانے کے محض چند گھنٹے بعد سامنے آئی۔

اس صورتحال کے باعث ان کی دادی کی آخری رسومات میں شرکت غیر یقینی ہوگئی ہے۔ ان کی موت سے دیپکے خاندان میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ہندوستان غیر اعلانیہ ایمرجنسی کی حالت میں ہے: سونم وانگچک

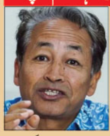

دہلی میں آج صبح سے ہورہی گرفتاریوں پر سونم وانگچک نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں کہا ہے کہ "ہندوستان غیر اعلانیہ ایمرجنسی کی حالت میں ہے۔ کل جب میں نے آج کے احتجاجی مظاہرہ میں یکجہتی و امن کی اپیل کرتے ہوئے ایک میسیج پوسٹ کیا تھا، تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت غیر اعلانیہ ایمرجنسی کی زد میں ہوگی۔"

انھوں نے یہ بھی کہا کہ "مجھے خوشی تھی کہ تحریک کی قیادت کرنے کے لیے کئی لیڈران موجود تھے، لیکن اب مجھے پتہ چلا ہے کہ ان سبھی کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گرفتار کیے گئے لوگوں کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ اگر کل تک انھیں رہا نہیں کیا گیا تو مجھے بھوک ہڑتال یا پدیاترا کرنے پر غور کرنا پڑے گا۔"

ممتا بنرجی، کجریوال، پینارائی وجین، مانک سرکار سمیت دیگر لیڈران حراست کے بعد رہا

نئی دہلی۔(ایجنسی) ووٹ چوری، ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر کے خلاف دہلی میں احتجاج کے دوران مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، کیرلم کے سابق وزیر اعلیٰ پینارائی وجین، دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کجریوال، تری پورہ کے سابق وزیر اعلیٰ مانک سرکار اور سیاسی و سماجی کارکنوں نیہا بورا، یوگیندر یادو اور پرشانت بھوشن سمیت کئی اپوزیشن لیڈران و کارکنان کو حراست میں لیا گیا تھا، لیکن اب انھیں رہا کر دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شام 7 بجے تک راجدھانی میں تقریباً 7 ہزار لوگوں کو پولیس نے حراست میں لے کر حراستی مراکز میں بھیج دیا، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں کو دیر شام چھوڑ دیا گیا ہے۔ مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے رِہا ہونے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "ہم لوگ جنتر منتر جانا چاہتے تھے۔ ابھیجیت دیپکے نے ہمیں مدعو کیا تھا۔ پہلے ہمیں وہاں آنے کا موقع نہیں ملا، اس لیے میں نے یہاں آنے پر اس احتجاج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ پہلے ہم نے پولیس سے پوچھا کہ کیا ہمیں جنتر منتر جانے کی اجازت ملے گی؟ تب انہوں نے ہم سے کہا کہ وہ ہمیں وہاں جانے نہیں دیں گے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ہمارا ایک ہی مقصد ہے کہ اگر کوئی مسئلہ حقیقی ہے تو تمام پارٹیوں کو اس کی حمایت کرنی چاہیے۔ پولیس نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے، آپ یہاں سڑک پر نہیں بیٹھ سکتے، لیکن ہم لوگ سڑک پر نہیں بیٹھے تھے۔ ہم تو اپنی رہائش گاہ کے سامنے بس اسٹاپ پر بیٹھے تھے، کیونکہ ہمیں جنتر منتر جانے نہیں دیا جا رہا تھا۔ ہم ان لوگوں کی حمایت کرنے آئے ہیں۔" موجودہ حالات پر شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "میں نے اپنی زندگی میں ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے اپنے طالب علمی کے زمانے میں کئی بار تحریکوں میں حصہ لیا۔ اس وقت بھی ہمیں گرفتار کیا گیا، لیکن قیدیوں کی وین میں بند کر کے 2 گھنٹے تک راستے میں گھمایا گیا۔ ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا، ہم نے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنا ظلم نہیں دیکھا۔ ہم کوئی مجرم نہیں ہیں، بی جے پی کو یہ سمجھنا ہوگا۔"

حکم عدولی معاملہ پر سپریم کورٹ 11 اکتوبر کو کرے گا خصوصی سماعت

سپریم کورٹ اتوار کو حکم عدولی کی ایک عرضی پر خصوصی سماعت کرنے والا ہے۔ یہ عرضی جنتر منتر پر آج ہونے والے جین-زی کے احتجاجی مظاہرہ سے قبل پبلک ٹرانسپورٹ کو پوری طرح بند نہ کرنے سے متعلق عدالت کے 9 اکتوبر والے حکم کو قصداً نظر انداز کرنے کے الزام میں داخل کی گئی ہے۔ جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ 11 اکتوبر کی صبح 10.30 بجے اس معاملہ پر سماعت کرے گی۔ اس عرضی میں مرکزی داخلہ سکریٹری، دہلی پولیس کمشنر اور ڈی ایم آر سی چیئرمین کے خلاف حکم عدولی کی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ 45 میٹرو اسٹیشنوں کے دروازے بند رکھے گئے تھے۔

'انتخابی کمیشن پر سوال اٹھتے ہی بی جے پی دفاع میں کیوں آجاتی ہے؟'

کمیشن کی ساکھ ختم، بی جے پی جعلی فارم-7 کے ذریعے ایس پی کے ووٹ کٹوا رہی ہے: اکھلیش

اٹاوہ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی ساکھ ختم ہو چکی ہے اور بی جے پی اس کے ساتھ مل کر جعلی فارم-7 کے ذریعے ایس پی حامیوں کے ووٹ کٹوا رہی ہے۔ مسٹر یادو ہفتے کے روز سیفئی میں ایس پی کے بانی اور سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کی چوتھی برسی پر انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر انتظامی طاقت کے ذریعے نتائج پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران ایس پی کے پی ڈی اے پہریداروں نے جعلی فارم-7 بھرے جانے کے معاملات کا پتہ لگایا ہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کر کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپنے دفتر کے ذریعے فارم-7 بھروا کر ایس پی حامیوں کے نام ووٹر فہرست سے ہٹوانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ ٹیکنالوجی کے اس دور میں ایک مقام سے یہ طے کیا جا رہا ہے کہ ووٹر فہرست میں کس کا نام رہے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کارکن ہونے پر ووٹ بن جاتا ہے، جبکہ دوسرے لوگوں کے نام ہٹائے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو آئینی ادارہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسے اپنی ساکھ ثابت کرنی چاہیے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ اتر پردیش میں ہونے والا انتخاب آئین اور جمہوریت کو بچانے کا سب سے بڑا امتحان ہے۔

ہمت ہے تو اکھلیش ایودھیا سے انتخاب لڑ کر دکھائیں: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے بلرام پور صدر اور اترولا اسمبلی حلقوں کے لیے 803 کروڑ روپے کی 78 ترقیاتی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا

بلرام پور۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتے کے روز بلرام پور ضلع کے اترولا اسمبلی حلقے کے بلریا میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو کو ایودھیا سے انتخاب لڑنے کا چیلنج دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایودھیا دھام کی بات ہے تو وہ پوری طرح تیار ہیں، لیکن اکھلیش یادو میں ہمت ہے تو وہ ایودھیا سے پرچہ نامزدگی داخل کر کے میدان میں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر لڑائی ہی لڑنی ہے تو شاگردوں سے کیوں، مقابلہ آمنے سامنے ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے بلرام پور صدر اور اترولا اسمبلی حلقوں کے لیے 803 کروڑ روپے کی 78 ترقیاتی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا۔ اس دوران انہوں نے راپتی ندی پر پل سمیت مختلف ترقیاتی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے سابقہ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) اور ایس پی حکومتوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان دونوں جماعتوں کی حکومتوں نے بلرام پور ضلع کو پسماندہ بنائے رکھا۔ یوگی نے ایس پی کے پی ڈی اے کے نعرے پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی وقتاً فوقتاً پی ڈی اے کے معنی بدلتی رہتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج کل پی ڈی اے کا مطلب پردیش ڈباؤ اتھارٹی ہوگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے حالیہ راجیہ سبھا انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے بھی ایس پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے ایک نشست پر رام گوپال یادو اور دوسری نشست پر ایک دولت مند شخص کو بھیج دیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ایس پی ذات پات کی بات کرتی ہے تو اس نے برہمن، چھتری، پسماندہ، دلت اور ویش سمیت دیگر استحصال زدہ اور محروم طبقوں کے لوگوں کو ٹکٹ کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں میں ڈبل انجن کی حکومت نے بلرام پور میں یونیورسٹی، میڈیکل کالج، پل اور بہتر سڑکیں تعمیر کرائی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی حکومت کے دور میں ماں پاٹیشوری کے اس مقدس مقام کو اسمگلنگ کا اڈہ بنا دیا گیا تھا۔

وزیر اعلیٰ نے نیپال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پڑوسی ملک کے لوگوں کی عقیدت دیوی پاٹن مندر سے وابستہ ہے۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی اور نانا جی دیش مکھ کا ذکر کرتے ہوئے بلرام پور کو ان کی عملی جدوجہد کی سرزمین قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کئی اسکیموں کے نام ان عظیم شخصیات کے نام پر رکھنے کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ تلسی پور واقع دیوی پاٹن مندر میں رات قیام کریں گے۔ اتوار کو وہ تھارو برادری سمیت دیگر طبقوں کی ہونہار بیٹیوں کو اعزاز سے نوازیں گے۔

شرجیل امام کی عبوری ضمانت منسوخ کرانے کیلئے عدالت پہنچی دہلی پولیس

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی پولیس نے فروری 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات سے متعلق سازش کے معاملے میں ملزم شرجیل امام کو دی گئی عبوری ضمانت منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے دہلی کی عدالت سے رجوع کیا ہے۔ دہلی پولیس نے الزام عائد کیا ہے کہ عارضی رہائی کے دوران میڈیا اہلکاروں سے بات چیت کر کے شرجیل امام نے ضمانت کی شرائط کی خلاف ورزی کی۔ پولیس کے مطابق شرجیل امام کو اپنے چچا زاد بھائیوں کی شادی میں شرکت کے لیے عارضی طور پر رہا کیا گیا تھا۔ اسی دوران میڈیا اہلکاروں سے بات چیت کو ضمانت کی شرائط کے خلاف قرار دیتے ہوئے دہلی پولیس نے عدالت سے ان کی عبوری ضمانت منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس نے دلیل دی ہے کہ شرجیل امام نے عدالت سے ملنے والی آزادی کا غلط استعمال کیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا کہ "ملزم کے رویے سے واضح ہے کہ وہ اس عدالت سے ملنے والی آزادی کا غلط استعمال کر رہا ہے۔"

مظاہرہ: 'گھبرائیے مت، ہم آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں'

ہندوستان کے نوجوانوں اپنا احتجاج جاری رکھیے، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، مودی بریگیڈ کو راہل گاندھی کی تنبیہ

نئی دہلی (ایجنسی) ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جین-زی کے مظاہرہ کو ناکام بنانے کے مقصد سے دہلی پولیس کی کارروائی اپوزیشن کے نشانے پر ہے۔ صرف اپوزیشن پارٹیاں ہی نہیں، کئی سرکردہ سماجی کارکنان اور فلمی ہستیوں نے بھی مظاہرین کو جنتر منتر جانے سے روکنے اور ہزاروں لوگوں کو حراست میں لیے جانے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اس معاملہ میں ایک ویڈیو پیغام جاری کر نوجوانوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ساتھ ہی وزیر اعظم مودی کو متنبہ کیا ہے کہ انھیں چاروں طرف سے گھیرا جا رہا ہے، اور جلد انھیں جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔

گیانیش کمار جائیں گے، یہ حکومت جائے گی، پھر شروع ہوگی جمہوریت کی مرمت: راہل گاندھی

یہ ویڈیو پیغام راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کیا ہے، جس میں کہا ہے کہ "میں نریندر مودی، آر ایس ایس اور ان سے منسلک لوگوں کے خلاف ایک دہائی سے بھی زیادہ مدت سے لڑ رہا ہوں۔ میں اپنے حریفوں کو اتنی ہی اچھی طرح سمجھتا ہوں، جتنا کوئی بھی اپنے حریف کو سمجھتا ہے۔ میں انھیں اندر تک جانتا ہوں، ان کی ہر سازش سے واقف ہوں۔ ان لوگوں کی سب سے بڑی پہچان ہے بزدلی۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "نریندر مودی، امت شاہ، موہن بھاگوت، گیانیش کمار، اجیت ڈووال (اس کہانی کے ویلن) اب دھیرے دھیرے گھیرے میں آتے جا رہے ہیں۔ ان کے چاروں طرف سے دائرہ سمٹ رہا ہے۔" مودی بریگیڈ کو متنبہ کرتے ہوئے اس ویڈیو میں

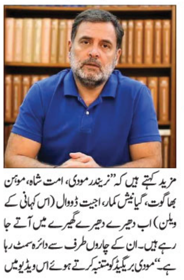

انھوں نے جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "جو کرنا ہے کر لیجیے، جتنی پولیس بلانی ہے بلا لیجیے، 10 ہزار، 20 ہزار، 50 ہزار، جتنی چاہیں بلا لیجیے۔ سارے لیڈران کو گرفتار کر لیجیے، سارے نوجوانوں کو گرفتار کر لیجیے۔ ہم سب کو گرفتار کر لیجیے۔ گھبرائیے مت، ہم آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں، اور ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔" ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ "میری بات یاد رکھیے، ہمیں جو جانکاری چاہیے وہ ہمارے پاس پہلے سے ہے۔ ہم اپنے آئین کی حفاظت کریں گے۔ ہم ہندوستانی عوام کی آواز کی حفاظت کریں گے اور یہ یقینی بنائیں گے کہ گزشتہ 10-15 سالوں میں ہندوستان کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، وہ دوبارہ کبھی، کسی بھی صورت میں نہ ہو۔"

جل رہا منی پور! 24 گھنٹوں میں 9 افراد کا قتل، 14 گھر نذرِ آتش

تشدد جھڑپوں کے بعد کوکی اور ناگا طبقوں کے درمیان ایک بار پھر کشیدگی بڑھی

امپھال (ایجنسی) شمال مشرقی ریاست منی پور میں ایک بار پھر تشدد کے واقعات پیش آئے ہیں، جس نے ظاہر کر دیا ہے کہ منی پور میں بدامنی ہنوز قائم ہے۔ ناگا اور کوکی طبقوں کے درمیان ہونے والی پرتشدد جھڑپوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 9 لوگوں کی موت ہوگئی، جبکہ 14 گھروں کو آگ لگادی گئی ہے۔ ان واقعات کے بعد کوکی اور ناگا طبقوں کے درمیان ایک بار پھر کشیدگی بڑھ گئی ہے اور کانگ پوکپی ضلع میں بند کا اعلان کرنا پڑا ہے۔ حکام نے ہفتہ کے روز بتایا کہ تشدد میں ہلاک ہونے والوں میں ایک کوکی خاتون بھی شامل ہے، جو کامجونگ ضلع میں فائرنگ کے دوران ماری گئی۔ اس کے علاوہ کامجونگ اور کانگ پوکپی میں الگ الگ حملوں کا نشانہ بننے والے ناگا گاؤں کے محافظوں اور اخرول ضلع میں کیے گئے مبینہ حملے میں پھنسنے والے ایک عام شہری کی بھی موت ہوئی ہے۔ اس تشدد کے پیش نظر کامجونگ ضلع انتظامیہ نے چساد پولیس اسٹیشن کے 400 میٹر کے دائرے میں لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی عائد کردی ہے۔ اسی دوران کوکی تنظیم 'کمیٹی آن ٹرائبل یونٹی' (سی او ٹی یو) نے کانگ پوکپی ضلع میں ہفتہ کی شام 6 بجے سے 24 گھنٹے کے بند کی اپیل کی۔ یہ تشدد جمعہ کی رات اس وقت بھڑک اٹھا جب چساد پولیس اسٹیشن کے قریب فائرنگ میں 42 سالہ کوکی خاتون ڈوم کھونی تو تھانگ کی موت ہوگئی۔ وہ 5 بچوں کی ماں تھیں۔ پولیس کے مطابق سویلین پولیس، انڈیا ریزرو بٹالین اور بارڈر سیکورٹی فورس کے اہلکاروں نے پولیس اسٹیشن کے قریب مبینہ طور پر غیر قانونی بنکر تعمیر کیے جانے کی اطلاع ملنے کے بعد انہیں ہٹانے کے لیے کارروائی شروع کی تھی۔

جین-زی مظاہرہ: بالی ووڈ اداکار عامر خان کے بھانجے عمران خان کو پولیس نے کیا گرفتار

نئی دہلی (ایجنسی) بالی ووڈ اداکار اور عامر خان کے بھانجے عمران خان کو ممبئی میں مظاہرہ کے دوران پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق زین میری اور سماجی کارکن و این سی پی (ایس پی) لیڈر فرقان شیخ کو بھی ممبئی پولیس نے حراست میں لیا ہے۔ حالانکہ مظاہرہ کس معاملہ پر کیا جا رہا تھا اور حراست میں لیے گئے لوگوں کو کہاں لے جایا گیا ہے، اس بارے میں فی الحال کوئی پختہ جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔

روس سے ڈیزل معاہدہ، ٹرمپ کا یوکرین پر دباؤ

ریفائنریوں پر حملے روکنے کی امریکی اپیل نظرانداز

واشنگٹن،10 اکتوبر(یواین آئی)امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے روس کے ساتھ ڈیزل کی فراہمی کا معاہدہ اس وقت کیا جب یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے روسی آئل ریفائنریوں پر حملے روکنے کی امریکی اپیلوں کو بار بار نظرانداز کیا۔ اس معاملے سے براہِ راست واقف ایک امریکی عہدیدار نے ایکسیوس کو یہ اطلاع دی۔ اس فیصلے سے واشنگٹن اور کیف کے درمیان کشیدگی میں ایک بار پھر اضافہ ہوگیا ہے، جس سے جنگ کے خاتمے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کی تازہ سفارتی کوششوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ امریکی عہدیدار نے کہا، زیلنسکی صورتِ حال کو درست طور پر نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ریفائنریوں پر حملے جاری رکھ کر وہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ٹرمپ کے ساتھ قائم ہونے والی خیرسگالی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ زیلنسکی نے ایکسیوس کو دیے گئے اپنے پہلے انٹرویو میں اس معاہدے پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں اس اعلان کی پیشگی اطلاع نہیں دی گئی۔ انہوں نے اسے غیر منصفانہ اور غیر دیانت دارانہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ روسی صدر ولادیمیر پیوٹن کو بلا جواز تحفہ دینے کے مترادف ہے۔ حالیہ مہینوں میں روسی آئل ریفائنریوں پر یوکرینی حملوں سے روس کے توانائی کے شعبے میں خلل پڑا ہے اور توانائی کے بحران میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے جواب میں ماسکو نے ڈیزل کی برآمدات پر پابندی عائد کردی، جس سے ایران سے متعلق جنگ کے باعث پہلے ہی دباؤ کا شکار عالمی ایندھن کی منڈیوں پر مزید دباؤ پڑا۔ امریکی عہدیدار کے مطابق، ٹرمپ چاہتے تھے کہ یوکرین یک طرفہ طور پر روسی ریفائنریوں پر حملے روک دے، کیونکہ ان حملوں سے امریکہ میں پٹرول کی قیمتیں بڑھ رہی تھیں۔ عہدیدار نے مزید کہا کہ ٹرمپ یوکرین کے ان حملوں کو یوکرین کے بجلی کے نظام پر روسی حملوں کے مساوی نہیں سمجھتے تھے۔ زیلنسکی نے ٹرمپ اور امریکی ایلچیوں اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کو بتایا تھا کہ اگر ماسکو یوکرین کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر حملے روک دے تو کیف روسی آئل ریفائنریوں کو نشانہ بنانا بند کرنے کے لیے تیار ہے۔ جمعہ کو میامی میں آٹھ گھنٹے جاری رہنے والے مذاکرات کے دوران وٹکوف اور کشنر نے یوکرینی مذاکرات کاروں کو بتایا کہ ٹرمپ کی پوتن سے بات چیت متوقع ہے اور وہ روسی ڈیزل کی برآمدات پر پابندیوں میں نرمی کر سکتے ہیں۔ امریکی وفد کے مطابق، یہ فیصلہ کیف کی جانب سے حملے روکنے سے بار بار انکار کے بعد کیا گیا۔ واشنگٹن کا خیال تھا کہ ان حملوں سے امریکی صارفین متاثر ہو رہے ہیں۔ ایک یوکرینی عہدیدار نے دعویٰ کیا کہ وٹکوف اور کشنر نے دھمکی دی تھی کہ اگر یوکرین نے امریکی درخواستوں کو نظرانداز کرنا جاری رکھا تو امریکہ انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ بند کر دے گا۔ تاہم، امریکی عہدیدار نے ایسی کسی دھمکی کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ایلچیوں نے اس کے بجائے اس بات پر زور دیا تھا کہ واشنگٹن ہتھیاروں اور انٹیلی جنس معلومات کی فراہمی کے ذریعے یوکرین کا مضبوط شراکت دار رہے۔

زیلنسکی کی روسی آئل ریفائنریوں پر حملے روکنے کی اپیل نظرانداز کرنے پر ٹرمپ نے پوتن سے ڈیزل معاہدہ کیا: امریکی عہدیدار۔ دو۔

آخر یا امریکی عہدیدار کے مطابق، امریکی ایلچیوں نے یوکرین کو خبردار کیا کہ اسے ایسے اقدامات سے گریز کرنا چاہیے جن سے امریکی صارفین کو نقصان پہنچے۔ عہدیدار نے کہا ریفائنریوں پر حملوں سے روس کو نقصان پہنچتا ہے، لیکن اس سے امریکہ کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ یہ تنازع میامی میں امریکی ثالثوں، یوکرینی مذاکرات کاروں اور یورپی سفارت کاروں کے درمیان ہونے والی اس بات چیت کے بعد سامنے آیا ہے، جسے امریکہ نے تعمیری قرار دیا تھا۔ مذاکرات میں ممکنہ امن معاہدے کے تحت یوکرین کو امریکہ، یورپ اور نیٹو کی جانب سے فراہم کی جانے والی سلامتی کی ضمانتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ فریقین نے علاقائی انتظامات سے متعلق نئی تجاویز اور جنگ کے بعد یوکرین کے لیے ایک جامع منصوبے پر بھی غور کیا۔ اس میں تعمیرِ نو کے لیے مالی وسائل، فوج کی از سرِ نو تعمیر اور جنگ کے دوران بجٹ خسارے سے نمٹنے کے اقدامات شامل تھے۔ اس کے علاوہ یورپی یونین میں یوکرین کی شمولیت کے روڈ میپ اور نیٹو کے ساتھ اس کے مستقبل کے تعلقات پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وٹکوف اور کشنر نے جنگ کے بعد یورپ اور روس کے درمیان ایک ایسے سلامتی کے نظام کے امکان پر بھی بات کی، جسے دونوں فریق قبول کر سکیں۔ امریکی عہدیدار کے مطابق، امریکی ایلچیوں نے یوکرینی اور یورپی نمائندوں کو ماسکو کے ساتھ توانائی سے متعلق ممکنہ معاہدوں کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ واشنگٹن کو امید ہے کہ ان معاہدوں سے ایندھن کی قیمتیں کم کرنے اور امن مذاکرات میں روس کو رعایتیں دینے پر آمادہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ وٹکوف اور کشنر اگلے ہفتے امن تجاویز پر بات چیت کے لیے ماسکو اور کیف کا دورہ کرنے پر غور کر رہے ہیں، تاہم ڈیزل معاہدے کے بعد پیدا ہونے والی صورتِ حال ان منصوبوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ امریکی عہدیدار نے کہا، پیوٹن یوکرین پر شدید حملے کر رہے ہیں، لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ جنگ ختم کرنے سے متعلق یوکرین کی تجاویز پر بات چیت کے لیے آمادہ ہیں۔ ہم ایک نئی تجویز پر کام کرنا چاہتے ہیں، جو ان کے لیے قابلِ قبول ہو اور انہیں جنگ روکنے پر آمادہ کر سکے۔ تاہم، روسی خارجہ پالیسی کے مشیر یوری اوشاکوف کے مطابق، ٹرمپ کے ساتھ 90 منٹ کی ٹیلی فونک گفتگو کے دوران پوتن نے امن مذاکرات بحال کرنے پر اتفاق نہیں کیا۔ اوشاکوف نے صحافیوں کو بتایا کہ روس کے پارلیمانی انتخابات کے دوران ماسکو اور دیگر شہروں پر یوکرینی حملوں نے مذاکراتی عمل فوری طور پر بحال ہونے کے امکانات کو ناکام بنا دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، صدر نے کہا ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں گے کہ مذاکرات کب دوبارہ شروع کیے جاسکتے ہیں۔

آٹھ سالہ بچی سمیت سات فلسطینیوں کی موت

مغربی کنارے میں آبادکاروں کا تشدد جاری

غزہ، 10 اکتوبر (یواین آئی (غزہ میں امریکہ کی حمایت سے نافذ ہونے والی نام نہاد جنگ بندی کی پہلی سالگرہ کے موقع پر اسرائیلی حملوں میں آٹھ سالہ بچی سمیت کم از کم سات فلسطینی ہلاک ہوگئے۔ طبی ذرائع نے یہ اطلاع دی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق ، ایمبولینس اور ہنگامی خدمات کے ایک اہلکار نے بتایا کہ آٹھ سالہ شہد عبدالرازق النجار ہفتہ کو مغربی غزہ شہر کے الجوازات علاقے میں اسرائیلی کواڈ کاپٹر ڈرون حملے میں ہلاک ہوگئی۔ غزہ شہر کے اسی علاقے میں حیدر عبدالشافعی چوراہے کے قریب اسرائیلی بمباری میں چار افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوگئے۔ شہر کے الشفا اسپتال نے یہ اطلاع دی۔ اسپتال کے مطابق، شمال مشرقی غزہ شہر کے تفاح محلے میں اسرائیلی ڈرون حملے میں ایک اور فلسطینی ہلاک ہوا۔ جنوبی شہر خان یونس میں ایک خاتون نے بھی ہفتہ کو اسرائیلی حملے میں زخمی ہونے کے بعد دم توڑ دیا۔ غزہ کی وزارت صحت نے ہفتہ کو بتایا کہ گزشتہ سال 10 اکتوبر کو نام نہاد جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد سے اب تک کم از کم 1,481 فلسطینی ہلاک اور 5,254 زخمی ہوچکے ہیں۔ وزارت کے مطابق ، 7 اکتوبر 2023 سے غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں اب تک کم از کم 74,370 فلسطینی جاں بحق اور 1,75,371 زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت نے مزید بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی حملوں میں کم از کم نو فلسطینی ہلاک اور 65 زخمی ہوئے ، جبکہ ایک اور زخمی فلسطینی نے سابقہ اسرائیلی حملے میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ الجزیرہ کے نامہ نگار طارق ابوعزوم نے ہفتہ کو غزہ سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ جنگ بندی نے محصور علاقے میں غیر یقینی صورتِ حال کو مزید بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے کہا نسل کشی کی شدت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ خطرہ پوری طرح ختم نہیں ہوا ، اسی لیے لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے اثرات فوری جانی نقصان سے کہیں زیادہ ہیں۔ جمعہ کو 100 سے زائد انسانی ہمدردی کی تنظیموں ، حقوقِ انسانی کے اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے مشترکہ بیان میں کہا تھا کہ غزہ میں جنگ بندی محض نام کی رہ گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا، جنگ بندی صرف کاغذوں تک محدود ہے۔ اسرائیلی فورسز روزانہ فلسطینیوں کو ہلاک اور زخمی کر رہی ہیں ، جبکہ امداد ، ساز وسامان اور تعمیرِ نو کے مواد کی فراہمی پر پابندیاں خاندانوں کو اپنی زندگی دوبارہ شروع کرنے سے روک رہی ہیں۔ دریں اثنا ، مقبوضہ مغربی کنارے میں نوآبادیات اور دیوارِ مزاحمت کمیشن کے مطابق، ہفتہ کی صبح اسرائیلی آبادکاروں کے تشدد کے کم از کم 12 واقعات درج کیے گئے۔ خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق ، اسرائیلی آبادکاروں نے فلسطینی کسانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا ، ان پر مرچوں کا اسپرے کیا، ان کی املاک چوری کیں اور گھروں پر حملے کیے۔ ان حملوں کے دوران اسرائیلی فوج کی مدد سے کئی فلسطینیوں کو حراست میں بھی لیا گیا۔ رام اللہ اور البیرہ گورنری میں آبادکاروں نے اسرائیلی فوج کے ساتھ مل کر کسانوں کو ان کی زمینوں سے نکلنے پر مجبور کیا اور واپس آنے پر دھمکیاں دیں۔ اس دوران دو کسانوں کو مارا پیٹا گیا اور ان پر مرچوں کا اسپرے کیا گیا، جبکہ آبادکار ایک گاڑی اور ان کے موبائل فون بھی لے گئے۔

زاپوریژیا پر روسی حملے، 15 افراد ہلاک

امریکہ کا روس۔ یوکرین جنگ کے خاتمے کے مذاکرات مثبت قرار

کیف، 10 اکتوبر (یواین آئی) یوکرین کے جنوب مشرقی شہر زاپوریژیا پر روسی فضائی حملوں میں کم از کم 15 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ اطلاع یوکرین کے پراسیکیوٹر کے دفتر نے دی ہے۔ ادھر امریکہ نے روس۔ یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے یورپی اور یوکرینی حکام کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کو مثبت قرار دیا ہے۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے ہفتہ کو اس سے قبل کہا تھا کہ شہر پر روسی حملوں میں تین افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ زیلنسکی نے سوشل میڈیا پر کہا آج روس نے رہائشی عمارتوں پر پانچ گلائیڈ بم گرا کر ڈیزل کی برآمدات پر پابندیاں ہٹانے پر اپنے انداز میں شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امدادی کارکن ملبے تلے دبے افراد کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کیف سے الجزیرہ کی نامہ نگار آڈری میکالپائن نے کہا کہ یوکرین بھر میں دن کے وقت حملوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ رواں ہفتے ایک بس اسٹاپ پر گلائیڈ بم گرنے سے 30 افراد ہلاک ہوئے تھے، جبکہ کیف میں بھی دن کے وقت جیٹ انجن والے ڈرون تیزی سے اہداف کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں جاری ہونے والی ایک ویڈیو میں ایک شخص کو اسکول کے سامنے کھڑے دیکھا جاسکتا ہے، جو جیٹ طیارے جیسی آواز سن کر عمارت سے بھاگتا ہے اور محض چند سیکنڈ کے فرق سے جان بچانے میں کامیاب رہتا ہے۔ ان کے مطابق یہ واقعات یوکرین میں شہریوں کے لیے بڑھتے ہوئے خطرات کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ حملے ایسے وقت ہوئے ہیں جب ایک روز قبل امریکہ، یوکرین اور یورپ کے حکام نے فلوریڈا کے شہر میامی میں روس۔ یوکرین جنگ کے خاتمے کی تجویز پر تبادلہ خیال کیا تھا۔ امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ مذاکرات میں موسم سرما سے قبل جنگ میں کشیدگی کم کرنے، اسے ختم کرنے اور پائیدار امن کی کوششوں کو آگے بڑھانے کے ممکنہ راستوں پر غور کیا گیا۔ وٹکوف کے مطابق، اجلاس میں برطانیہ، فرانس اور جرمنی پر مشتمل گروپ ای تھری، یورپی کمیشن، یوکرین اور نیٹو کے نمائندے شامل تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مذاکرات میں توانائی کے تحفظ، اناج کی برآمدات، سلامتی کی ضمانتوں اور مستقبل میں تنازعات کی روک تھام کے لیے یوکرین اور یورپ کی سلامتی سے متعلق طویل مدتی انتظامات پر بات ہوئی۔ اس کے علاوہ جنگ کے بعد یوکرین کی تعمیرِ نو، اقتصادی خوشحالی اور یورپی یونین میں شمولیت کے امکانات بھی زیر بحث آئے۔

ایران کی امریکہ پر دوہرے معیار اپنانے کے الزام میں سخت تنقید

ولایتی اور بقائی کا روبیو کے تاریخی بیانیے پر شدید اعتراض

تہران، 10 اکتوبر (یواین آئی) ایران نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبائیو کے بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے واشنگٹن پر دوہرے معیار اپنانے کا الزام لگایا ہے۔ ایرانی حکام نے کہا کہ امریکہ مغربی تاریخ میں مزاحمت کی تعریف کرتا ہے، لیکن ایران کی ثابت قدمی کو موت کا فرقہ قرار دیتا ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر کے سینئر مشیر علی اکبر ولایتی اور وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی سمیت اعلیٰ ایرانی حکام نے روبیو کے اس بیان کو چیلنج کیا ہے جس میں انہوں نے قدیم یونانی تاریخ کو واشنگٹن اور تہران کے درمیان موجودہ کشیدگی سے جوڑا تھا۔ ولایتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ روبیو کی حالیہ تقریر میں واضح تضاد ہے۔ ان کے مطابق قدیم یونان کے تناظر میں آخری دم تک ڈٹے رہنے کی تعریف کی جاتی ہے، لیکن عظیم ایرانی قوم کی ثابت قدمی کو موت کا فرقہ کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا مسٹر روبیو، آپ کا مسئلہ اسلامی انقلاب نہیں، بلکہ ایک مضبوط اور خودمختار ایرانی تہذیب ہے۔ ولایتی نے کہا کہ اپنے مفادات کے مطابق مزاحمت کی تعریف کرنا اور دوسروں کی جانب سے اسی طرزِ عمل کو اختیار کیے جانے پر اس کی مذمت کرنا دیانت داری نہیں ہے۔ انہوں نے ہیروشیما، ویتنام، عراق اور افغانستان میں امریکہ کی قیادت میں ہونے والی جنگوں اور فوجی مداخلتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان تباہ کاریوں کے ذمہ داروں کو دوسروں کو اخلاقیات کا درس دینے کا حق نہیں۔ دوسری جانب بقائی نے روبیو پر الزام لگایا کہ وہ قدیم یونان سے جدید امریکہ تک مغربی تہذیب کو ایک مسلسل تاریخی سلسلے کے طور پر پیش کرتے ہیں اور یونانی فلسفے کا انتخابی استعمال کر کے طاقت اور قومی عزائم کو جائز قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بقائی نے ایکس پر لکھا کہ ایتھنز کے تاریخی مقام ایکروپولس میں روبائیو نے مغرب کی تاریخ کو قدیم یونان سے عصر حاضر کے امریکہ تک ایک غیر منقطع سلسلے کے طور پر پیش کیا۔ ان کے مطابق، مختلف تاریخی ادوار اور تصورات کو اس طرح یکجا کرنا تاریخ کے تناظر کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جیسے امریکہ نے یہ دریافت کرلیا ہو کہ تاریخ کے فلسفے کی روشنی میں دھمکی آمیز رویے کو پیش کرنا، روایتی سخت گیر زبان کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ہوسکتا ہے۔ بقائی نے مزید کہا کہ روبیو نے یونانی تصور تھوموس کو اس کے تاریخی اور فلسفیانہ پس منظر سے الگ کر کے طاقت، مسابقت اور قومی ارادے کی تعریف کے طور پر پیش کیا ہے۔ تھوموس کا تعلق جذبے، ولولے اور احساسِ وقار سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تشریح میں یونانی فکری ورثے کا ایک اہم پہلو نظرانداز کیا گیا ہے، کیونکہ قدیم یونانی فلسفہ صرف طاقت اور عظمت کے تصورات تک محدود نہیں تھا، بلکہ اس میں سامراجی عزائم، جارحیت اور اقتدار کی حدود پر تنقید بھی شامل تھی۔ بقائی نے ہومر کی رزمیہ نظم ایلیڈ، ٹروئے کی داستان، تھوسی ڈائڈیز کی پیلوپونیشین جنگ کی تاریخ، افلاطون کی ریپبلک، ارسطو کی پولیٹکس اور سوفوکلیز کے ڈراموں اینٹی گون اور اوڈیپس ریکس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان تصانیف میں طاقت کی حدود، اخلاقی ذمہ داری اور انسانی تقدیر جیسے موضوعات پر گہری بحث کی گئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ واشنگٹن اپنی موجودہ پالیسیوں اور فوجی طاقت کو جائز ثابت کرنے کے لیے تاریخ کے منتخب پہلوؤں کو استعمال کر رہا ہے۔ بقائی نے کہا کہ اس طرح تاریخ کو تحقیق اور تنقیدی غور وفکر کے بجائے سیاسی مقاصد کے جواز کے آلے میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق، اس سے ایسا بیانیہ تشکیل پاتا ہے جس میں موجودہ سیاسی پالیسیوں کو ناگزیر اور تاریخ کے طے شدہ راستے کا حصہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تاریخ کو غیر قانونی اور غیر منصفانہ طاقت کے استعمال کو جائز قرار دینے کے لیے استعمال کیا جائے تو اس کا مقصد ماضی کو سمجھنا نہیں، بلکہ طاقت کی عظمت کا جشن منانا رہ جاتا ہے۔ بقائی نے روسی مصور واسیلی ویریشچاگن کی پینٹنگ دی اپوتھیوسس آف وار کا حوالہ بھی دیا، جس میں انسانی کھوپڑیوں کا ایک ڈھیر دکھایا گیا ہے۔

یمن کا تعز ایک بار پھر محاصرے کی زد میں

تعز، 10 اکتوبر (یواین آئی) یمن کے جنوب مغربی شہر تعز میں حوثی باغیوں کی پیش قدمی اور اہم شاہراہوں کی بندش کے باعث ایک بار پھر محاصرے جیسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے نتیجے میں خوراک اور ایندھن کی قلت بڑھنے لگی ہے، جب کہ شہریوں کو ماضی کے تباہ کن محاصرے کی یادیں ستانے لگی ہیں۔ تعز کے 37 سالہ اسکندر عبداللہ محاصرے کی صورت حال سے بخوبی واقف ہیں۔ یمن کے اس اہم آبادی والے شہر کو 2015 اور 2016 کے دوران حوثی باغیوں کے تباہ کن محاصرے کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس وقت ایران کی حمایت یافتہ حوثی تحریک نے حکومت نواز مقامی فورسز سے شہر کا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ بعد کے برسوں میں بھی شہر کے داخلی راستوں پر کنٹرول کے ذریعے حوثیوں نے جزوی محاصرہ برقرار رکھا۔ عبداللہ نے کہا کہ وہ دن انتہائی دشوار تھے۔ حوثیوں کی جانب سے شہر کے جنوب میں واقع علاقوں پر قبضے اور حکومت کے زیر کنٹرول علاقوں سے ملانے والی اہم شاہراہ بند کیے جانے کے بعد تعز ایک بار پھر محاصرے کی زد میں ہے۔ انہوں نے کہا، ❋❋ ہم نے محاصرے کی ہولناکیاں دیکھی ہیں اور زندگی کی تلخیوں کو ان کی تمام خوفناک تفصیلات کے ساتھ برداشت کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ تکلیف دہ دن دوبارہ کبھی واپس نہ آئیں۔ ستمبر کے اوائل میں حوثیوں نے تعز گورنریٹ کے بحیرہ احمر سے متصل ساحلی علاقے میں فوجی کارروائی شروع کی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے بندرگاہی شہر المخا اور ضلع ذباب پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا، جہاں آبنائے باب المندب واقع ہے۔ دنیا کی تقریباً 12 فیصد تجارت اسی اہم بحری گزرگاہ سے ہوتی ہے۔ حوثی باغی 2014 میں یمن میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے دارالحکومت صنعاء سمیت ملک کے گنجان آباد شمال مغربی علاقوں پر قابض ہیں۔ تاہم، انہوں نے اپنی فوجی کارروائیوں کو بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں تک محدود نہیں رکھا۔ اکتوبر کے اوائل میں سعودی عرب کی حمایت یافتہ یمنی حکومتی فورسز نے جوابی کارروائی شروع کر کے حوثیوں کے قبضے سے بعض علاقے واپس حاصل کیے، لیکن حوثیوں نے تعز کے اطراف دیہی علاقوں میں اپنی پیش قدمی جاری رکھی۔ حوثیوں نے 4 اکتوبر تک التربہ قصبے پر بھی قبضہ کرلیا، جس کے نتیجے میں تعز شہر اور حکومت کے زیر کنٹرول دیگر علاقوں کے درمیان رابطے کی واحد باقی ماندہ اہم شاہراہ منقطع ہوگئی۔ عبداللہ جیسے تعز کے دیگر باشندوں کو خدشہ ہے کہ شہر کو ایک بار پھر طویل اور مکمل محاصرے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہیں 2015 اور 2016 کے وہ دن یاد ہیں جب حکومت نواز فورسز شہر کے وسطی حصے کے ایک محدود علاقے تک محصور ہو کر رہ گئی تھیں۔

خوراک اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ

اسرائیل میں امریکی شہریوں کے قتل کی معلومات چھپانے کا الزام

رام اللہ، 10 اکتوبر (یواین آئی) وان ہولن نے ایکس سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنی پوسٹ میں کہا، اسرائیل میں امریکی سفارتخانہ امریکی شہریوں کے قتل سے متعلق معلومات چھپا رہا ہے۔❋ ڈیموکریٹ سینیٹر نے کہا، (امریکہ کے اسرائیل میں سفیر مائیک) ہکابی اور اُن کے اس معاملے کے مجاز نمائندے نتن یاہو حکومت اور اسرائیلی حکومت کی پشت پناہی کرنے لیے یہ معلومات چھپا رہے ہیں۔ اور انہوں نے امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کرے وان ہولن نے نوٹ کیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اُن کی انتظامیہ پہلے ہی اسرائیلی حکومت کی حفاظت اور پردہ پوشی کر رہی ہے۔

نوبل امن انعام پر ٹرمپ برہم، ناروے پر شرمناک فیصلے کا الزام

انعام نہ ملنے پر امریکی صدر نے انتخاب کو ناقابلِ قبول قرار دیا

واشنگٹن، 10 اکتوبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نوبل امن انعام کے اس انتخاب کو ’شرمناک‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس نے ناروے پر ’ناقابلِ مٹ داغ‘ چھوڑ دیا ہے اور دلائل دیے کہ یہ اعزاز اسے ملنا چاہیے تھا۔ جنوبی افریقہ کی جج اور انسانی حقوق کی علم بردار ناوی پلائے نے جمعہ کے روز جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے خلاف اپنی خدمات کے صلے میں یہ معزز انعام جیتا۔ لیکن ٹرمپ نے ناروے کی نوبل کمیٹی کے انتخاب کو ’شرمناک اور شرمندگی کا باعث فیصلہ‘ قرار دیا اور نیویارک میں اپنے حامیوں کے جلسے میں خطاب میں کہا کہ انہوں نے پلائے کے بارے میں ’کبھی نہیں سنا‘۔ انہوں نے کہا: ”میں نے اس خاتون کے بارے میں کبھی نہیں سنا، لیکن پھر بھی مبارکباد۔“ امریکہ، جس کی نمائندگی میں بطور صدر کر رہا ہوں، اسے امن انعام حاصل کرنا چاہیے تھا، مگر نہیں ہوا۔“ انہوں نے کہا کہ پلائے کے بطور انعام یافتہ منتخب ہونے سے ”ناروے کے ملک پر ایک ناقابلِ مٹ داغ“ رہ گیا ہے۔ جنوری 2025 میں وائٹ ہاؤس واپس آنے کے بعد، ٹرمپ نے نوبل امن انعام جیتنے کی خواہش کو خفیہ نہیں رکھا۔ انہوں نے کئی تنازعات کا ذکر کیا جن کے حل میں انہوں نے کردار ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے شمالی وجنوبی کوریا، جاپان اور شمالی کوریا، اور چین اور تائیوان کے درمیان جنگوں کے پھوٹ پڑنے کو روکنے میں مدد کی ہے۔ اس انعام کے ساتھ ایک سنہری تمغہ، ایک سرٹیفکیٹ اور 2.1 ملین ڈالر کا انعامی رقم شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”نوبل امن انعام کو ہمیشہ کے لیے چند انتہا پسند نظریہ سازوں نے بدنام کر دیا ہے جو جمہوریت کے مخالف ہیں اور درحقیقت تہذیب کے دشمن ہیں۔ اور ہم اسے نہیں بھولیں گے۔ پلائے نے ٹرمپ کے ساتھ اپنا انعام بانٹنے کا مذاق اڑایا تھا، اعلان کے بعد تالیاں بجانے والے حاضرین سے کہتے ہوئے: ”اگر آپ تھوڑی مزید تالی بجائیں تو میں یہ انعام ٹرمپ کے ساتھ بانٹ سکتی ہوں۔“ یہ طنز بظاہر وینزویلا کی اپوزیشن شخصیت ماریا کورینا ماچاڈو کی طرف اشارہ تھا، جنہوں نے پچھلے سال انعام جیتنے کے بعد اپنے نوبل کا سنہری تمغہ ٹرمپ کو دے دیا تھا۔

ترکیہ نے 15 سال سے کم عمر کے بچوں پر سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی عائد کردی

انقرہ، 10 اکتوبر (یواین آئی) ترکیہ کے سرکاری گزٹ نے ہفتہ کو سوشل میڈیا صارفین کی عمروں کی توثیق کے بارے میں ایک نیا ضابطہ شائع کیا ہے، جس کے تحت 15 سال سے کم عمر بچوں کو خدمات فراہم کرنا پلیٹ فارمز کے لیے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس ضابطے کو سائبر سکیورٹی ادارے نے تیار کیا ہے اور عمر کی توثیق ای اسٹیٹ پورٹل کے ذریعے کی جائے گی۔ سوشل میڈیا سروس فراہم کرنے والوں کو 15 سال سے کم عمر بچوں کو خدمات فراہم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جو صارفین 15 سال کے ہوچکے ہوں ان کے اکاؤنٹس پر بچوں کے مفاد اور ان کی جسمانی، ذہنی، نفسیاتی، سماجی اور جذباتی نشوونما کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مخصوص خدمات کی اجازت ہو گی۔ ضابطہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ پلیٹ فارمز بچوں کے اکاؤنٹس پر بطورِ ڈیفالٹ سخت پرائیویسی سیٹنگز نافذ کریں، انہیں نجی رکھیں، اور ان پر لائیو براڈ کاسٹ اور ذاتی نوعیت کی تشہیر کو غیر فعال کردیں۔ پلیٹ فارمز کو یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ بچے صرف اُن اکاؤنٹس سے پیغامات وصول کرسکیں جنہیں وہ خود فالو کرتے ہیں، اور اُن کے فالوورز اور فالوئنگ کی فہرستیں دوسرے صارفین سے پوشیدہ رکھی جائیں۔ انہیں والدین کے لیے کنٹرول ٹولز بھی فراہم کرنے ہوں گے جو والدین کو اپنے بچوں کے اکاؤنٹ سیٹنگز کو منظم کرنے، استعمال کے وقت کی حد مقرر کرنے اور ادائیگی والے لین دین کی منظوری دینے کی سہولت دیں۔ یہ ضابطہ یکم نومبر سے نافذ العمل ہوگا۔ موجودہ اکاؤنٹس کی عمر کی توثیق 31 مارچ 2027 تک مکمل کی جانی چاہیے، اور جو اکاؤنٹس 15 سال سے کم عمر صارفین کے قرار پائیں گے انہیں بند کردیا جائے گا۔

وینزویلا میں سیاسی اصلاحات اور قیدیوں کی رہائی پر مفاہمتی مذاکرات میں پیش رفت: امریکہ

واشنگٹن، 10 اکتوبر (یواین آئی) امریکہ نے کہا ہے کہ وینزویلا کی عبوری حکومت اور ملک کی آخری ایسی قانون ساز اسمبلی کے نمائندوں کے درمیان مفاہمتی مذاکرات میں عدالتی اصلاحات، آزادیٔ صحافت اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے معاملات پر پیش رفت ہوئی ہے، جسے بین الاقوامی برادری نے جمہوری طور پر منتخب تسلیم کیا تھا۔ یہ مذاکرات ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب وینزویلا کے مختلف سیاسی دھڑے انتخابی عمل میں شرکت اور ادارہ جاتی اصلاحات کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق، اگست اور ستمبر میں دارالحکومت کراکس میں مذاکرات کے دو دور منعقد ہوئے، جن کے نتیجے میں شفاف انتخابات اور پُرامن جمہوری انتقال اقتدار کے لیے حالات سازگار بنانے کی غرض سے اصلاحات پر پیش رفت ہوئی ہے۔ محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ عبوری حکومت نے 3 جنوری سے اب تک ایک ہزار سے زائد سیاسی قیدیوں کو رہا کیا ہے، جب کہ اگست میں مفاہمتی مذاکرات شروع ہونے کے بعد مزید 177 قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان مذاکرات میں 2015 کی وینزویلا کی قومی اسمبلی کے نمائندے، اس کی صدر دینوراہ فیگیرا کی قیادت میں، اور عبوری حکومت کی جانب سے موجودہ قومی اسمبلی کے صدر خورخے روڈریگیز شرکت کر رہے ہیں۔ امریکہ کے مطابق، 2015 کی قومی اسمبلی وینزویلا کی آخری قانون ساز اسمبلی تھی جسے ملک کی تمام سیاسی جماعتوں اور بین الاقوامی برادری نے جمہوری طور پر منتخب تسلیم کیا تھا۔ مذاکرات کا ایک اہم نتیجہ سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کے طریقۂ کار میں اصلاح ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق، دسمبر تک 32 نئے ججوں کا انتخاب کیا جانا ہے۔ محکمہ خارجہ نے کہا کہ اس عمل کا مقصد عدالتی آزادی اور شفافیت کو مضبوط بنانا ہے، کیوں کہ مستقبل کے انتخابات کے نتائج سے متعلق قانونی تنازعات کا فیصلہ سپریم کورٹ ہی کرے گی۔ عدالتی امیدواروں کی جانچ کے لیے سات رکنی اسناد کونسل قائم کی گئی ہے، جس کے ارکان کی اکثریت کا انتخاب 2015 کی قومی اسمبلی کرے گی۔ اس کے علاوہ 23 رکنی عدالتی نامزدگی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جس میں موجودہ قومی اسمبلی کے 11 ارکان اور شہری سماج کے 12 نمائندے شامل ہیں۔

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کی زندگی علوم اسلامیہ کی نشر واشاعت کیلئے وقف تھی

نیوکلیس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت تعزیتی جلسہ میں مقررین کا اظہار تاثرات ☆ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کا وصال ملتِ اسلامیہ کا عظیم ترین خسارہ: حافظ محمد اکبر عرفانی ☆ مولانا سعید الرحمن کی یاد میں مدرسہ محمودیہ للبنات میں تعزیتی پروگرام ☆ طلبہ کی تعلیمی وتربیتی بہتری اور ادارے کے سچے خیر خواہ تھے مولانا سعید الرحمن اعظمی: عمار حسنی ندوی

لکھنؤ (پریس ریلیز): 10 اکتوبر۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کی وفات پر نیوکلیس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت وکاس نگر میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ اس موقع پر الیکشن کمیشن آفس کے سبکدوش افسر عتیق احمد نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی اپنی خدمات کی وجہ سے پوری دنیا میں جانے جاتے تھے۔ مولانا نے نہ صرف ندوہ اور دیگر دینی مدارس کی خدمت کی بلکہ قوم کے نونہالوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے عصری اداروں کے قیام میں بھی اہم رول ادا کیا۔ سبکدوش ڈپٹی ایس پی محمد نظام نے کہا کہ مولانا نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کی جو خدمات انجام دی ہیں اور انتظامی حسن تدبیر اور طلبہ و اساتذہ کی سرپرستی میں ان کا جو کردار رہا ہے وہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری جنرل سکریٹری نثار احمد ندوی نے کہا کہ مولانا کا اچانک ہم سے جدا ہو جانا بر صغیر ہند اور عالم اسلام اور تعلیمی و ملی حلقوں کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے، مولانا نے اپنی تمام تر زندگی علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت، عربی زبان و ادب کی ترویج اور دینی و اخلاقی تربیت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انھوں نے کہا کہ مولانا سے میرا گہرا تعلق تھا۔ انھوں نے ہماری سوسائٹی کے کئی پروگراموں کی صدارت فرمائی تھی۔ اس موقع پر سرتاج عثمانی، یاد علی، شعیب احمد صدیقی، ایف ایم خاں وغیرہ نے بھی اظہار تاثرات کیا اور مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا۔

☆ مدرسہ امداد العلوم معظم نگر لکھنؤ میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت حضرت مولانا بدرِ عالم صاحب ندوی ناظم جامعہ اسلامیہ صدیقیہ نے کی۔ نشست کا آغاز مفتی دلشاد احمد ندوی کی تلاوت سے ہوا۔ مدرسہ کے اسامہ ہال میں صبح کی نشست میں بچوں نے مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمیؒ کی یاد میں مجلس قرآن خوانی و ایصالِ ثواب منعقد ہوئی۔ مجلس میں ادارے کے طلباء و اساتذہ نے شرکت کی۔ دوسری نشست بعد نماز مغرب ہوئی جس میں مدرسہ کے اساتذہ، طلباء و دیگر اہلِ علم نے شرکت کی۔ مولانا بدرِ عالم ندوی نے اپنے صدارتی بیان میں حضرت مولانا کی شخصیت اور علمی خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ صرف اپنے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی سرمایہ بن کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی بھی ایسی ہی شخصیات میں سے تھے۔ مدرسہ امداد العلوم کے مہتمم نے حضرت مولاناؒ کو تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ عربی زبان و ادب اور اسلامی صحافت کے فروغ کے لئے حضرت مولانا کی خدمات ہمیشہ یاد کی جائیں گی ان کا متبادل پیدا ہونا اب بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مفتی دلشاد احمد ندوی ناظمِ تعلیمات مدرسہ نے اپنے گہرے ذاتی صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا محض ایک عظیم عبقری شخصیت ہی نہیں بلکہ میرے شفیق استاذ محترم بھی تھے۔ ان کے سایۂ عاطفت میں رہ کر میں نے علم کے بند کواڑ کھولے۔ تعزیتی مجلس میں مدرسہ کے انگلش ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر زبیر، مولانا انوار الحق قاسمی، قاری ضیاء الحق ملانوی، قاری شاہد انور صدیقی، مولانا کلیم اللہ قاسمی، قاری معراج الحق ملانوی، قاری اسعد رحمانی، مولانا سرور ندوی، قاری امجد حسین رحمانی، حافظ محمد نفیس، حافظ محمد صفوان فرقانی، حافظ محمد نفیس فرقانی، و دیگر اہلِ محلہ نے شرکت کی۔ قاری ضیاء الحق ملانوی کی دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔

☆ مدرسہ محمودیہ للبنات میں مولانا قطب الدین ندوی کے زیر صدارت حضرت مولانا سعید الرحمن کی وفات پر ایک پُروقار تعزیتی پروگرام منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، اساتذہ اور طالبات و دیگر متعلقین نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز عفیفہ عبید الرحمن کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مدرسہ کی طالبات نے تعزیتی نظم پیش کی، مولانا یوسف حسنی ندوی نے مولانا سعید الرحمن کی دینی، تعلیمی اور اصلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مرحوم نے اپنی زندگی دین کی خدمت، تعلیم و تربیت اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وفات علمی و دینی حلقوں کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔ پروگرام میں مرحوم کی مغفرت، درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی گئی۔ حاضرین کو تلقین کی گئی کہ مرحوم کی دینی خدمات کو یاد رکھتے ہوئے ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ آخر میں تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا اور مولانا سعید الرحمن کے لیے دعائے مغفرت کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

☆ عالم اسلام کی ممتاز علمی و ادبی شخصیت، معروف ادیب وصحافی اور عالم دین مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کی رحلت پر سماجی و تعلیمی بیداری فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام آج ایک تعزیتی نشست نور کامپلکس، ڈالی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت ندوہ کے ناظر عام مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے کی۔ نشست میں مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کی علمی، ادبی، صحافتی اور دینی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا گیا۔ نشست کا آغاز قاری شبیر احمد ندوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ نظامت بیداری فورم کے ڈائریکٹر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کی۔ صدر نشست مولانا عمار حسنی ندوی نے مولانا سعید الرحمٰن اعظمیؒ کی زندگی میں نظم وضبط، تعلیمی و انتظامی خوبیوں اور خاص طور پر اپنے والد سید محمد الحسنی سے ان کے گہرے ربط کا ذکر کیا۔ انہوں نے البعث کے لیے چھوٹی بڑی تمام ذمہ داریوں کو پورے اخلاص اور ذمہ داری سے ادا کرنے پر بھی روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی اور سماجی وسیاسی کارکن معروف خان نے ندوی سے ان کے تعلق، مستقل مزاجی اور حسن اخلاق کو خراج عقیدت پیش کیا، جبکہ خادم حج مرزا عبدالحلیم نے شہر کے دینی و تعلیمی پروگراموں میں ان کی شرکت اور ہر طرح کے ممکنہ تعاون کا ذکر کیا۔ مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کہا کہ مولانا کے نزدیک سب سے زیادہ بنیادی حیثیت دینی تعلیمی ادارے اور اس کے طلبہ کی تھی اور وہ ان کی فلاح و بہبود اور تعلیمی ترقی کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مولانا کے نام پر ایک تعلیمی ایک انتظامی اور ایک صحافتی ایوارڈ دینے کی تجویز پیش کی تاکہ مولانا کے کمالات سے لوگ واقف رہیں اور انہیں عام لوگوں کی طرح فراموش نہ کیا جاسکے۔ ڈاکٹر ہارون رشید ندوی، رجسٹرار ندوۃ العلماء، نے ان کے ساتھ گزشتہ چھبیس سال کے تجربات بیان کرتے ہوئے وقت کی پابندی اور دوسروں سے بھی اس کا لحاظ کروانے کی خوبیوں کا تذکرہ کیا۔ مولانا عبدالوکیل بارہ بنکوی نے بھی ان کے ساتھ اپنے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سخت گیر ضرور تھے، لیکن ان کی سختی میں بھی محبت نمایاں تھی۔ پروگرام میں اشرف فردوسی ندوی نے مولانا سے اپنے تعلق کے حوالے سے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ امیر خالد خان، مولانا عبداللطیف ندوی اور صدر مجلس استقبالیہ سید نورالحسن ندوی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی، معتمد مالیات ندوۃ العلماء، انجینئر امتیاز علی، مشیر تعمیراتی امور ندوۃ العلماء، ماسٹر عبدالصبور ندوی، سید معراج الحسن ندوی، انجینئر محمد اسحاق، صحافی راشد خان ندوی، سید ابوالحسن، عبدالرحمن خان، سید شعیب الحسن، مولانا شمیم ندوی، محمد عرفان یونک، تاجر کتب ریاض احمد ندوی اور دیگر اہل علم نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

شہید آیت اللہ خامنہ ایؒ کی توہین اور لکھنؤ کے مومنین و مسلمین کی تحقیر پر ہمارا احتجاج واضح، دوٹوک اور نا قابلِ تردید ہے: مجمع علماء وخطباء حیدرآباد

حیدرآباد، تلنگانہ۔ مجمع علماء و خطباء حیدرآباد نے کامیڈین انکیت اگنیہوتری کی جانب سے رہبرِ معظم انقلاب اسلامی، شہیدِ راہِ اسلام حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ایؒ کے خلاف مبینہ توہین آمیز اور تضحیک آمیز الفاظ کے استعمال کی شدید مذمت کرتے ہوئے فوری معذرت اور وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ مجمع علماء وخطباء حیدرآباد نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کسی دینی رہنما، شہید اسلام اور کروڑوں محبانِ اہلِ بیتؑ کے عقائد و جذبات سے وابستہ شخصیت کی تضحیک کو آزادیِ اظہار یا کامیڈی کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ بیان میں لکھنؤ کے مومنین و مسلمین کے دینی جذبات کو نشانہ بنائے جانے پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ مکمل بیان حسب ذیل ہے: کامیڈین انکیت اگنیہوتری کی جانب سے رہبرِ معظم انقلاب اسلامی، شہیدِ راہِ اسلام حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای اعلیٰ اللہ مقامہ کے خلاف انتہائی تضحیک آمیز اور توہین آمیز الفاظ استعمال کیے جانے کی ہم سخت ترین الفاظ میں مذمت اور شدید احتجاج کرتے ہیں۔ کسی شہیدِ اسلام، دینی رہنما اور کروڑوں محبانِ اہلِ بیتؑ کے محبوب قائد کا مذاق اڑانا کامیڈی نہیں بلکہ مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل ہے۔ اسی پروگرام میں لکھنؤ کے مومنین و مسلمین اور ان کے دینی جذبات کو بھی نشانہ بنایا جانا اس معاملے کی سنگینی کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ ہم واضح الفاظ میں کہتے ہیں کہ مذہبی آزادی اور آزادیِ اظہار کو مذہبی شخصیات کی توہین اور مسلمانوں کی تحقیر کا لائسنس نہیں بنایا جاسکتا۔ اختلافِ رائے کا حق اپنی جگہ، لیکن مقدسات اور کروڑوں انسانوں کے عقائد و جذبات کی تضحیک کسی بھی مہذب معاشرے میں قابلِ قبول نہیں ہونی چاہیے۔ ہم انکیت اگنیہوتری، پروگرام کے منتظمین اور متعلقہ پلیٹ فارم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس توہین آمیز طرزِ عمل پر فوری وضاحت اور غیر مشروط معذرت پیش کی جائے، بصورتِ دیگر متاثرہ افراد اور متعلقہ تنظیمیں آئینی و قانونی طریقے سے مؤثر احتجاج اور مناسب قانونی کارروائی کا حق محفوظ رکھتی ہیں۔ شہید آیت اللہ خامنہ ایؒ کی توہین اور لکھنؤ کے مومنین و مسلمین کی تحقیر پر ہمارا احتجاج واضح، دوٹوک اور نا قابلِ تردید ہے۔ مجمع علماء وخطباء حیدرآباد۔

دیہی ترقیاتی محکمے کے افسران وملازمین کے لیے تربیتی پروگرام

لکھنؤ، 10 اکتوبر۔ ڈائریکٹر جنرل، دین دیال اپادھیائے ریاستی دیہی ترقیاتی ادارہ، لکھنؤ اور کمشنر دیہی ترقی، اتر پردیش کی ترغیب اور رہنمائی میں دیہی ترقیاتی محکمے کے افسران اور ملازمین کی انتظامی وقانونی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے ایک روزہ اسٹیبلشمنٹ سے متعلق تربیتی پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ جواہر بھون واقع کمشنر، دیہی ترقی، لکھنؤ کے دسویں منزل کے کانفرنس ہال میں منعقد اس پروگرام کا باضابطہ افتتاح مہمانوں نے چراغ روشن کر کے اور گلدستے پیش کر کے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں محترمہ نیہا بندھو، ایڈیشنل کمشنر (وی بی۔جی رام جی)، شری جنگ بہادر یادو، جوائنٹ کمشنر، انتظامیہ، ڈپٹی کمشنر دیہی ترقی، اتر پردیش شری راکیش رنجن، ایس آئی آر ڈی کے ڈپٹی ڈائریکٹر شری انوج شریواستو، سینئر مشیر شری رمیش چندر شکلا، ڈاکٹر راج کشور، اسسٹنٹ ڈائریکٹر/سیشن ڈائریکٹر، ایس آئی آر ڈی ادارے کی تربیتی ٹیم اور تمام شریک افسران وملازمین موجود رہے۔ دن بھر جاری رہنے والے اس تفصیلی تربیتی اجلاس میں محکمے کے کام کاج کو مضبوط اور شفاف بنانے کے مقصد سے ماہرینِ موضوع نے اہم امور پر تفصیلی رہنمائی فراہم کی۔ پہلے اجلاس میں سبکدوش خصوصی سکریٹری شری ڈی پی سنگھ نے اتر پردیش سرکاری ملازمین ضابطۂ اخلاق 1956 اور اتر پردیش سرکاری ملازمین (تادیبی کارروائی اور اپیل) ضابطہ 1999 کی مختلف دفعات پر روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے عدالتی معاملات (کورٹ کیسز) سے متعلق سرکاری کارروائیوں، جوابی حلف نامہ، جوابی بیانِ حلفی، حکمِ التوا کی درخواست، کیویٹ، جلد سماعت کی درخواست اور تعمیل کے حلف نامے تیار کرنے کی قانونی باریکیوں سے شرکاء کو واقف کرایا۔

ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کے یوم پیدائش پر 46واں قومی کلام ویر ڈے 12 اکتوبر کو

ادیبوں، صحافیوں اور مختلف شعبوں کی نامور شخصیات کو اعزازات سے نوازا جائے گا

لکھنؤ۔ ہندی سنستھان میں پیر، 12 اکتوبر 2026 کو سہ پہر 3 بجے معروف سینئر ادیب اور صحافی ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کے یوم پیدائش کے موقع پر 46ویں قومی کلام ویر ڈے کی تقریب منعقد کی جائے گی۔ 1980 سے ملک کے مختلف حصوں میں منائے جانے والے اس پروگرام میں ادب، صحافت، تعلیم، انتظامیہ، سائنس، فلم، ٹیلی ویژن اور تھیٹر کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزازات سے نوازا جائے گا۔ تقریب کے میڈیا انچارج عبدالواحد کے مطابق اس سال سیمینار کا موضوع "ادب اور صحافت: کل اور آج" ہے۔ اس کی صدارت سینئر مصنف اور اتر پردیش کے سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس مہیش چند دویدی کریں گے۔ سابق ریاستی وزیر اور لوک سبھا رکن ظفر علی نقوی اور ایرا میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی مہمان خصوصی ہوں گے۔ دیگر معزز مہمانوں میں ہندی سنستھان، اتر پردیش کے سابق صدر ادے پرتاپ سنگھ، پدم شری ودیا بندو سنگھ، سابق آئی اے ایس افسر ڈاکٹر انیس انصاری، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور مزاحیہ شاعر علی کمار، پدم شری دنیش کمار سنگھ، دوردرشن لکھنؤ کے ڈپٹی ڈائریکٹر (پروگرام) آتما پرکاش مشرا اور لکھنؤ یونیورسٹی کی سابق پروفیسر صابرہ حبیب شامل ہیں۔ تقریب کا آغاز ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی تحریر کردہ غزلوں کی موسیقی پیشکش سے ہوگا۔ معروف غزل گائیک متھلیش لکھنوی ان غزلوں کو اپنی آواز میں پیش کریں گے۔ اس موقع پر مہمانوں کو "کلم ویر ساہتیہ شیکھر سمان-2026" سے نوازا جائے گا۔ "کلم ویر چکر سمان-2026" کے لیے نامزد شخصیات میں پدم شری ڈاکٹر انیل کمار رستوگی، پدم شری ڈاکٹر راجیندر پرساد، لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر جے پرکاش سائیں، محکمہ تعلیم کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر جے پرکاش سینی، آئی اے ایس افسر پارتھا سارتھی سین شرما، آئی اے ایس افسر یون کمار، دیہی ترقی محکمہ نئی دہلی کے ڈائریکٹر اور سینئر ادیب، نیز ٹائمز آف انڈیا کے سینئر صحافی اروند سنگھ بشت شامل ہیں۔ سابق ڈی ایس پی اور اردو شاعر چرن سنگھ 'بشر'، ماہر تعلیم و مصنف ڈاکٹر شانتو انا دوبے تیواری اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کی سرپرست ڈاکٹر سشما سنگھ کو "کلام ویر رتن سمان-2026" دیا جائے گا۔ سینئر ادیب نریندر بھوشن کو "پروفیسر (ڈاکٹر) وشنوگری گوسوامی میموریل ایوارڈ-2026" اور راجیش دویدی کو "ڈاکٹر رنگناتھ مشرا 'ستیہ' میموریل ایوارڈ-2026" سے نوازا جائے گا۔ یہ تقریب ادب اور صحافت کے بدلتے کردار پر تبادلۂ خیال اور مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی پذیرائی کا اہم موقع ہوگی۔

ایودھیا میں 'چڑھاوا، چندہ، دان' کے معاملے پر اکھلیش کا نشانہ

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ شری اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ایودھیا میں 'چڑھاوا-چندا-دان' کے چوروں کو شکست دینے کے لیے ہمارا ایک نوجوان 'پی ڈی اے پرہری' ہی کافی ہے۔ چوروں کو کلین چٹ دینے والے بھی حصہ دار ہوتے ہیں۔ دودھ کا دودھ، پانی کا پانی تو ہوا نہیں، اس بار عوام تکبر کا سارا پانی اتار دیں گے۔ لوک سبھا بھول گئے کیا؟ اور باقی کسر ایودھیا کی وہ مائیں پوری کر دیں گی جنہوں نے سرعام دکھی ماں کی توہین کرتے ہوئے مغرور لوگوں کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے انٹرنل سروے میں آپ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ نہیں کہ ایودھیا میں آپ کی طرف سے کوئی انتخاب نہیں لڑنا چاہتا ہے۔ مقدس مقامات پر نباتاتی جانداروں کا کوئی کام نہیں۔

ملائم سنگھ یادو کی برسی پر سماج وادی پارٹی کا خراجِ عقیدت

ریاستی دفتر سمیت مختلف اضلاع میں دعائیہ تقاریب کا انعقاد

سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر لکھنؤ سمیت ریاست کے مختلف اضلاع میں آج سابق وزیر دفاع نیتاجی شری ملائم سنگھ یادو کی برسی پر انہیں عقیدت کے ساتھ خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ قائد حزب اختلاف، ریاستی اسمبلی شری ماتا پرساد پانڈے، سابق کابینی وزیر شری راجندر چودھری، ریاستی صدر شری شیام لال پال اور رکن پارلیمنٹ شری اکشے یادو نے نیتاجی کی تصویر پر گلپوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ راج پروہت پنڈت ہری پرساد مشرا نے ویدک منتروں کے ساتھ شانتی پاٹھ کیا۔ سابق رکن پارلیمنٹ شری اروند کمار سنگھ، شکشک سبھا کے قومی صدر پروفیسر بی۔ پانڈے، ریاستی صدر سماج وادی پچھڑا ورگ پرکوشٹھ ڈاکٹر راج پال کشیپ نے بھی نیتاجی کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر شری چندر شیکھر یادو، سابق قومی صدر لوہیا واہنی، ریاستی نائب صدر سی ایل ورما، ترجمان فخر الحسن چاند، کلدیپ یادو، قومی جنرل سکریٹری شکشک سبھا، منیندر مشرا، قومی نائب صدر سماج وادی شکشک سبھا، آئی پی سنگھ ایڈووکیٹ، اچھے لال سونی سمیت شری نوین دھون بنٹی، دیویندر سنگھ جیتو، مہیش چورسیہ، ایس کے رائے، شیویندر یادو، انجینئر اروند یادو، مینا یادو، نوشاد علی راحت، دانش پٹھان، نوشاد خان، رفیع انصاری، انکور پانڈے، روہت یادو، سنجے یادو، آدتیہ پانڈے، روی ورما، روی نندن یادو، وپن یادو، ونبھو یادو، داراسنگھ، گورو سنگھ، پنکج سنگھ، سپاہی یادو، راجیو یادو، مہندر پرتاپ، پروین پاٹھک، برجیش سنگھ بچلر، نتیا نند ترپاٹھی، دلجیت نشاد، محترمہ رنکی یادو، شوبھت ورما، شیلیندر یادو، ڈی آر ایس یادو، انیتا یادو، ڈاکٹر مرغوب قریشی، چندر شیکھر یادو، پردیپ یادو، سنجیو یادو سونو، چندر بھوشن سنگھ یادو، اروند یادو، راجندر یادو، نوشاد خاں، رام پرکاش یادو، رام ساگر یادو، ستیش یادو، روہت یادو، رما کانت دوبے، نند کشور پال، وندنا چترویدی، مدھو یادو، عشرت حق، پریما مشرا، مالتی یادو، شاہین فاطمہ، جان عالم خاں، سنتوش کمار، ڈی پی یادو، رشبھ یادو، آلوک ترپاٹھی، سونو، راجندر پرساد امبیڈکر، رام پرویش یادو، نندن یادو، سنگم یادو، مہیش یادو، راکیش یادو، ڈاکٹر آر پی راجپوت، متھن پال، اودھیش پرجاپتی، پپو سیٹھ، منوج پال، پنکی پال، مکیش دوبے، راجندر موریہ، وجے پرتاپ یادو، ابھے پرتاپ سنگھ، راکیش یادو، چندرجیت یادو، دنیش یادو، آدیش یادو، انوج پوار، دیپک شرما، دھرمندر اگروال، لال منی پال، پرمود مشرا، مالتی یادو، نہاریکا یادو، ودت ترپاٹھی، امن یادو، مول چند بگھیل، شبھم یادو، سمیت گوڑ، کپتان سنگھ راجپوت، مہاویر سنگھ بگھیل، گوپال یادو، سونو یادو، سنجیو بھٹ، اجیت پرتاپ سنگھ، مناہری پورہ، دنیش یادو، جتیندر پال، سنتوش کمار دھرکار، ڈاکٹر رام پرکاش راجپوت، ستیہ بھان شاکیہ، روی چندر یادو، روپالی سنگھ ورما وغیرہ نے بھی قابل احترام نیتاجی کو گلہائے عقیدت پیش کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔

انٹیگرل یونیورسٹی میں بین الاقوامی کانفرنس TG-SMART 2026 اختتام پذیر

لکھنؤ، 10 اکتوبر 2026۔ انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ میں شعبۂ سول انجینئرنگ کی جانب سے 8 سے 10 اکتوبر تک منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس 'TG-SMART 2026' ہفتہ کو سینٹرل آڈیٹوریم میں اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع نقل وحمل جیوٹیکنیکل اور جدید، پائیدار و لچکدار بنیادی ڈھانچے کے لیے پائیدار تعمیراتی مواد تھا۔ اس کا اہتمام انڈین جیوٹیکنیکل سوسائٹی (IGS)، لکھنؤ چیپٹر کے تعاون سے کیا گیا، جبکہ CSIR-CBRI اور CSIR-CRRI نے تکنیکی شراکت دار کے طور پر تعاون کیا۔ کانفرنس میں ملک بھر سے ماہرینِ تعلیم، محققین، صنعتی ماہرین اور پیشہ ور افراد نے شرکت کی اور نقل وحمل جیوٹیکنیکل، پائیدار تعمیراتی مواد اور مضبوط بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں نئی پیش رفت اور تکنیکوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ پروگرام کا آغاز شعبۂ سول انجینئرنگ کے صدر اور کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید عقیل احمد نے مہمانوں کے استقبال اور کانفرنس کی سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کرنے سے کیا۔ کانفرنس میں بنیادی ڈھانچے کے عصری چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جدید تکنیکوں، ماحول دوست تعمیراتی مواد اور انجینئرنگ کے نئے طریقوں کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ انٹیگرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور کانفرنس کے صدر پروفیسر فرقان قمر نے کامیاب انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ سول انجینئروں نے قدیم زمانے سے تہذیبوں کی تعمیر، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سماجی پیش رفت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے انجینئرنگ کے شعبے میں جدت اور تحقیق کی اہمیت بھی اجاگر کی۔ اتر پردیش محکمہ تعمیراتِ عامہ (PWD) کے تکنیکی مشیر شری وجے کمار سنگھ مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی معاشرتی ضروریات اور عوامی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھ کر کی جانی چاہیے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علم کی تخلیق، صنعت پر مبنی تحقیق اور ہنرمند پیشہ ور افراد کی تیاری کے ذریعے یہ ادارے حقیقی زندگی کے چیلنجوں کے حل میں اہم تعاون دے سکتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (IET)، لکھنؤ کے ڈائریکٹر پروفیسر ویریندر پاٹھک مہمانِ اعزازی کے طور پر شریک ہوئے۔ انہوں نے عالمی معیشت میں بنیادی ڈھانچے کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے منتظمین اور شرکاء کی کوششوں کو سراہا۔ اختتامی اجلاس میں IIT روپڑ کے پروفیسر رامناتھن ایوتھیرامن، NIT ورنگل کے پروفیسر عارف علی بیگ مغل اور انٹیگرل یونیورسٹی کے رجسٹرار و کانفرنس کے معاون سرپرست پروفیسر محمد حارث صدیقی نے بھی خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے کانفرنس کے اہم موضوعات، نئی پیش رفت اور مستقبل کے امکانات پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے دوران نقل وحمل جیوٹیکنیکل کے ابھرتے ہوئے شعبوں میں نمایاں تحقیقی کام کرنے والے ملک کے ممتاز اداروں اور تنظیموں سے وابستہ نوجوان محققین کو مختلف زمروں میں ایوارڈ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔

دماغی صحت کے لئے ورزش، متوازن خوراک، مناسب نیند اور مثبت رویہ ضروری

'عالمی یوم ذہنی صحت' پر کرامت کالج میں "ذہنی صحت: بیداری سے عمل تک" موضوع پر ویبینار کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز) 10 اکتوبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج لکھنؤ میں دماغی تندرستی کے مرکز نے ذہنی صحت کے عالمی دن کے موقع پر "ذہنی صحت: بیداری سے عمل تک" پر ایک ویبینار کا اہتمام کیا۔ پروگرام کی سرپرستی کالج کے ایڈمنسٹریٹر، مینیجر سید ناوید احمد اور صدارت پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ نے کی۔ کلیدی مقرر تھے ڈاکٹر۔ راجیو مشرا، پرنسپل انوسٹی گیٹر، شعبہ کمیونٹی میڈیسن اینڈ پبلک ہیلتھ، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی، لکھنؤ۔ ڈاکٹر مشرا نے ذہنی صحت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اسے جسمانی صحت کی طرح ضروری قرار دیا۔ انہوں نے تناؤ، اضطراب اور ڈپریشن کے بارے میں آگاہی بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے دماغی صحت کو فروغ دینے کے لیے باقاعدہ ورزش، متوازن خوراک، مناسب نیند اور مثبت رویہ کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے طالبات کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے جذبات کو سمجھیں، مسائل کے بارے میں کھل کر بات کریں اور ضرورت پڑنے پر ماہر ذہنی امراض کی مدد لیں۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر پونم سنگھ نے کی۔ ڈاکٹر سدھا مشرا نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور ڈاکٹر شاہین فاطمہ خان نے شکریہ ادا کیا۔ دماغی صحت کے مرکز کے مشیران۔ ڈاکٹر۔ شاہین فاطمہ خان (کوآرڈینیٹر)، ڈاکٹر پونم سنگھ، ڈاکٹر پریا سنگھ، ڈاکٹر الکا چترویدی، ڈاکٹر سودھا مشرا، ڈاکٹر رادھا اوجھا، اور ڈاکٹر اجیتا مشرا۔ نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔ پروگرام میں کالج کے اساتذہ اور طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔ صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔

جین-زی پھر سڑکوں پر، پہرے میں دہلی، زندگی تھمی

احتجاج کے مرکز اور ملحقہ علاقوں میں موبائل انٹرنیٹ سروسز معطل رہیں۔ شمالی ریلوے نے نئی دہلی اور حضرت نظام الدین سمیت مختلف اسٹیشنوں کی 250 ٹرینیں منسوخ، ریگولیٹ یا موڑ دیں۔ کم از کم 45 میٹرو اسٹیشنوں کے داخلی وخارجی راستے بند کر دیے گئے، جبکہ ٹیکسیوں اور پبلک ٹرانسپورٹ پر پابندیوں سے ٹریفک کا نظام درہم برہم رہا۔ آکاش وانی بھون کے قریب پتھراؤ کے واقعے میں دو پولیس اہلکار بھی زخمی ہوئے۔ نقل وحرکت پر پابندیوں نے عام شہریوں اور مریضوں کی زندگی اجیرن کر دی۔ معمول کے 000,15 روزانہ مریضوں کے برعکس او پی ڈی میں آمد انتہائی کم رہی۔ مریضوں کو رتھالا سے ایمز تک آٹو رکشہ کے معمول کے 400 روپے کے بجائے 000,1 روپے تک ادا کرنے پڑے۔ کناٹ پلیس اور قریبی مارکیٹوں میں دکانیں گاہکوں سے محروم رہیں۔ ڈیلیوری بوائز اور آٹو ڈرائیوروں کا کہنا تھا کہ کرفیو جیسی صورتحال کی وجہ سے روزگار کے لالے پڑ گئے ہیں۔ کریک ڈاؤن کے خلاف سیاسی حلقوں سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ کانگریس رہنما نے سوشل میڈیا پر دوٹوک الفاظ میں کہا کہ "گیانیش کمار جائیں گے، یہ حکومت بھی جائے گی، اور تب جمہوریت کی بحالی شروع ہوگی۔" کانگریس صدر نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مودی سرکار نے جمہوریت کی ماں کو مفلوج جمہوریت بنا دیا ہے، لیکن عوام کے جمہوری حقوق کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا۔ ششی تھرور نے دہلی کو 'وار زون' قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو لاٹھیوں کے بجائے جوابات دینے چاہئیں اور رکاوٹوں سے عوام کا اعتماد بحال نہیں ہوسکتا۔

ممتا بنرجی، کجریوال، پینارائی وجین

حراست میں لیے جانے والے رہنماؤں میں سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بے بی، کیرالہ کے سابق وزیرِ اعلیٰ اور کیرالہ اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف پنارائی وجین، کیرالہ کے سابق وزیرِ خزانہ کے این بال گوپال، راجیہ سبھا کے رکنِ پارلیمنٹ جان برٹاس، مانیکندن وی گوندن، محترمہ ورندا کرات، کے کے شیلجہ اور پی راجیو شامل ہیں۔ اس کی اطلاع سی پی آئی (ایم) کے فیس بک پیج اور مسٹر وجین کے ایکس پیج پر دی گئی ہے۔ کرات نے فیس بک پیج پر لکھا، 'مودی اور ان کی حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہندوستان کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور وہ انہیں روک نہیں سکتے۔ دہلی کا دل اس کے تمام لوگوں کا ہے۔ یہ دبانے والے طریقے ہمیں نہیں روک پائیں گے! چلو جنتر منتر کی طرف! کیرالہ بھون سے باہر نکلتے ہی پولیس نے بائیں بازو کے رہنماؤں کو جنتر منتر کی طرف مارچ کرنے سے روک دیا اور انہیں حراست میں لے لیا۔ شروع میں پولیس نے مسٹر وجین، مسٹر برٹاس اور مسٹر کے این بال گوپال کو چھوڑ کر دیگر رہنماؤں کو حراست میں لیا تھا، لیکن جب یہ تینوں رہنما جنتر منتر کی طرف بڑھنے لگے تو پولیس کے ساتھ ان کی تلخ بحث ہوئی اور پولیس نے انہیں بھی حراست میں لے لیا۔ حراست میں لیے جانے کے دوران میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر وجین نے اس کارروائی کو جمہوریت کا قتل قرار دیا۔

استاد عظمت حسین میکش اترولوی کی یاد میں شامِ غزل ومشاعرہ

ممبئی۔ گزشتہ دنوں بھونس کلچرل سینٹر اور دلرنگ اکیڈمی آف فائن آرٹس، ممبئی کے اشتراک سے ماہرِ موسیقی اور گائن سمراٹ استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کی یاد میں شامِ غزل ومحفلِ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا، جس میں ادبی، سماجی اور موسیقی کی ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ غزل گلوکار دھرنجے بٹ، مناظر حسن اور کلدیپ سنگھ کی موجودگی نے بھی محفل کی رونق بڑھائی۔ پروگرام دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے حصے میں محفلِ مشاعرہ منعقد ہوئی، جس میں مراق مرزا، جمیل کامل، عارف جمالی، وجاہت حسین دائم، عالم نظامی، یوسف یلغار، نعیمہ امتیاز اور احمد فیض آبادی نے اپنا منتخب کلام پیش کر کے استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اودھ نامہ

عوامی رائے پر سوالیہ نشان

آج دہلی میں جنتر منتر پر ہونے ج ین زی کے مظاہرے اور احتجاج کی اجازت پولیس اور انتظامیہ نے نہیں دی جس ہر مظاہرین کا کہنا تھا کہ ایک جمہوری ملک میں احتجاج اور مظاہرے کے لئے اجازت کی ضرورت ہی نہیں بس اطلاع دینا کافی ہے۔ اس کے بعد لا اینڈ آرڈر کو دیکھنا پولیس اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ دوسری طرف انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اہمیں خط تو موصول ہوا ہے لیکن وہ خط ضابطوں کے تحت موصول نہیں ہوا ہے۔ اصولاً کم از کم دس دن پہلے اطلاع دینا چاہئے لیکن صرف دو دن پہلے احتجاج کی اطلاع دی گئی ہے اس لئے احتجاج کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ اب جبکہ حکومت کی طرف سے احتجاج کی اجازت نہیں دی گئی ہے تو اس پر بھی سوال کئے جا رہے ہیں کہ جس حکومت کے خلاف پروٹسٹ کریں گے وہ بھلا اجازت کیوں دینے لگی۔ بہر حال دونوں طرف کے اپنے اپنے ترک ہیں لیکن سوال ہ ضرور ہے کہ احتجاج کی اجازت کیوں نہیں۔ اس سے پہلے جو بڑے احتجاج ہوئے ان م یں دیکھا گیا کہ مظاہرین کو ملک اور قوم کا دشمن کہا گیا اور ان کے ساتھ طرح طرح کے وہ سلوک روا رکھے گئے جو ایک جمہوری ملک میں زیب نہیں دیتے۔

مظاہرین کو جنتر منتر پہونچنے سے روکنے کے لئے دہلی پولیس نے طرح طرح کے سخت انتظامات کئے تھے۔ "و؛لیس کے ذریعہ جین-زی طبقہ کو جنتر منتر جانے سے روکنے اور ریل-میٹرو خدمات کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ سروس بند کرنے پر کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے مرکز میں برسر اقتدار طبقہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس حکومت میں ہندوستان اب جمہوری ملک نہیں رہا، یہاں مودی-شاہ کی آمریت چل رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں پرینکا گاندھی نے جارحانہ رخ اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "پہلے وہ 254 اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ مار پیٹ کرتے ہیں اور انہیں مکمل طور پر غیر قانونی طریقے سے حراست میں لیتے ہیں، اس طرح ان کے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ قومی راجدھانی کا محاصرہ کر لیتے ہیں، اسے بیریکیڈ لگا کر چاروں طرف سے بند کر دیتے ہیں، ٹرینیں اور میٹرو سروس روک دیتے ہیں، انٹرنیٹ بند کر دیتے ہیں اور جگہ جگہ چیک پوسٹس قائم کر دیتے ہیں۔" انھوں نے مزید لکھا کہ "احتجاج کرنے کے اپنے آئینی حق کا استعمال کرنے والے نوجوان مردوں اور خواتین کے ساتھ مار پیٹ کی جاتی ہے اور انہیں حراست میں لے لیتے ہیں۔ اگر یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے (مودی حکومت نے) الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے انتخابات میں دھاندلی کی ہے اور وہ اس خوف میں مبتلا ہیں کہ ان کی حکومت کے غیر قانونی ہونے کا پردہ فاش ہو رہا ہے، اور ان سے جوابدہی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، تو پھر اور کیا ہے۔

ہم بتاتے چلیں کہ جین-زی طبقہ نے آج ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ انھیں متعدد سماجی و سیاسی تنظیموں کی حمایت بھی حاصل تھی، لیکن دہلی پولیس نے اس مظاہرہ کی اجازت نہیں دی۔ اس کے باوجود نوجوان طبقہ مختلف علاقوں سے جنتر منتر کی طرف بڑھے، جنھیں پولیس نے روک دیا۔ صبح سے شام تک تقریباً 3500 لوگوں کو حراست میں لیا گیا، جن میں سابق وزرائے اعلیٰ ممتا بنرجی، پینا رائی وجین، اروند کیجریوال کے علاوہ کئی دیگر سرکردہ سیاسی و سماجی لیڈران بھی شامل ہیں۔ طلبا و نوجوں کی بڑی تعداد کو بھی پولیس نے حراست میں لیا ہے، جنھیں مختلف مقامات پر رکھا گیا ہے۔ اسی کارروائی کے خلاف پرینکا گاندھی نے آواز اٹھاتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ مودی-شاہ نے ہندوستان میں جمہوریت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہندوستان اب جمہوریہ نہیں رہا۔ یہاں نریندر مودی اور امت شاہ کی قیادت میں آمریت چل رہی ہے۔" ساتھ ہی وہ لکھتی ہیں کہ "جمہوریت کو تباہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ ملی بھگت کرنے والے تمام لوگ ملک سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی نے بھی نوجوانوں میں جوش بھرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے نوجوانوں، مجھے آپ پر فخر ہے۔ اپنا احتجاج جاری رکھیے، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جین-زی کے مظاہرہ کو ناکام بنانے کے مقصد سے دہلی پولیس کی کارروائی اپوزیشن کے نشانے پر ہے۔ صرف اپوزیشن پارٹیاں ہی نہیں، کئی سرکردہ سماجی کارکنان اور فلمی ہستیوں نے بھی مظاہرین کو جنتر منتر جانے سے روکنے اور ہزاروں لوگوں کو حراست میں لیے جانے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ راہل گاندھی نے ایک ویڈیو جاری کر وزیر اعظم مودی کو متنبہ کیا ہے کہ انھیں چاروں طرف سے گھیرا جا رہا ہے، اور جلد انھیں جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ "نریندر مودی، امت شاہ، موہن بھاگوت، گیانیش کمار، اجیت ڈووال (اس کہانی کے ویلن) اب دھیرے دھیرے گھیرے میں آتے جا رہے ہیں۔ ان کے چاروں طرف سے دائرہ سمٹ رہا ہے۔ لیکن کیا واقعی دائرہ سمٹ رہا ہے۔ اگر ہاں تو بہت ممکن ہے کہ پردھان کی طرح گیانیش کمار کو بھی قربان کر دیا جائے۔ لیکن جو کچھ اب تک کیا جا چکا ہے (اگر الزمات درست ہیں) تو گیانیش کے استعفے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔ چند ہزار لوگوں کی مخالفت اپنی جگہ لیکن کیا عوامی رائے بھی واقع بدل چکی ہے اس پر سوالیہ نشان باقی ہے۔

راجدھانی دہلی کا محاصرہ

معصوم مرادآبادی

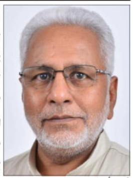

10/اکتوبر کی دوپہر جب میں یہ سطریں قلم بند کر رہا ہوں تو دہلی میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی کی صورتحال ہے۔ میں اس شہر میں گزشتہ نصف صدی سے مقیم ہوں اور میں نے کبھی پولیس اور سیکورٹی ایجنسیوں کی طرف سے شہر کا ایسا محاصرہ نہیں دیکھا۔ جنتر منتر پر جہاں آج سے کاکروچ جنتا پارٹی نے گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کا اعلان کیا تھا، پرندے کو بھی پر مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے احتجاجی دھرنے کی جو اجازت طلب کی تھی وہ پہلے ہی رد کی جا چکی تھی اور 10/اکتوبر کی صبح جب اس کے نوجوان لیڈر ابھیجیت دیکے اور ان کے ساتھی ممبئی سے دہلی پہنچے تو انھیں ہوائی جہاز ہی میں گرفتار کر لیا گیا۔ دہلی میں ان کے دیگر ساتھیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو پہلے ہی حراست میں لے لیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ نئی دہلی کی کسی بھی سڑک پر پولیس کو جو کوئی نوجوان نظر آیا اسے 'کاکروچ' سمجھ کر گرفتار کر لیا گیا۔ نئی دہلی آنے والی 250 ٹرینیں کل ہی منسوخ کر دی گئی تھیں اور دہلی کی سرحدیں پوری طرح سیل تھیں۔ ابھیجت دیکے نے درست ہی کہا ہے کہ "مرکزی حکومت جین زی سے ڈر رہی ہے۔ اسے نوجوانوں سے اتنا ڈر لگتا ہے تو پورا ملک ہی بند کر دے۔" وہیں ان کے ساتھی سوربھ داس نے الزام عائد کیا ہے کہ "بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں کاکروچ جنتا پارٹی کے کارکن نظر بند ہیں۔ ملک میں ایمرجنسی لگادی گئی ہے اور دہلی کو قلعہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایمرجنسی میں بھی ٹرینیں بند نہیں کی گئی تھیں۔" انھوں نے کہا کہ "ہماری گرفتاری کے باوجود احتجاج جاری رہے گا۔"

حکومت کی مشنری نے کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج کو ناکام کرنے کے لیے جو جابرانہ طریقے اختیار کئے، ان کی کوئی نظیر حالیہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ دہلی میٹرو کے 57/اسٹیشنوں پر آمد و رفت بند کر دی گئی تھی اور لاکھوں مسافروں کو گھروں میں قید رہنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ یہ معاملہ گزشتہ روز جب سپریم کورٹ پہنچا تو اس نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ "حکومت مکھی مارنے کے لیے ہتھوڑے کا استعمال نہ کرے۔" نوجوانوں کے لیے 'کاکروچ' کے بعد 'مکھی' دوسرا لفظ ہے جو آنریبل سپریم کورٹ نے ناراض نوجوانوں کے لیے استعمال کیا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ مودی سرکار نے نوجوانوں کے حوصلوں کو توڑنے کے لیے طاقت کا جو بے تحاشا استعمال کیا ہے، اس کے نتائج اچھے برآمد نہیں ہوں گے۔ قدرتی اصول یہ ہے کہ جس چیز کو دبانے کی جتنی کوشش کی جاتی ہے وہ اتنی ہی طاقت سے ابھرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ نظام کی خرابیوں سے نوجوان دل برداشتہ ہیں اور وہ نظام کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں، لیکن حکومت انھیں باغی سمجھ کر ٹھکانے لگانے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ اس بار حکومت ایسا کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی جو 20/جولائی کو جنتر منتر پر شروع ہوئے کاکروچ جنتا پارٹی کے بے مثال دھرنے سے پیدا ہوا تھا اور جس کے نتیجے میں حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے تھے۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ اسی احتجاج کا نتیجہ تھا۔ 10/اکتوبر کا احتجاج چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے لیے تھا، جنھوں نے الیکشن کمیشن کو بی جے پی کے ذیلی دفتر میں تبدیل کر کے عوام کے جمہوری حقوق پر ڈاکہ زنی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے خلاف پورے ملک میں ایک موثر تحریک چھڑ گئی ہے۔ حکومت اس تحریک کو کچلنے پر آمادہ ہے جس کا اظہار گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران انڈیا اتحاد کے لیڈروں کے ساتھ پولیس کے رویہ سے بھی ہوا ہے۔ 'انڈیا اتحاد' کے قائدین نے ووٹ چوری کے مسئلہ پر صدر جمہوریہ سے بھی ملاقات کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دوران راجدھانی دہلی کی سڑکوں پر عوامی احتجاج کی جو تاریخ لکھی جا رہی ہے، اس کی نظیر آزاد ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ بعض مناظر تو غلامی کے اس دور کی یاد دلاتے ہیں جب مجاہدین آزادی انگریزوں سے لوہا لیتے تھے۔ کوئی بھگت سنگھ، کوئی اشفاق اللہ خاں اور کوئی رانی کی جھانسی کے رنگ میں نظر آ رہا ہے۔ یہ اس دور کے کردار ہیں جب ملک انگریز سامراج کے آہنی پنجوں میں تھا اور بولنے کی آزادی حاصل نہیں تھی، لیکن آج جب ہم آزاد ہیں تو سب سے بڑا خطرہ اس ووٹ کی طاقت پر منڈلا رہا ہے جو جمہوریت کا سب سے بڑا منتر ہے۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ جب ووٹ کا حق ہی چھین لیا جائے گا تو ملک کے عوام کے پاس باقی کیا بچے گا۔

الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے ظالمانہ نظام کے تحت اب تک 13/کروڑ لوگوں سے ووٹ دینے کا حق چھین لیا ہے اور ان کے سروں پر اپنی شہریت ثابت کرنے کی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ ملک کے غریب عوام جو نان شبینہ کے محتاج ہیں

> **ملک کے غریب عوام جو نان شبینہ کے محتاج ہیں قطاروں میں لگے ہوئے خود کو ہندوستانی ثابت کرنے کے تکلیف دہ عمل سے گزر رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن ان کے سروں پر ایسے ہتھوڑے برسا رہا ہے کہ عوام کے سوچنے اور سمجھنے کی طاقت ہی کمزور ہو گئی ہے۔**

قطاروں میں لگے ہوئے خود کو ہندوستانی ثابت کرنے کے تکلیف دہ عمل سے گزر رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن ان کے سروں پر ایسے ہتھوڑے برسا رہا ہے کہ عوام کے سوچنے اور سمجھنے کی طاقت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ حالانکہ الیکشن کمیشن کی دھاندلیوں کے خلاف آوازیں مسلسل اٹھتی رہی ہیں، لیکن ان آوازوں میں اچانک 'انڈین ایکسپریس' کی اس رپورٹ سے جان پڑ گئی ہے جس میں یہ بتایا گیا کہ سہ رکنی الیکشن کمیشن میں تمام فیصلے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ہی لے رہے ہیں اور باقی دو الیکشن کمشنروں کو برف میں لگا دیا گیا ہے۔

ظاہر ہے الیکشن کمیشن تین ارکان پر مشتمل ایک آئینی ادارہ ہے جس میں ہر فیصلہ مشترکہ طور پر لینا لازمی ہے، لیکن سب کچھ گیانیش کمار کی چشم ابرو کے اشارے پر ہونے کی وجہ سے اس ادارے کی آئینی حیثیت ہی ختم ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے بھی مداخلت کی ہے اور الیکشن کمیشن سے تیکھے سوال پوچھے ہیں۔ سپریم کورٹ میں سماعت سے ایک روز پہلے سپریم کورٹ کے ایک معزز جج جسٹس اجل بھوئیاں نے حیدرآباد میں کہا تھا کہ "کروڑوں ہندوستانیوں کو ووٹ کے حق سے محروم کرنے والا کوئی بھی عمل من مانا اور آئینی نظام کے خلاف ہے۔" جسٹس بھوئیاں نے حیدرآباد کی نلسار یونیورسٹی میں منعقدہ ایک یادگاری خطبہ میں کہا کہ "کسی بھی قسم کی جوابی دلیل شہریوں کے حق رائے دہی کو چھیننے کے عمل کو جائز قرار نہیں دے سکتی۔" جسٹس بھوئیاں نے یہ بھی کہا کہ "اگر کسی عمل کے نتیجے میں لاکھوں ہندوستانی شہری حق رائے دہی سے محروم ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی ملک میں دوسرے درجے کے شہری بن جاتے ہیں تو ایسا عمل بنیادی طور پر من مانی پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ آئین کی روح پر کاری ضرب ہے اور میں یہ کہنے کی حد تک جاؤں گا کہ یہ اس آئینی نظام کی نفی ہے جسے ہم نے ہندوستان کے آئین کے تحت اختیار کیا ہے۔"

جسٹس بھوئیاں کی ان خدالگتی باتوں پر سپریم کورٹ کے بعض موجودہ اور سابق ججوں نے یہ کہہ کر اعتراض درج کرایا ہے کہ جب معاملہ خود سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے تو ایک فاضل جج کو ایسا بیان دینے سے گریز کرنا چاہئے، مگر حقیقت یہ ہے کہ گیانیش کمار کے خلاف اتنے ثبوتوں کے باوجود سپریم کورٹ کوئی واضح موقف اختیار کرنے سے گریزاں ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بنگال میں جب ایس آئی آر کے دوران لاکھوں لوگوں کو حق رائے دہی سے محروم کر کے الیکشن کرایا گیا اور یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا تو اس نے کوئی فیصلہ صادر کرنے کی بجائے اسے الیکشن ختم ہونے تک ٹال دیا جس کے نتیجے میں سرکار ہی بدل گئی۔

یہی وجہ ہے کہ اس معاملے میں الیکشن کمیشن کے ساتھ ساتھ سپریم کورٹ کی ساکھ بھی متاثر ہوئی ہے۔ ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹوں سے بڑے پیمانے پر نام حذف کئے جانے اور اپیلوں پر فیصلے میں ہو رہی تاخیر سے شفافیت کے حوالے سے کئی سنگین سوال اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ بنگال میں اب تک 22/لاکھ شہری اپیل کر چکے ہیں۔ جن اپیلوں کی سماعت ہوئی ان میں 93/فیصد ووٹر جائز قرار پائے۔ اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ بہار میں ووٹنگ کے دوران رائے دہندگان کے کھاتوں میں حکومت کو نقد رقم منتقل کرنے کی اجازت دی گئی۔ آسام میں وزیر اعلیٰ بسوا سرما کی کھلے عام نفرت انگیز تقریروں پر الیکشن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ منظور شدہ سیاسی جماعتوں کے انتخابی نشان چھین کر دل بدلی کو جائز ٹھہرانے کی کوشش ہوئی اور انتخابی پروگرام کو برسر اقتدار جماعت کے حق میں تبدیل کیا گیا۔ اس لیے الیکشن کمیشن اپنے کام کاج کے تعلق سے اٹھ رہے سنگین سوالات کو محض سیاسی الزام تراشی کہہ کر خارج نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف جو عوامی مقدمہ قائم ہوا ہے وہ ٹھوس بنیادوں پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک گیر سطح پر ووٹ چوری اور ایس آئی آر کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں اور ایک عوامی طوفان کروٹیں لے رہا ہے۔ تبدیلی کی آہٹ صاف محسوس ہو رہی ہے۔

اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے گزشتہ منگل کو 300 ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک مارچ نکالا۔ وہ الیکشن کمشنر سے ملنا چاہتے تھے لیکن پولیس نے انھیں وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی روک لیا۔ انھوں نے درمیان میں آکاشوانی کے دفتر کے احاطہ میں دھرنا شروع کر دیا ہے۔ رات گئے پولیس نے زور زبردستی کر کے راہل گاندھی اور ان کی بہن پرینکا گاندھی کو دھکا مکی اور زور زبردستی کر کے حراست میں لیا۔ انھیں گھسیٹا بھی گیا۔ تب رات گئے راہل گاندھی نے ایکس پر لکھا 'جمہوریت کے غداروں کو بچانے کے لیے بچی کھچی جمہوریت کو گھسیٹا گیا ہے۔ سب کا حساب ہوگا اور ایک بھی غدار بخشا نہیں جائے گا۔' کاکروچ جنتا پارٹی 10/اکتوبر سے جنتر منتر پر گیانیش کمار کے خلاف مورچہ سنبھالنے کا جو اعلان کیا تھا، اسے طاقت کے بل پر کچلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن حکومت کو یاد رکھنا چاہئے کہ احتجاج کی ان آوازوں کو خاموش کرنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ احتجاج اسی وقت ختم ہوگا جب گیانیش کمار کو ان کی کرسی سے ہٹایا جائے گا۔ المیہ یہ ہے کہ جیسے جیسے گیانیش کمار کے خلاف عوامی ناراضگی کا طوفان کروٹیں لے رہا ہے، ویسے ویسے وزیر داخلہ امت شاہ ان کی سیکورٹی بڑھا رہے ہیں۔ فی الوقت گیانیش کمار کی حفاظت پر پچاس سیکورٹی جوان تعینات ہیں۔ ☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

ناناپاٹیکر کا یشونت جنتر منتر پر زندہ ہے

ڈاکٹر سلیم خان

ناناپاٹیکر نے ایک ایسے وقت میں دنیا کو خیر باد کہا جب اس کا کرانتی ویر ملک کے کونے کونے سے دہلی کے جنتر منتر کی جانب نکل کھڑا ہوا ہے۔ اپنے آپ کو ناقابلِ تسخیر سمجھنے والا اقتدارِ وقت اس کے خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اس نے دہلی کو اس طرح ایک فوجی چھاونی میں تبدیل کر دیا گویا کوئی غیر ملکی فوج حملہ آور ہے۔ اپنے ہی ان بچوں نے مودی و شاہ کے راتوں کی نیند حرام کر دی ہے جن کو حقارت سے کاکروچ کہا جاتا تھا۔ انہیں مناظر کو دیکھنے کے لیے نانا آنکھیں ترس گئی تھیں۔ اسی لیے ناناپاٹیکر نے کرانتی ویر کے کلائمکس میں تختۂ دار پر کھڑے ہو کر کہا تھا: "آ گئے میری موت کا تماشہ دیکھنے؟ یہ تم لوگ کیا دھرم دھرم چلاتے رہتے ہو؟ دھرم تو انسان کو انسان بناتا ہے، تم لوگوں نے تو اسے دھندہ بنا لیا ہے"۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاست کی اس سے بہتر عکاسی نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد عوام کو للکارتا ہے: "تمہاری یہ نامردی اور بزدلی اس دیس کی موت کا تماشہ دیکھے گی۔ غلامی کرنے کی عادت پڑی ہے تم کو... کتے کی طرح جینے کی عادت پڑی ہے تم کو" اس طاقتور مکالمہ سے ناناپاٹیکر جو عوامی بیداری پیدا کرنا چاہتا تھا اس کے نظارے دہلی کی سڑکوں پر دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

ناناپاٹیکر گلوکار نہیں تھا مگر 1996 کی یشونت نامی فلم میں اس نے ایک نغمہ گایا اور نغمہ نگار سمیر کے مطابق وہ انہیں کی ترغیب پر لکھا بھی گیا۔ آج کے سیاسی ماحول پر اس نغمے کا ہر مصرع صادق آتا ہے۔ گیت کی شروعات اس طرح ہوتی ہے: "ایک مچھر، ایک مچھر سالا آدمی کو ہیجڑا بنا دیتا ہے"۔ اس مصرع میں اگر مچھر کی جگہ گیانیش کمار کا تصور کر لیا جائے تو وہ آدمی کون ہے جس کو اس نے مخنس بنا دیا چھپن انچوالا سینہ ٹھونکتا ہوا سامنے آ جاتا ہے۔ طلباء اور نوجوانوں کو کاکروچ کہہ کر توہین کرنے والے اور انہیں کچل یا مسل کر صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی دھمکی دینے والے دُم سادھے بیٹھے ہیں اور ان پر نغمے کا دوسرا مصرع 'ایک کھٹمل پوری رات کو اپاہج بنا دیتا ہے' صادق آتا ہے۔ ایسی صورتحال میں پرامید نانا آگے گاتا ہے 'کبھی نہ کبھی تو جھوٹ کا گلا گھونٹے گی سچائی'، لیکن فی الحال تو وزیر اعظم نریندر مودی کی 76/ویں سالگرہ کا ماہ چل رہا ہے۔ ایک دن نہیں پورا مہینہ جو ابھی ختم بھی نہیں ہوا کہ ان کے اقتدار کی سلور جوبلی آ گئی اور پھر ایک بار زعفرانی ٹولا خوشی سے جھوم اٹھا۔

گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ نے ایک زمانے میں کیکئی کی طرح مودی جی کو ریاست سے بن باس پر دہلی روانہ کر دیا تھا لیکن جب بھج زلزلہ کے بعد کیشو بھائی انتہائی غیر مقبول ہو جانے پر بی جے پی نے نریندر مودی پر داؤں لگایا۔ اس طرح 7/اکتوبر 2001 کو موصوف نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے جس آئین پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھایا اسے پچھلی ایک چوتھائی صدی سے اسے پامال کر رہے ہیں۔ گجرات میں اقتدار سنبھالنے کے بعد انہوں گودھرا ٹرین حادثے کو بہانہ بنا کر ریاست کو بدترین نسل کشی کی آگ میں جھونک دیا۔ اس کے باوجود انہیں 2014 میں پہلی بار بھارت کے وزیر اعظم بنا دیا گیا اور وہ ہنوز اس پر فیویکول لگا کر چپکے ہوئے ہیں۔ اقتدار کی سلور جوبلی پر مرکزی کابینہ نے مودی کے لیے مبارکبادی کی قرارداد منظور کی تو انہوں نے اپنے پیغام میں 2024 تک وِکست بھارت ※ (ترقی یافتہ ہندوستان) کے ہدف کا اعادہ کیا۔ اس کا مطلب ہے 'سب کا ساتھ سب کا وکاس' کا جو خواب 5 سالوں میں شرمندہ تعبیر ہونا تھا اس کی مدت کار 34/برس کر دی گئی اور وہ 97 سال کی عمر تک اقتدار میں رہنا چاہتے ہیں۔ اس طویل عرصے میں ترقی کے نام پر ملک جو کچھ ہوا اس کا نمونہ مچھر والے نغمے میں ملاحظہ فرمائیں۔

اونچی دوکان پھیکا پکوان، کھدر کی لنگوٹی چاندی کا پیکدان
سو میں اسیؔ بے ایمان پھر بھی میرا دیش مہان
ٹوپی لگائے مچھر کہتا ہے
دیش کے لوگوں میں سمتا کی بھاونا (مساوات کا جذبہ) آ رہی ہے
اس لیے بڑی مچھلی چھوٹی کو کھا رہی ہے
ہمارے چنے ہوئے کتے ہمیں کاٹتے ہیں
ہمارے حصے کی روٹیاں آپس میں بانٹتے ہیں

بی جے پی کے پاس دنیا بھر کی دولت جمع ہو گئی ہے اس لیے اس کی دوکان ضرور اونچی ہے مگر اس سے نکلنے والا پکوان عوام کی خاطر پھیکا ہے۔ چائے بیچنے کی بات کرنے والا وزیر اعظم جب ۸/ہزار کروڑ کے جہاز میں چڑھتا ہے تو اس پر کھدر کی لنگوٹی اور چاندی کا پیکدان والا محاورہ ثبت ہو جاتا ہے۔ تیس سال قبل جب یہ نغمہ لکھا گیا تھا تو ملک میں کم از کم بیس فیصد ایمانداری تھی لیکن اب سنگھیوں کے اندر دو فیصد ایماندار بھی نہیں بچے۔ بی جے پی نے پہلے تو ہندو مسلمان کے درمیان تفریق و امتیاز سے آغاز کیا مگر پھر یو جی سی قانون کے بعد وہ نام نہاد اونچی ذات والوں اور پسماندہ طبقات کے بیچ تفاوت پیدا کر دی۔ اب تو یہ جنگ براہمنوں اور ٹھاکروں کے درمیان چھڑ گئی جس کو اتر پردیش میں صاف صاف دیکھا جا رہا ہے۔ بابا کا بلڈوزر اپنے سب سے قابل اعتماد بنیا ووٹرس کی دوکانوں کو ڈھا کر امبانی و اڈانی جیسے سرمایہ داروں کے لیے مال کا راستہ صاف کر رہا ہے۔ بڑے مندروں کی تعمیر کے لیے چھوٹے مندروں کو مسمار کر کے ان کے پجاریوں کو بیروزگار کر دیا گیا ہے۔ یہی تو بڑی مچھلی کا چھوٹی مچھلی کو کھانا ہے۔ وزیر اعظم کے حلقۂ انتخاب وارانسی سے ایودھیا تک یہ تماشا زور و شور سے کیا گیا۔ مندروں کو اپنے لیے اے ٹی ایم بنا کر چندہ تک چوری کر لیا گیا۔ اب ووٹ چوری کر کے مستقل اقتدار میں رہنے کی سازش جاری ہے تاکہ اس نغمے کے مطابق "عوام کے چنندہ نمائندے ان کے حصے کی روٹی آپس میں بانٹ کر کھا جائیں' اور اندھے بھگت اپنی فاقہ مستی کا جشن منائیں۔ فلم یشونت کے نغمے میں نانا آگے گاتا ہے:

گرو سالو، گرو لیکن گرو تو اس جھرنے کی طرح
جو پربت کی اونچائی سے گر کے بھی اپنی سندرتا (خوبصورت) کھونے نہیں دیتا
زمین کی تہہ سے مل کے بھی اپنے استوا (وجود) کو نشٹ (برباد) ہونے نہیں دیتا
لیکن اتنا سوچنے کے لیے وقت ہے کس کے پاس
کیونکہ سالا ایک مچھر آدمی کو ہیجڑا بنا دیتا ہے

ناناپاٹیکر کی یہ بات درست ہے چونکہ سنگھ پریوار کو ایک مچھر نے نامرد بنا دیا ہے اس لیے وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا ہے مگر ملک کی نئی نسل یعنی جین زی کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کے اندر سوچنے سمجھنے زبردست صلاحیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ وہ نڈر ہے اسی لیے بے خوف ہو کر چھپن انچ کا چھوٹا بندر جیسا ندرت بھرا نعرہ لگاتا ہے۔ اس پر تشدد کر کے اسے کچلنے کی کوشش کی جائے تو وہ نہ مایوس ہوتا ہے اور جھکتا یا دبتا بھی نہیں ہے۔ وہ پربت کی انچائی سے گرنے کے باوجود اپنی خوبصورتی نہیں گنواتا۔ حزب اختلاف سڑکوں پر اترا ہوا ہے۔ اسے زمین کی تہوں میں دفنانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر وہ اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہے۔ جین زی کے نوجوان اپنے اوپر تشدد کرنے والوں کو پھول دے کر عار دلاتے ہوئے کہتے ہیں دہلی کی اپنی وردی بدل کر سنگھ کی نیکر پہن لو۔ پرینکا گاندھی زمین پر لیٹ کر اٹھیر ہیں اور اپنے ساتھ ہونے والی بدسلوکی کا ذکر کرنے کے بعد وہاں تعینات پولیس والیوں کو اپنی بیٹیاں کہتی ہیں۔ یہ پربت سے گرنے کے باوجود اپنی خوبصورتی اور وجود کو برقرار رکھنا۔ یشونت فلم کے نغمے میں سمیر انجان نے اسی حوصلہ مندی کی ترغیب دی ہے۔ اپنے آخری بند کے اندر یہ گیت آئندہ نسلوں کو خبردار کرتا ہے کیچڑ میں کھلنے والا (گیانیش) کمل کیا کیا کر سکتا ہے۔

یہ مچھر، یہ مچھر جس کا کیچڑ میں گھر ہے، نالیوں میں بسیرا ہے
اس کی پہچان ہے کہ یہ تیرا ہے نہ میرا ہے
(اسی لیے جب راہل گاندھی کی گیانیش کمار کو سرکاری گواہ بننے کی پیشکش سے بی جے پی والے ڈر جاتے ہیں کیونکہ یہ ابن الوقت افسر کسی کے نہیں)
یہ مچھر ہیجڑا بنا دے، ہیجڑا بنا دے گا
کبھی شیطان آئیں گے میرے دروازے پر دستک دیں گے (سی بی آئی، ای ڈی، ایس آئی ٹی بن کر)
ذہن کی تلاشی لیں گے پھر جل اٹھیں گے، (یہ جارج اورویل کے ناول 1984 میں مائنڈ کنٹرول کی جانب اشارہ ہے)
اس وقت میں ڈروں گا نہیں
اپنے شریر (جسم) کو ڈھال اور ہاتھ کو تلوار بناوں گا
ایک نہ ایک دن تو تم میرا ہاتھ چوموگے
کرو آج مجھے بدنام کرو نیلام کرو (سرکار اور آئی ٹی سیل کی خوشنودی کے لیے گودی میڈیا یہی تو کہہ رہا ہے)
نیلامی کے لیے کیا ہے میرے پاس، بس جلتے ہوئے آنسوؤں کا احساس
مگر میں تم سے بدلہ لوں گا (راہل گاندھی جب کہتے ہیں کہ کسی بخشا نہیں جائے گا تو اس میں یہی دھمکی پوشیدہ ہے)
تمہاری آخری بولی پر
میرے دو سانسوں کے بیچ کا ٹھہراو
تمہیں پھوکٹ (مفت) میں دوں گا
کیونکہ سالا ایک مچھر نے تمہیں ہیجڑا بنا دیا ہے۔

ناناپاٹیکر کو ایک ایسے وقت میں جہانِ فانی سے کوچ کرنا پڑا جب اس کے خواب شرمندۂ تعبیر ہو رہے تھے مگر 'موت پر کس کو رستگاری ہے'۔ ایسے میں جاتے جاتے نانا ہم سے مسکرا کر یہ کہہ گیا ہے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

☆☆☆

کرہ ارض پر زندگی میں شوگر کا کردار

اویرھا راہا

یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کیا کائنات میں کہیں اور بھی زندگی موجود ہے۔ یا کرہ ارض (زمین) ہی کائنات میں منفرد ہے؟ یہ انسانیت کے عظیم اور ابھی تک منظر عام پر آئے لاجواب سوالات میں سے ایک ہے۔ اس راز کو سمجھنے کا ایک طریقہ یہ جاننا ہے کہ زمین پر زندگی کی شروعات کیسے ہوئی۔ ہماری تحقیق ان حالات کا جائزہ لیتی ہے جن میں سالمات یا Molecules کا ایک مجموعہ کس طرح کیمیائی عمل کے ذریعہ حیاتیات میں تبدیل ہوا۔ سائنٹفک رپورٹس میں شائع ہونے والی ایک نئی تحقیق میں ہم نے اس عمل کے ایک ممکنہ مرحلے پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ بیرونی خلاء سے آنے والی ایک نازک قسم کی شکر نے زمین پر اپنے وجود کو برقرار رکھنے کیلئے درکار حالات پیدا کرنے میں کس طرح مدد کی جہاں بالآخر یہ زندگی کے اہم ترین سالمات میں سے ایک کی بنیادی ساخت کا حصہ بن گئی۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زندگی پانی، معدنیات اور کاربن پر مشتمل سالمات Molecules کے ایک پیچیدہ مرکب سے وجود میں آئی ہے، عام طور پر اِسے Primordial Soup کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مرکبات سمندروں، جھیلوں یا گرم پانی کے چشموں میں موجود رہے ہیں۔ تبدیل ہوتے درجہ حرارت بھتے ہوئے پانی معدنی سطحوں اور پانی کے بخارات بننے کے عمل نے ان مرکبات کو متاثر کیا ہوگا جس کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہوئے جہاں بتدریج معدنی سطحوں اور پانی کے بخارات بننے کے عمل نے ان مرکبات کو متاثر کیا ہوگا جس کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہوئے جہاں بتدریج زیادہ پیچیدہ کیمیائی مادے تشکیل پا سکے۔ محقق تجربہ گاہوں میں اس عمل کو دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس مقصد کیلئے اکثر خالص کیمیائی مادوں اور نہایت احتیاط سے کنٹرول کئے گئے مرکبات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے انفرادی کیمیائی معاملات کو الگ کر کے ان کا مطالعہ کرتا اور مختلف عوامل کو قابو میں رکھنا آسان ہوتا ہے، لیکن اس میں Nature میں ہونے والے اہم باہمی تعاملات بعض اوقات نظرانداز ہو سکتے ہیں۔ ان تجربات میں زیر مطالعہ ایک اہم سالمہ RNA ہے۔ RNA جانداروں میں جینیاتی معلومات کو محفوظ رکھتے اور استعمال کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ زندگی کے آغاز اور ابتدائی ارتقاء میں بھی اہم رہا ہوگا تاہم RNA آسانی سے تشکیل نہیں پاتا۔ اس کے سالماتی ڈھانچہ میں ایک نازک شکر موجود ہوتی ہے جسے Ribose کہا جاتا ہے۔ جب رائبوز کو گرم کیا جاتا ہے تو وہ ٹوٹ کر بھورے رنگ کے مادے میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے عام شکر گرم ہونے پر Caramel میں تبدیل ہوتی ہے۔ ایک چیز جو Ribose کے سالمات کو محفوظ رکھنے میں مدد دے سکتی ہے وہ عنصر یا Element بوران ہے۔ بوریٹس کی شکل میں موجود Boron آکسیجن اور ہائیڈرجن پر مشتمل سالمات کے ساتھ جڑ جاتا ہے اور انہیں ٹوٹنے سے بچانے میں مدد کرتا ہے اور اس اثر کا جائزہ لینے والے تجربات میں عام طور پر خالص اور سادہ کیمیائی اجزاء استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہم اور ہمارے ساتھی ان تجربات کو حقیقت کے مزید قریب لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان معلومات کی بنیاد پر جو ہمیں قدیم چٹانوں، معدنیات اور Fossids کے بارے میں حاصل ہے۔ پوگا کے گرم چشمے: ہم ایسے جدید ماحول کا بھی مطالعہ کرتے ہیں جن کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ وہ ان مقامات سے مشابہت رکھتے ہیں جہاں زندگی کا آغاز ہوا ہوگا۔ ان میں سے ایک پوگا کے گرم چشمہ Puga Hot Springs ہیں۔ ان میں سے ایک ہندوستان کے ہمالیہ میں پوگا کے گرم پانی کے چشموں کا میدان ہے۔ پوگا کے پانیوں میں Boron کی اتنی زیادہ مقدار موجود ہے کہ Borate Salt کی تہہ برف کی طرح جم جاتی ہے۔ اس کے باوجود ان پانیوں میں بوران کی مقدار صرف اتنی ہی ہے جو خاص اجزاء استعمال کرنے والے بعض تجربہ گاہوں میں کئے گئے تجربہ میں استعمال ہونے والی بوران کی مقدار کا چند فیصد بنتی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ بوران پر مشتمل معدنیات پانی میں عموماً اچھی طرح حل نہیں ہو سکتیں، اس کی بجائے وہ کرسٹل کی شکل میں تہہ میں پہنچ جاتی ہیں۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پیام اعظمی: لفظ کا اضطراب، فکر کا انقلاب

سید کرامت حسین شعور جعفری

اردو ادب میں بعض لوگ لکھتے ہیں، بعض لوگ شعر کہتے ہیں اور بعض لوگ اپنے عہد کے سوئے ہوئے ضمیر کو آواز دیتے ہیں۔ پیام اعظمی کا تعلق اسی آخری قبیلے سے ہے۔ ان کے یہاں لفظ محض اظہار کا وسیلہ نہیں، بیداری کی قوت ہے؛ شعر محض جمالیاتی تجربہ نہیں، فکری اضطراب ہے اور نثر محض معلومات کی ترسیل نہیں، ذہن کے بند دریچوں پر دستک ہے۔ ان کی تحریر پڑھتے ہوئے قاری صرف مصنف کے خیالات سے واقف نہیں ہوتا، وہ اپنے اندر موجود اس انسان سے بھی آشنا ہوتا ہے جسے زمانے کی مصلحتوں، عادتوں اور خاموشیوں نے کہیں دبا دیا ہے۔

پیام اعظمی کی اصل شناخت اسی فکری بے قراری میں ہے۔ وہ مطمئن ذہن کے شاعر نہیں؛ سوال اٹھانے والے قلم کار ہیں۔ ان کا مزاج قبولِ عام کے سکون سے زیادہ حقیقت کے اضطراب سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں مذہب محض رسوم کا مجموعہ نہیں، ایک زندہ فکری نظام ہے؛ کربلا صرف ماضی کا المیہ نہیں، انسانی ضمیر کا دائمی امتحان ہے؛ اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت صرف جذباتی وابستگی نہیں، حق، عدالت، شجاعت، آزادی اور انسانی کرامت کے ایک مکمل تصور سے وابستگی ہے۔

ان کی شاعری کی تہہ میں اترنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ واقعہ نہیں، اس کے باطن کو موضوع بناتے ہیں۔ کربلا ان کے لئے صرف شہادتوں کا بیان نہیں بلکہ اس سوال کا نام ہے کہ انسان طاقت کے سامنے اپنی اخلاقی آزادی کہاں تک محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اسی لئے ان کے یہاں امام حسین علیہ السلام تاریخ کے ایک مقدس کردار سے آگے بڑھ کر ایک زندہ معیار بن جاتے ہیں۔ ان کا معروف مصرعہ؛

’’چودہ صدیاں بیت گئیں شبیرؑ کا چرچا باقی ہے‘‘

بظاہر سادہ ہے مگر اپنے اندر تاریخ کا پورا فلسفہ سموئے ہوئے ہے۔ اقتدار گزر جاتا ہے، سلطنتیں مٹ جاتی ہیں، جبر کے ایوان خاک ہوجاتے ہیں مگر وہ کردار زندہ رہتا ہے جو انسانیت کے بنیادی اصولوں کے لئے قربانی دے۔ یہی پیام اعظمی کے شعری شعور کی ایک بنیادی جہت ہے

ان کے یہاں انقلاب شور نہیں، شعور ہے۔ انقلاب کا مطلب محض حکومت یا نظام کی تبدیلی نہیں؛ انسان کے اندر معیارِ حق کی تبدیلی، نگاہ کی اصلاح، ضمیر کی بیداری اور مصلحت کے مقابلے میں اصول کا انتخاب بھی انقلاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا قلم کسی ایک سیاسی نعرے کا اسیر نہیں دکھائی دیتا۔ وہ انسان کے اندر انقلاب چاہتے ہیں؛ ایسا انقلاب جس میں خوف کی جگہ حریت، جہالت کی جگہ معرفت، بے حسی کی جگہ احساس اور جمود کی جگہ حرکت پیدا ہو۔

پیام اعظمی کی انقلابی فکر کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ عقیدت کو شعور سے جدا نہیں کرتے۔ اہل بیت علیہم السلام کی محبت ان کے ہاں محض آنکھوں کی نمی نہیں، کردار کی ذمہ داری ہے۔ اگر امام حسین علیہ السلام سے محبت انسان کو ظلم کے سامنے خاموش رکھے تو ایسی محبت کے معنی پر سوال اٹھنا چاہیے۔ اگر امام علی علیہ السلام کا نام زبان پر ہو مگر عدل زندگی میں نہ ہو تو نسبت کا دعویٰ اپنے اندر ایک اخلاقی خلا رکھتا ہے۔ اگر زینب سلام اللہ علیہا کا ذکر ہو مگر حق گوئی، استقامت اور عزتِ نفس زندگی سے غائب ہوں تو کربلا ابھی ہمارے اندر داخل نہیں ہوئی۔ پیام اعظمی کی فکر کا اصل ہیجان اسی مقام سے پیدا ہوتا ہے جہاں عقیدہ کردار کا مطالبہ بن جاتا ہے۔

ان کی شاعری میں فن اور فکر کا رشتہ بھی قابلِ توجہ ہے۔ وہ محض پیغام کو شعر نہیں بناتے؛ شعر کے فنی امکانات سے پیغام کی تاثیر بڑھاتے ہیں۔ ان

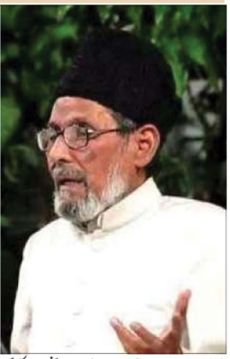

پیام اعظمی کی اصل شناخت اسی فکری بے قراری میں ہے۔ وہ مطمئن ذہن کے شاعر نہیں؛ سوال اٹھانے والے قلم کار ہیں۔ ان کا مزاج قبولِ عام کے سکون سے زیادہ حقیقت کے اضطراب سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں مذہب محض رسوم کا مجموعہ نہیں، ایک زندہ فکری نظام ہے؛ کربلا صرف ماضی کا المیہ نہیں، انسانی ضمیر کا دائمی امتحان ہے؛ اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت صرف جذباتی وابستگی نہیں، حق، عدالت، شجاعت، آزادی اور انسانی کرامت کے ایک مکمل تصور سے وابستگی ہے۔

کے کلام میں خطیبانہ آہنگ، منظر آفرینی، تاریخی شعور اور جذباتی ارتعاش ایک دوسرے میں مدغم ہوجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا شعر صرف پڑھا نہیں جاتا، آواز میں زندہ ہوتا ہے۔ سامع تک پہنچتے ہوئے مصرع اپنے لفظی وجود سے آگے بڑھ کر ایک کیفیت بن جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مذہبی شاعری مجلس کی حدود سے نکل کر ادبی تجربہ بن جاتی ہے۔

ان کے کلام کا ایک اور وصف حافظے میں اتر جانے والی شعری ساخت ہے۔ بڑا شعر ہمیشہ مشکل شعر نہیں ہوتا۔ کبھی ایک سادہ سا مصرع صدیوں کی تاریخ کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ پیام اعظمی کے یہاں ایسے مصرعے ملتے ہیں جو کتاب سے نکل کر زبانِ خلق کا حصہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وہ منزل ہے جہاں شعر ’’کلام‘‘ سے ’’یاد‘‘ بن جاتا ہے، اور یاد سے ’’شعور‘‘۔

ان کے فکری مزاج کو سمجھنے کے لئے ان کی نثر کو بھی شاعری کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اسلام ہی کیوں؟ جیسا عظیم نثری شاہکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لئے مذہب محض جذباتی وابستگی کا موضوع نہیں بلکہ عقلی، کلامی اور فکری سوال بھی ہے۔ ان کی شخصیت کا یہی پہلو انہیں صرف شاعر کے خانے میں بند ہونے سے بچاتا ہے۔

پیام اعظمی کے یہاں قلم ایک ذمہ داری ہے۔ والقلم جیسا مجموعہ خود اس علامت کو نمایاں کرتا ہے۔ قرآن نے قلم کی قسم کھائی؛ اس لئے قلم ان کے لئے محض ادبی صنعت نہیں رہتا، ایک اخلاقی امانت بن جاتا ہے۔ قلم کا کام صرف خوب صورت جملے پیدا کرنا نہیں؛ باطل کے پردے چاک کرنا، سوال کو زندہ رکھنا اور انسان کو اس کی اصل ذمہ داری یاد دلانا بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پیام اعظمی کی تحریر میں کبھی کبھی ایک ایسا ہیجانی آہنگ پیدا ہوتا ہے جو قاری کو آرام سے پڑھنے نہیں دیتا۔ ان کے الفاظ سوال کرتے ہیں، سوال جواب کا تقاضا کرتا ہے اور جواب انسان کو خود اپنے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ یہی ادب کی بلند ترین منزلوں میں سے ایک ہے: جب مصنف ختم ہوجاتا ہے اور قاری کے اندر مکالمہ شروع ہوجاتا ہے۔

ان کی شخصیت کو صرف مذہبی ادب کے ایک معروف نام کے طور پر دیکھنا بھی ان کے فکری دائرے کو محدود کرنا ہوگا۔ ان کے ہاں انسان ایک زندہ مسئلہ ہے۔ اس کی آزادی، اس کی عزت، اس کا انتخاب، اس کی اخلاقی ذمہ داری اور اس کا تاریخی شعور یہ سب ان کے فکری منظرنامے کا حصہ ہیں۔ اسی لئے ان کے ہاں مذہب اور انسانیت ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہوتے؛ مذہب انسان کو اس کی حقیقی قدر سے آشنا کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پیام اعظمی کی فکر میں غیرت بھی ایک بنیادی اخلاقی قدر ہے مگر یہ غیرت جذباتی اشتعال نہیں۔ یہ اس شعور کا نام ہے جس کے بعد انسان ظلم کو معمول، ذلت کو تقدیر اور خاموشی کو حکمت سمجھنے سے انکار کردے۔ ان کے یہاں غیرت کا مطلب تلوار اٹھانا نہیں، پہلے اپنے اندر وہ اخلاقی قوت پیدا کرنا ہے جو حق کو پہچان سکے اور پھر اس کی قیمت ادا کرنے کا حوصلہ بھی رکھے۔

یہاں ان کی شاعری کربلا سے ایک گہرا رشتہ قائم کرتی ہے۔ کربلا کا سب سے بڑا سبق شاید یہی ہے کہ انسان کو ہر عہد میں یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ آسان زندگی چاہتا ہے یا درست زندگی۔ پیام اعظمی کا قلم اس انتخاب کو نرم نہیں کرتا؛ اسے محسوس کراتا ہے۔ اسی لئے ان کا کلام بعض اوقات قاری کے لئے خوش گوار نہیں بلکہ بے آرام کرنے والا تجربہ بن جاتا ہے۔ اور شاید ایک بہترین ادب کی یہی ایک پہچان ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ سہلاتا نہیں، کبھی کبھی ہماری سہولت چھین لیتا ہے۔

پیام اعظمی کے یہاں زبان بھی اسی مقصد کی تابع ہے۔ وہ علمی بات کو خشک اصطلاحات میں قید نہیں کرتے اور جذبات کو فکری گہرائی سے محروم نہیں ہونے دیتے۔ ان کے یہاں فکر شعر میں آتی ہے تو موسیقیت اختیار کرتی ہے اور جذبہ نثر میں آتا ہے تو استدلال پیدا کرتا ہے۔ یہی امتزاج ان کی ادبی شخصیت کو منفرد بناتا ہے۔

ان کے کلام میں تاریخ صرف یاد کرنے کی چیز نہیں؛ اپنے زمانے کو سمجھنے کا آئینہ ہے۔ ماضی ان کے ہاں فرار کا راستہ نہیں بلکہ حال کی تفہیم کا وسیلہ ہے۔ امام حسین علیہ السلام کو یاد کرنا اس لئے اہم نہیں کہ ایک عظیم واقعہ کبھی پیش آیا تھا؛ اس لئے اہم ہے کہ ہر عہد میں ظلم نئی زبان، نئے لباس اور نئے جواز کے ساتھ سامنے آسکتا ہے۔ کربلا کو زندہ رکھنے کا مطلب اسی انسانی سوال کو زندہ رکھنا ہے۔

اسی مقام پر پیام اعظمی کا ادب محض مذہبی ادب نہیں رہتا؛ وہ انسانی ضمیر کا ادب بن جاتا ہے۔ ان کی انقلابی قوت کا سرچشمہ بھی یہی ہے۔ وہ انسان کو بھیڑ اور ہجوم کا حصہ نہیں دیکھنا چاہتے؛ اسے صاحبِ شعور فرد بنانا چاہتے ہیں۔ ایسا فرد جو روایت کا احترام کرے مگر تقلید کا غلام نہ ہو، عقیدے سے وابستہ ہو مگر سوال کرنے سے نہ ڈرے، تاریخ سے محبت کرے مگر تاریخ کے نام پر ظلم کو مقدس نہ بنائے، اور مذہب کو مانے تو اس کے اخلاقی مطالبات بھی قبول کرے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں پیام اعظمی کا قلم آج کے عہد سے براہِ راست مکالمہ کرتا ہے۔

آج جب الفاظ بہت ہیں مگر معنی کم، معلومات بہت ہیں مگر بصیرت کم، شور بہت ہے مگر سماعت کم، وابستگیاں بہت ہیں مگر کردار کم ایسے زمانے میں پیام اعظمی کی آواز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ادب کا مقصد صرف دل بہلانا نہیں؛ کبھی کبھی دل کو بے چین کرنا بھی ادب کی خدمت ہے۔ فکر کا مقصد صرف معلومات بڑھانا نہیں؛ کبھی کبھی انسان کے یقین کی بنیادوں کو ہلا کر اسے زیادہ پختہ یقین تک پہنچانا بھی فکر کا کام ہے۔

پیام اعظمی اسی بے قراری کے شاعر ہیں۔
وہ لفظ کو محض لفظ نہیں رہنے دیتے۔
اس میں سوال رکھتے ہیں۔
سوال میں اضطراب۔
اضطراب میں شعور۔
اور شعور میں عمل کی امکان پذیری۔
یہی ان کی ادبی شخصیت کا جوہر ہے۔

اسی لئے پیام اعظمی کو پڑھنا صرف ایک شاعر کو پڑھنا نہیں؛ اپنے اندر موجود سوئے ہوئے انسان کو آواز دینا ہے۔

اور شاید ایک سچے صاحبِ قلم کے لئے اس سے بڑی کامیابی کوئی نہیں کہ اس کے بعد قاری کتاب بند کرے، مگر اس کے اندر موجود سوال بند نہ ہو۔

پیام اعظمی کا اصل پیام شاید یہی ہے: لفظ وہی زندہ ہے جو انسان کو اس کے ضمیر سے ملا دے۔

☆☆☆

اولاد کی تربیت: نسلوں کی تعمیر گھر سے شروع ہوتی ہے

اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم نعمت بھی ہے اور والدین کے لیے ایک بڑی ذمہ داری بھی، کیونکہ بچے صرف ایک گھر کا مستقبل نہیں ہوتے بلکہ آنے والے معاشرے، قوم اور نسل کی بنیاد ہوتے ہیں، اسی لیے اولاد کی تربیت کو محض اچھے لباس، بہتر خوراک، مہنگے اسکول اور اعلیٰ ڈگری تک محدود کرنا ایک بڑی کوتاہی ہے، حقیقی تربیت وہ ہے جس میں بچے کے جسم، ذہن، اخلاق، کردار، جذبات، دینی شعور، سماجی رویے اور بدلتی ہوئی دنیا کے تقاضوں کو ایک ساتھ سامنے رکھا جائے، آج دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا، موبائل فون، آن لائن تعلیم، گیمنگ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم بچوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں، ایسے ماحول میں والدین کے لیے سب سے بڑا سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ بچہ صرف کتنے نمبر حاصل کر رہا ہے بلکہ یہ بھی ہونا چاہیے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے، کیا سیکھ رہا ہے، کس سے متاثر ہو رہا ہے، کن لوگوں سے رابطے میں ہے اور اس کے اندر کس قسم کی شخصیت تشکیل پا رہی ہے۔

محمد نوشاد عالم مصباحی

قرآن کریم نے والدین کی ذمہ داری کو نہایت واضح انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، سورۃ التحریم کی یہ آیت اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ خاندان کی حفاظت صرف جسمانی خطرات سے بچانے کا نام نہیں بلکہ ایمان، اخلاق اور کردار کی حفاظت بھی والدین کی ذمہ داری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو، اس آیت میں تربیت کا ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے کہ بچوں کو صرف نصیحت کافی نہیں بلکہ والدین کو خود عملی نمونہ بننا ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، اس حدیث کی روشنی میں والدین کی ذمہ داری محض بچے کی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہیں بلکہ اس کی شخصیت سازی بھی ان کی ذمہ داری ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ کسی والد نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا، اس لیے اولاد کے لیے سب سے قیمتی سرمایہ صرف جائیداد، دولت یا تعلیم نہیں بلکہ اچھا اخلاق، مضبوط کردار اور صحیح سوچ ہے، جدید طبی اور سائنسی تحقیقات بھی اس حقیقت کو تقویت دیتی ہیں کہ بچے کی ابتدائی زندگی اس کے جسمانی اور ذہنی ارتقا میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، حمل کے دوران ماں کی مناسب غذا، ذہنی سکون اور طبی نگہداشت سے لے کر پیدائش کے بعد مناسب غذا، نیند، صفائی، ویکسینیشن، دانتوں کی حفاظت، جسمانی سرگرمی اور صحت مند ماحول تک ہر چیز بچے کی نشوونما پر اثر ڈالتی ہے، عالمی ادارۂ صحت نے بھی کم عمر بچوں کے لیے جسمانی سرگرمی، مناسب نیند اور بیٹھے رہنے کے وقت میں توازن کو اہم قرار دیا ہے، خاص طور پر چھوٹی عمر میں اسکرین کے سامنے غیر ضروری وقت گزارنے کے بجائے کھیل، حرکت، والدین سے گفتگو اور مناسب نیند کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے، آج موبائل فون اور اسکرین بچوں کی زندگی میں اس قدر داخل ہو چکے ہیں کہ کئی گھروں میں والدین بچے کو خاموش رکھنے کے لیے موبائل دے دیتے ہیں، ابتدا میں یہ آسان حل محسوس ہوتا ہے لیکن مسلسل اسکرین کا استعمال بچے کی نیند، توجہ، جسمانی سرگرمی، تعلیمی عادت اور سماجی رویوں پر منفی اثر ڈال سکتا ہے، اس لیے والدین کو خود بھی ڈیجیٹل نظم و ضبط اختیار کرنا ہوگا، اگر ماں باپ ہر وقت موبائل میں مصروف رہیں گے تو بچے سے موبائل چھوڑنے کی توقع محض نصیحت بن کر رہ جائے گی، تربیت کا سب سے مؤثر ذریعہ والدین کا اپنا کردار ہے، بچہ وہی زیادہ سیکھتا ہے جو وہ گھر میں دیکھتا ہے، اگر گھر میں احترام ہوگا تو وہ احترام سیکھے گا، اگر جھوٹ عام ہوگا تو وہ جھوٹ کو معمول سمجھے گا، اگر غصہ اور گالی کا ماحول ہوگا تو اس کے مزاج میں بھی سختی پیدا ہوگی اور اگر والدین نماز، سچائی، صبر، خدمت، مطالعہ اور حسن اخلاق کا عملی نمونہ پیش کریں گے تو بچہ انہی اقدار کو اپنی شخصیت کا حصہ بنائے گا، جدید نفسیات بھی اس بات پر زور دیتی ہے کہ بچوں کو مسلسل ڈانٹ، مار، تضحیک اور دوسروں سے موازنہ کرنے کے بجائے محبت، حدود، مستقل مزاجی اور مثبت رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، بعض والدین بچے کی ہر غلطی پر اسے دوسرے بچوں سے موازنہ کرتے ہیں، کوئی کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں کا بچہ تم سے بہتر ہے، اس طرح کی باتیں وقتی طور پر بچے کو خاموش تو کرسکتی ہیں لیکن اس کے اندر احساس کمتری، اضطراب اور خود اعتمادی کی کمی پیدا کرسکتی ہیں، بچے کی اصلاح ضروری ہے لیکن اصلاح کا طریقہ بھی درست ہونا چاہیے، غلطی پر سمجھایا جائے، سوال پوچھنے کی اجازت دی جائے، اس کی بات سنی جائے اور اسے یہ احساس دیا جائے کہ غلطی قابل اصلاح ہے، شخصیت ناقابل قبول نہیں، موجودہ دور میں بچوں کی ذہنی صحت بھی ایک بڑا عالمی مسئلہ بن رہی ہے، تعلیمی دباؤ، خاندانی کشیدگی، تنہائی، سائبر بُلنگ، سوشل میڈیا کا غیر متوازن استعمال اور مسلسل مقابلے کا ماحول بچوں اور نوجوانوں کے ذہنی سکون کو متاثر کر رہا ہے، عالمی ادارۂ صحت کے مطابق بچپن اور نوجوانی ذہنی اور دماغی نشوونما کے انتہائی اہم مراحل ہیں اور گھر، اسکول یا ڈیجیٹل ماحول کے منفی تجربات ذہنی صحت کے خطرات کو بڑھا سکتے ہیں، اس لیے والدین کو بچے کے رویے میں اچانک تبدیلی، مسلسل خاموشی، بے خوابی، چڑچڑاپن، پڑھائی سے دوری، خوف یا سماجی تعلقات سے کٹنے جیسے اشاروں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، ہر خاموش بچہ فرمانبردار نہیں ہوتا اور ہر شرارتی بچہ بدتمیز نہیں ہوتا، بعض اوقات بچے کا رویہ اس کے اندر چھپی ہوئی پریشانی کا اظہار ہوتا ہے، ایسے وقت میں سزا سے پہلے گفتگو اور ڈانٹ سے پہلے سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح آج مصنوعی ذہانت بچوں کی تعلیم اور روزمرہ زندگی میں تیزی سے داخل ہو رہی ہے، یونیسیف کی حالیہ رپورٹس کے مطابق دنیا کے مختلف ملکوں میں بڑی تعداد میں بچے پہلے ہی مصنوعی ذہانت کے ٹولز استعمال کر رہے ہیں اور بعض مطالعات میں بچوں کا AI استعمال والدین کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ سامنے آیا ہے، اس صورت حال میں بچوں کو صرف AI سے دور رکھنے کی کوشش کافی نہیں بلکہ انہیں AI کے محفوظ، ذمہ دار اور اخلاقی استعمال کی تربیت دینا ضروری ہے، انہیں یہ سمجھانا ہوگا کہ مصنوعی ذہانت معلومات فراہم کرسکتی ہے لیکن ہر جواب لازماً درست نہیں ہوتا، آن لائن مواد کی تصدیق، ذاتی معلومات کی حفاظت، جعلی تصاویر اور ویڈیوز کی پہچان، غلط معلومات سے بچاؤ اور کسی بھی ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اپنی شناخت اور رازداری کی حفاظت اب جدید تربیت کا حصہ بن چکی ہے، آنے والے وقت میں کامیاب بچہ صرف وہ نہیں ہوگا جو کتاب کا سبق یاد کرلے بلکہ وہ ہوگا جو سوال کرنا، تحقیق کرنا، صحیح اور غلط میں فرق کرنا، ٹیکنالوجی کو سمجھنا اور اخلاقی فیصلے کرنا بھی جانتا ہو، اسی لیے اسکول، والدین، علماء، اساتذہ، حکومت اور ٹیکنالوجی کمپنیوں سب کو بچوں کے محفوظ مستقبل کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، آج سوشل میڈیا نے تربیت کے دائرے کو گھر کی چار دیواری سے نکال کر پوری دنیا تک پھیلا دیا ہے، پہلے والدین کو معلوم ہوتا تھا کہ بچہ کن لوگوں کے ساتھ کھیل رہا ہے، آج بچے ایک کمرے میں بیٹھ کر ایسے افراد، خیالات اور مواد تک پہنچ سکتے ہیں جن کا والدین کو علم بھی نہیں ہوتا، اس لیے ڈیجیٹل نگرانی کا مطلب جاسوسی نہیں بلکہ ذمہ دارانہ رہنمائی ہے، والدین کو بچوں کے ساتھ کھل کر بات کرنی چاہیے، انہیں خطرات سے آگاہ کرنا چاہیے اور گھر میں واضح اصول بنائے جانے چاہئیں، اسی کے ساتھ جسمانی صحت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، بچوں کو متوازن غذا، مناسب پانی، پھل اور سبزیاں، پروٹین، مناسب نیند اور روزانہ جسمانی سرگرمی کی ضرورت ہے، جن بچوں کی زندگی مسلسل بیٹھنے، موبائل، فاسٹ فوڈ اور رات دیر تک جاگنے سے بھر جائے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت دونوں متاثر ہوسکتی ہیں، اس لیے تربیت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ بچے کو پڑھنے کے لیے کہا جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اسے صحت مند طرز زندگی دیا جائے، گھر میں کھانے کا ماحول، سونے کا وقت، ورزش، مطالعہ، عبادت اور خاندان کے ساتھ گفتگو کا معمول بنایا جائے، بچے کو سوال کرنے دیا جائے کیونکہ سوال کرنے والا ذہن آگے بڑھتا ہے اور ہر سوال پر ڈانٹنے والا ماحول سوچنے کی صلاحیت کو کمزور کرتا ہے، بچوں میں دینی تربیت بھی محبت، حکمت اور عملی نمونے کے ساتھ ہونی چاہیے، نماز کو بوجھ کے طور پر نہیں بلکہ اللہ سے تعلق کے طور پر سمجھایا جائے، قرآن سے محبت پیدا کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بچوں کی زبان اور عمر کے مطابق بیان کیا جائے اور اسلامی اخلاق کو روزمرہ زندگی کے واقعات سے جوڑا جائے، انہیں بتایا جائے کہ سچ بولنا صرف کتاب کا سبق نہیں بلکہ زندگی کی ضرورت ہے، والدین کی خدمت صرف ایک اخلاقی حکم نہیں بلکہ کامیاب زندگی کی بنیاد ہے اور کمزور کی مدد صرف صدقہ نہیں بلکہ انسانی ذمہ داری ہے، موجودہ دور میں جب دنیا میں جنگیں، مہنگائی، بے روزگاری، موسمیاتی تبدیلی، ڈیجیٹل جرائم، مذہبی و سماجی کشیدگی اور ذہنی دباؤ جیسے مسائل بڑھ رہے ہیں تو بچوں کو صرف امتحان کے لیے تیار کرنا کافی نہیں، انہیں بدلتی دنیا کے لیے تیار کرنا ہوگا، انہیں انسانی ہمدردی، اختلاف کا ادب، قانون کی پاسداری، ماحول کی حفاظت، سماجی ذمہ داری اور اپنی شناخت کے شعور کے ساتھ تعلیم دینا ہوگا، مسلمان والدین کے لیے یہ ذمہ داری مزید اہم ہوجاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جدید علوم سے دور نہ کریں بلکہ سائنس، طب، ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور جدید تحقیق میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیں اور ساتھ ہی ایمان، اخلاق اور دینی شناخت کو مضبوط رکھیں، ہمیں ایسے بچے چاہییں جو ڈاکٹر بھی بنیں تو انسانیت کی خدمت کریں، انجینئر بنیں تو دیانت داری کے ساتھ کام کریں، سائنس دان بنیں تو علم کو انسانوں کے فائدے کے لیے استعمال کریں، ٹیکنالوجی کے ماہر بنیں تو اخلاقی ذمہ داری کو نہ بھولیں اور عالم دین بنیں تو زمانے کے مسائل کو سمجھتے ہوئے رہنمائی کریں، اصل کامیابی یہ ہے کہ جدید علم اور مضبوط کردار ایک ساتھ پیدا ہوں، والدین کو یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ بچے کی تربیت صرف ماں کی ذمہ داری نہیں اور نہ صرف باپ کی، یہ مشترکہ ذمہ داری ہے، باپ کی مصروفیت اسے تربیت سے آزاد نہیں کرتی اور ماں کی گھریلو ذمہ داریاں اسے اکیلی ذمہ دار نہیں بناتیں، دونوں کو بچے کے ساتھ وقت گزارنا ہوگا، اس کی بات سننی ہوگی، اس کی تعلیم اور دوستوں کو سمجھنا ہوگا اور اس کے مستقبل کے بارے میں مل کر فیصلہ کرنا ہوگا، نسلیں اچانک نہیں بنتیں بلکہ روزانہ کے چھوٹے چھوٹے فیصلوں سے بنتی ہیں، گھر میں بولے جانے والے الفاظ، بچوں کے سامنے کیے جانے والے اعمال، انہیں دی جانے والی آزادی، ان پر لگائی جانے والی حدود، ان کے سوالات کے جواب، ان کی غلطیوں پر ہمارا ردعمل اور ان کے ساتھ گزارا ہوا وقت مل کر ان کی شخصیت تشکیل دیتے ہیں، اگر ہم آج بچوں کو وقت نہیں دیں گے تو کل معاشرہ ان کی تربیت کرے گا، اگر ہم انہیں صحیح علم نہیں دیں گے تو انٹرنیٹ انہیں اپنی معلومات دے گا، اگر ہم انہیں اخلاق نہیں سکھائیں گے تو سوشل میڈیا ان کے معیار طے کرے گا اور اگر ہم انہیں سوال کرنا اور تحقیق کرنا نہیں سکھائیں گے تو جھوٹی معلومات ان کے ذہن پر قبضہ کرسکتی ہیں، اس لیے اولاد کی تربیت کسی ایک دن، کسی ایک کتاب یا کسی ایک نصیحت کا نام نہیں بلکہ مسلسل عمل ہے، ہمیں ایسی نسل تیار کرنی ہے جو صحت مند جسم، مطمئن ذہن، مضبوط ایمان، اچھے اخلاق، جدید علم، سائنسی سوچ اور انسانی احساسات سے آراستہ ہو، کیونکہ آج کے بچوں کی تربیت ہی کل کے معاشرے کا نقشہ بنائے گی اور حقیقت یہی ہے کہ نسلوں کی تعمیر کسی اسمبلی، دفتر یا ادارے سے نہیں بلکہ سب سے پہلے گھر سے شروع ہوتی ہے۔☆☆☆

ہارا ہوا ملاح: ایک مطالعہ [افسانچے]

حکیم وسیم احمد اعظمی
9451970477

سرور غزالی [سید سرور ظہیر، پ: یکم جنوری 1962ء] اردو ادب کی کئی اصناف کے خدمت گزار ہیں۔ ان کی یہ خدمت گزاری چشم کشا اور بے حد نیک نام ہے۔ معلم، مصنف، مترجم، افسانہ نگار، ناول نویس اور شاعر کی حیثیت سے ادبی دنیا میں ان کی شناخت ہے۔ بکھرے پتے [افسانوں کا مجموعہ، 2008ء]، دوسری ہجرت [ناول، 2013ء]، بھیگے پل [افسانوں کا مجموعہ، 2015ء]، میرے مضامین [مضامین کا مجموعہ، 2017ء]، سورج کا اغوا [افسانوں کا مجموعہ، 2019ء]، شب ہجراں [ناول، 2021ء]، خون کی بھیک [جرمن زبان میں ناول، 2021ء]، ہارا ہوا ملاح [افسانچے، 2022ء]، سفر ہے شرط [سفر نامہ، 2024ء] ان کی علمی فتوحات ہیں۔ خوف میں گھرا انسان [اردو افسانوں کا سندھی زبان میں ترجمہ، از مجیب اوٹو، 2020ء]، برصغیر کے اردو افسانے [اردو افسانہ نگاروں کے منتخب افسانوں کا بنگلہ زبان میں ترجمہ از محمد ہیکل ہاشمی، 2021ء] بھی ان کے نامۂ اعمال میں ثبت ہیں۔ ’پابند سلاسل‘ ان کی شعری کائنات ہے۔ اتنی کثیر جہتی کے باوجود، ہر جہت روشن اور توانا ہے۔ مطالعہ، مشاہدہ، تجربہ، زبان اور بیانیے پر دست رس نے اردو ادب میں ان کو اعتبار و امتیاز عطا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ متعدد زبانوں کے عالم ہیں اور وہ ان زبانوں کے رجحان اور رویّے اپنی تحریروں میں خوب برتتے ہیں۔ جن کو ان کے ناولوں، افسانوں، سفر ناموں، مضامین اور شاعری میں دیکھا اور محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ان کے افسانچوں میں تو یہ حسن و اعجاز بہت نمایاں ہوکر سامنے آیا ہے۔

عام خیال یہ ہے کہ اردو میں ’افسانچہ‘ مغرب سے آیا ہے۔ بیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں اردو کی قدیم بستیوں اور اس کی نو آباد کالونیوں میں اس کا خوب چلن رہا، ایک مطالعہ کے مطابق اردو کی نو آباد کالونیوں میں یہ ادب زیادہ تخلیق ہوا۔ ان سے لفظوں کی حفاظت ہوئی، حرمت بڑھی اور وہ ہلاک تفاصیل سے محفوظ رہے۔ اردو قاری نے نہ صرف اس ادب پسند کیا انتہا، بلکہ معروف و مقتدر افسانہ نگاروں نے اپنے ان خرد افسانچہ نگاروں کی تحسین کی، ان کا حوصلہ بڑھایا۔ رسائل و جرائد نے بھی اس صنفِ ادب اور اس کے خالقوں کا ساتھ دیا اور اس پر متعدد خصوصی شمارے شائع کیے۔ اُس دور میں اِس کی افادیت اور ثبات پر بحثیں بھی ہوئیں، افسانچے لکھے جاتے رہے اور ان کے مجموعے بھی منظر عام پر آتے رہے۔ سرور غزالی کا ’ہارا ہوا ملاح‘ بھی اسی ذہبی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

132 صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی 110002 سے 2023ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سو افسانچے شامل ہیں۔

افسانچوں کی ادبی حیثیت اور روایت پر ہندوستان میں شاید پہلا تحقیقی کام ڈاکٹر عظیم راہی نے ’اردو میں افسانچہ کی روایت: تنقیدی مطالعہ‘ لکھ کر کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں سرور غزالی کا چند سطری تعارف ’سرور ظہیر‘ کے عنوان سے لکھا ہے اور ان کے افسانوں کے مجموعہ ’بکھرے پتے‘ پر ڈاکٹر فراز حامدی کا تبصرہ نقل کرنے کے بعد اپنا تاسف بھی کیا ہے۔ ہم پہلے ڈاکٹر فراز حامدی کا تبصرہ نقل کررہے ہیں، اس کے بعد ڈاکٹر عظیم راہی کے تاسفاتی کلمات:

’’سرور ظہیر کے مختصر مختصر افسانے بھی بلا شبہ وقیع حیثیت رکھتے ہیں۔ اختصار نویسی میں انہوں نے کمال کیا ہے کہ ہر افسانچہ کو بڑی خوبی سے طویل افسانے کا ہم پلہ بنا دیا ہے اور یہ اس لیے بھی کہ کسی بھی جذبہ احساس کو انہوں نے افسانچہ میں تبدیل کردیا ہے، یعنی یہ منی کہانیاں اگرچہ تاثراتی ہیں، مگر گہری فکر میں مبتلا کردیتی ہیں اور معاشرہ کے مسائل کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے‘‘۔ [سرور ظہیر کی افسانہ نگاری، ماہنامہ قرطاس، ناگ پور، نومبر۔ دسمبر 2008ء، ص 55-54، بحوالہ اردو میں افسانچہ کی روایت: تنقیدی مطالعہ، ص192]

ڈاکٹر عظیم راہی کی تاسفاتی تحریر دیکھیں:

’’....[سرور ظہیر] دیارِ غیر میں ہجرت کرکے جرمنی میں بس گئے۔ ایک عرصہ سے مختلف ممالک میں صحرا نوردی کرنے کے بعد سرزمین جرمنی میں زبان و ادب کی خدمت بڑی دل جمعی سے کررہے ہیں اور اپنے افسانوں کے ذریعہ وہاں کے ماحول اور حالات کی عکاسی کی ہے اور اپنے افسانوں میں وہاں کے مسائل کو بڑی خوبی سے پیش کیا ہے۔ ’بکھرے پتے‘ کے نام سے ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ابھی حال ہی میں شائع ہوا ہے، جس میں دس افسانوں کے ساتھ تیس افسانچے بھی شامل ہیں، .... مجموعہ دست یاب نہ ہونے کے سبب یہاں بطور نمونہ ان کا افسانچہ پیش نہیں کیا جاسکا‘‘۔ [اردو میں افسانچہ کی روایت: نقیدی مطالعہ، ص192]

یہ تاسف پڑوسی ملک سے کتابوں کے سفر پر دشواریوں کے شکوے پر مبنی ہے اور جو دونوں ملکوں کے اہل قلم کی علمی تشنہ کامی اور رنجوری کا موجب ہے، مگر یہ تشنہ کامی ’ریختہ‘ کی وجہ کچھ کم ہوئی ہے اور آج ان کی متعدد تخلیقات وہاں محفوظ ہیں۔

سرور غزالی کے افسانے / افسانچے ’سرور ظہیر‘ کے نام سے ہندوستان کے مقدر ادبی مجلات میں شائع ہوتے رہے ہیں، وہاں سے اخذ کرکے ’اردو میں افسانچہ کی روایت: تنقیدی مطالعہ‘ میں بطور نمونہ شامل کیا جاتا، تو یہ بڑا اہم کام ہوتا۔

’افسانچہ اور سرور غزالی‘ کی تفہیم میں پرویز بلگرامی کی تحریر بے حد مفید ہے:

’’افسانچہ یا منی کہانی کی تشریح میں اساتذہ کا کہنا ہے کہ کسی واقعہ، خیال کو کم سے کم الفاظ میں تیز دھار دار نشتر کی طرح پیش کرنے کا نام ’افسانچہ‘ ہے۔ یہ پوری طرح عام آدمی سے جڑا ہوا ہے۔ عام سے مسائل، دکھ سکھ اور مسرت و شادمانی کا اظہار ہے، اس لیے اسے تیکھا ہونا بھی چاہیے۔ اگر افسانچے میں پیش قدمی کا تیور نہ ہو تو وہ اتنا اثر دار نہیں ہوتا۔ افسانچے کے لیے تین [کذا] نکتے ضروری ہیں: پہلا واقعہ، دوسرا اختصار، — تیسرا الفاظ کی مضبوط بندش، — اور چوتھا چونکا دینے والا اختتام۔ افسانچے کا عنوان بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، کیوں کہ وہ بھی آدھی کہانی بیان کرتا ہے۔

اب تو اس کے فنی اظہار میں اس قدر تنوع پیدا ہوچکا ہے کہ لکھنے والوں کی صلاحیت اور سکت پر حیرت ہوتی ہے، انہی میں سے ایک اہم نام سرور غزالی کا ہے۔ انہیں اپنے افسانچوں پر خاصی پذیرائی ملی ہے‘‘۔ [ہارا ہوا ملاح، ص12]

’ہارا ہوا ملاح‘ کے تناظر میں امجد مرزا امجد لکھتے ہیں:

’’افسانچے لکھنا، افسانے لکھنے سے زیادہ مشکل ہے، ایسے ہی افسانے لکھنا، ناول لکھنے سے زیادہ مشکل ہے، چونکہ افسانچوں میں کہانی کو محدود الفاظ میں سمیٹنا ہوتا ہے اور سرور غزالی اس کے ماہر ہیں۔ اللہ نے ان کو قلم پر مکمل دست رس دی ہے‘‘۔ [بیک کور، ہارا ہوا ملاح]

ہم نے سابق میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں سرور غزالی کے 100 افسانچے شامل ہیں، یہ سب، خوب، کیا خوب اور بہت خوب کے زمرے میں آتے ہیں،، ان کے عنوان بھی نصف کہانی سنا جاتے ہیں، مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کچھ افسانچے، جوائنٹ فیملی سسٹم، جنگلی فیصلہ، پدرم سلطان بود، ترکیب، لاک ڈاؤن اور ادلا بدلا، — آپ کے ذوق مطالعہ کے لیے یہاں نقل کیے جارہے ہیں۔

’جوائنٹ فیملی سسٹم‘ کی واقعیت ملاحظہ فرمائیں:

شہر کی کمی سے شہر میں اصلی شہد کی قیمت بہت بڑھ چکی تھی اور پھر قدرتی طریقے سے شہد کی مکھی کے چھتے سے حاصل شدہ شہد نایاب تھا۔ مصنوعی طریقے سے جار میں میٹھے شیرے [کذا] پر بھنبھناتی مقید شہد کی مکھیاں شیرے کو شہد میں بدل دیتیں....

پھولوں پر جا کر رس چوس کر شہد بنانا مکھیوں نے چھوڑ دیا تھا۔ شہد کی مکھیاں، جو آزاد فضا میں گھوم رہی تھیں، انہوں نے انسانوں کی دیکھا دیکھی ’جوائنٹ فیملی سسٹم‘ کو خیر باد کہہ دیا تھا‘‘۔ [ہارا ہوا ملاح، ص13]

(جاری)

ہندوستان اب جمہوری ملک نہیں رہا: پرینکا

مودی نے جمہوریت کو آمریت میں بدل دیا ہے، اگر یہ الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے انتخابات میں دھاندلی کا خوف نہیں تو پھر کیا ہے؟، پر کانگریس جنرل سکریٹری کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی پولیس کے ذریعہ جین-زی طبقہ کو جنتر منتر جانے سے روکنے اور ریل-میٹرو خدمات کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ سروس بند کرنے پر کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے مرکز میں برسراقتدار طبقہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس حکومت میں ہندوستان اب جمہوری ملک نہیں رہا، یہاں مودی-شاہ کی آمریت چل رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں پرینکا گاندھی نے جارحانہ رخ اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''پہلے وہ 254 اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ مار پیٹ کرتے ہیں اور انہیں مکمل طور پر غیر قانونی طریقے سے حراست میں لیتے ہیں، اس طرح ان کے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ قومی راجدھانی کا محاصرہ کر لیتے ہیں، اسے بیریکیڈ لگا کر چاروں طرف سے بند کر دیتے ہیں، ٹرینیں اور میٹرو سروس روک دیتے ہیں، انٹرنیٹ بند کر دیتے ہیں اور جگہ جگہ چیک پوسٹس قائم کر دیتے ہیں۔'' انھوں نے مزید لکھا کہ ''احتجاج کرنے کے اپنے آئینی حق کا استعمال کرنے والے نوجوان مردوں اور خواتین کے ساتھ مار پیٹ کی جاتی ہے اور انہیں حراست میں لے لیتے ہیں۔ اگر یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے (مودی حکومت نے) الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے انتخابات میں دھاندلی کی ہے اور وہ اس خوف میں مبتلا ہیں کہ ان کی حکومت کے غیر قانونی ہونے کا پردہ فاش ہو رہا ہے، اور ان سے جوابدہی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، تو پھر اور کیا ہے؟''

کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ اگر اس بات کا کوئی اور ثبوت نہیں چاہیے کہ الیکشن کمیشن کی سازباز سے انتخابات میں دھاندلی کی گئی ہے اور حکومت اپنی پول کھلنے اور جوابدہی مانگے جانے سے ڈری ہوئی ہے، تو پھر اور کیا ثبوت چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک میں اب جمہوریت کا نام و نشان نہیں رہ گیا ہے، بلکہ وزیرِ اعظم نریندر مودی اور وزیرِ داخلہ امت شاہ کی قیادت میں کھلی آمریت چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو کمزور کرنے میں حکومت کا ساتھ دینے والے اور اس میں ملی بھگت کرنے والے تمام لوگ ملک اور قوم کے ساتھ غداری کر رہے ہیں۔

دراصل جین-زی طبقہ نے آج ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ انھیں کئی سماجی و سیاسی تنظیموں کی حمایت بھی حاصل تھی، لیکن دہلی پولیس نے اس مظاہرہ کی اجازت نہیں دی۔ اس کے باوجود نوجوان طبقہ مختلف علاقوں سے جنتر منتر کی طرف بڑھے، جنھیں پولیس نے روک دیا۔ صبح سے شام تک تقریباً 3500 لوگوں کو حراست میں لیا گیا، جن میں سابق وزرائے اعلیٰ ممتا بنرجی، پینارائی وجین، اروند کیجریوال کے علاوہ کئی دیگر سرکردہ سیاسی و سماجی لیڈران بھی شامل ہیں۔ طلبا و نوجوانوں کی بڑی تعداد کو بھی پولیس نے حراست میں لیا ہے، جنھیں مختلف مقامات پر رکھا گیا ہے۔ اسی کارروائی کے خلاف پرینکا گاندھی نے آواز اٹھاتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ مودی-شاہ نے ہندوستان میں جمہوریت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ہندوستان اب جمہوریت نہیں رہا۔ یہاں نریندر مودی اور امت شاہ کی قیادت میں آمریت چل رہی ہے۔'' ساتھ ہی وہ لکھتی ہیں کہ ''جمہوریت کو تباہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ ملی بھگت کرنے والے تمام لوگ ملک سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔''

اپوزیشن رہنماؤں حراست میں، دہلی میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی کا الزام

چنئی (یواین آئی) خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کرنے والے اپوزیشن جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں اور سابق وزرائے اعلیٰ کی گرفتاری کی سخت مذمت کرتے ہوئے ڈی ایم کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے ہفتہ کے روز دعویٰ کیا کہ دہلی میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کا دفاع کرنے والوں کو حراست میں لیا جا رہا ہے، جبکہ جمہوریت سے غداری کرنے والوں کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کیرالہ کے سابق وزیر اعلیٰ پنارائی وجین، دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے علاوہ سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بیبی، مانک سرکار اور طلبہ تحریکوں کے رہنماؤں کو حراست میں لیے جانے کو شرمناک قرار دیا۔ اسٹالن نے کہا کہ یہ رہنما عوام کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، جبکہ چیف الیکشن کمشنر، جنہیں ان کے بقول غداری کے عمل پر مقدمے کا سامنا کرنا چاہیے، زیڈ پلس سکیورٹی کے ساتھ آزادانہ گھوم رہے ہیں۔

پرکاش امبیڈکر کی دہلی احتجاج کی حمایت

ممبئی (یواین آئی) ونچت بہوجن اگھاڑی کے سربراہ پرکاش امبیڈکر نے ہفتہ کو مرکزی حکومت پر پرامن احتجاجی مظاہروں کو روکنے کے لیے آمرانہ طریقے اختیار کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے نئی دہلی میں الیکشن کمیشن کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج کی حمایت کا اعلان کیا۔ انہوں نے ممبئی کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ دہلی میں جاری احتجاج کے ساتھ یکجہتی ظاہر کرنے کے لیے جنوبی ممبئی کے ہتاتما چوک پر جمع ہوں۔ پرکاش امبیڈکر نے کہا کہ پرامن احتجاج کرنا سیاسی جماعتوں اور شہریوں کا آئینی حق ہے اور حکومت کو اس حق کے استعمال میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے بجائے مظاہرین کے مطالبات سننے چاہئیں۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے پرکاش امبیڈکر نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت جان بوجھ کر آمد و رفت کی سہولتوں پر پابندیاں عائد کر رہی ہے تاکہ مظاہرین دہلی نہ پہنچ سکیں۔ ان کے مطابق ٹرینوں کی منسوخی، میٹرو اسٹیشنوں کی بندش اور دیگر پابندیوں کا مقصد لوگوں کو احتجاج میں شرکت سے روکنا ہے۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے پوتے اور ونچت بہوجن اگھاڑی کے سربراہ نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو آئین کے تحت پرامن احتجاج منظم کرنے کا حق حاصل ہے اور اس حق کو روکنے کی کوشش آمریت کے مترادف ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے کی دادی کا انتقال

دھلی میں حراست کے باعث آخری رسومات میں شرکت غیر یقینی

ممبئی (یواین آئی) کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے کی دادی ساوتری بائی شنکر دیپکے کا ہفتہ کو مہاراشٹر کے ہنگولی ضلع کے سنتک پمپری گاؤں میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ اسی روز دہلی پولیس نے ابھیجیت دیپکے کو قومی دارالحکومت میں جنتر منتر پر منعقد ہونے والے احتجاجی مظاہرے میں شرکت کے لیے پہنچنے کے بعد حراست میں لے لیا۔ اس صورتحال کے باعث ان کی دادی کی آخری رسومات میں شرکت غیر یقینی ہو گئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ساوتری بائی شنکر دیپکے کافی عرصے سے علیل تھیں اور گزشتہ چند دنوں سے ان کا علاج جاری تھا۔ ہفتہ کو سنتک پمپری گاؤں میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی موت سے دیپکے خاندان میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ گاؤں کے لوگوں کے علاوہ مختلف سیاسی اور سماجی تنظیموں کے ارکان نے بھی ان کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اہل خانہ سے تعزیت کی ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے ہفتہ کو نئی دہلی کے جنتر منتر پر مجوزہ احتجاجی مظاہرے میں شرکت کے لیے قومی دارالحکومت پہنچے تھے۔ تاہم دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد دہلی پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا۔ پارٹی کے مطابق ان کی حراست کی کارروائی ایسے وقت ہوئی جب ان کے آبائی گاؤں سنتک پمپری میں ان کی دادی ساوتری بائی شنکر دیپکے کا انتقال ہو گیا۔ ابھیجیت دیپکے کی دہلی میں حراست کے باعث یہ صورتحال پیدا ہو گئی ہے کہ آیا وہ اپنی دادی کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے ہنگولی واپس پہنچ سکیں گے یا نہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ان کی رہائی کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع سامنے نہیں آئی ہے اور نہ ہی دہلی سے مہاراشٹر واپسی کے انتظامات کی کوئی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ دوسری جانب ساوتری بائی شنکر دیپکے کے انتقال پر اہل خانہ سوگوار ہیں۔ گاؤں کے لوگوں اور سیاسی و سماجی تنظیموں کے ارکان کی جانب سے تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ ابھیجیت دیپکے کی حراست کے سبب آخری رسومات میں ان کی شرکت کے بارے میں غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔

ووٹ چوری کے الزامات پر نیشنل کانفرنس، پی ڈی پی اور کانگریس کی پلوامہ میں مشترکہ پریس کانفرنس

پلوامہ (ایجنسی): مبینہ ووٹ چوری اور ووٹر لسٹوں پر نظرِ ثانی کے معاملے کو لے کر انڈیا اتحاد میں شامل نیشنل کانفرنس، پی ڈی پی اور کانگریس نے ضلع پلوامہ میں مشترکہ پریس کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر کانگریس کے ضلع صدر پلوامہ عمر جان سمیت دیگر رہنماؤں نے انتخابی عمل کی شفافیت پر سوالات اٹھاتے ہوئے الیکشن کمیشن سے وضاحت طلب کی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رہنماؤں نے کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی کی جانب سے انتخابی عمل اور مبینہ ووٹ چوری کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کا ذکر کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ووٹر لسٹوں پر نظرِ ثانی کے عمل یعنی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران مختلف ریاستوں میں بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام فہرستوں سے حذف کیے گئے ہیں، جس سے انتخابی عمل کی شفافیت پر خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ رہنماؤں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے مطالبہ کیا کہ مبینہ ووٹ چوری سے متعلق الزامات پر اپنا موقف واضح کیا جائے اور عوام کو انتخابی فہرستوں میں تبدیلیوں کے حوالے سے مکمل معلومات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں عوام کے ووٹ کی اہمیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور انتخابی عمل پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ جمہوریت اور آئین کا تحفظ ہر شہری کی ذمہ داری ہے، جبکہ انتخابی عمل میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے جموں و کشمیر کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے جمہوری حقوق اور اظہارِ رائے کی آزادی سے متعلق اپنے خدشات کا بھی اظہار کیا۔ رہنماؤں نے مزید کہا کہ پلوامہ میں اس معاملے پر عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے آئندہ بھی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

مالیگاؤں 2006/بم دھماکہ مقدمہ

مقدمہ سے ڈسچارج دھان سنگھ و دیگر تین ملزمین کو دھچکا

سپریم کورٹ کا بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کا فیصلہ خوش آئند: مولانا حلیم اللہ قاسمی

نئی دہلی۔ مالیگاؤں 2006/ بم دھماکہ مقدمہ میں بامبے ہائی کورٹ سے مقدمہ سے ڈسچارج کیئے گئے چار ملزمین کو گذشتہ کل اس وقت شدید دھچکا لگا جب سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ نے بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اروند کمار اور جسٹس وپول پنچولی نے قومی تفتیشی ایجنسی NIA، ملزمین دھان سنگھ، راجندر چودھری، منوہر سنگھ، لوکیش شرما، اسٹیٹ آف مہاراشٹر، ڈائرکٹر جنرل آف پولس مہاراشٹر، سی بی آئی و دیگر کو نوٹس جاری کیا۔ مالیگاؤں 2006/ بم دھماکہ متاثرین نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کے توسط سے سپریم کورٹ آف انڈیا میں پٹیشن داخل کی تھی جس پر کل سماعت عمل میں آئی۔ دوران سماعت سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت کو بتایا کہ بامبے ہائی کورٹ نے نچلی عدالت کی جانب سے ملزمین کے خلاف چارج فریم کیئے جانے کے باوجود انہیں مقدمہ سے ڈسچارج کر دیا جبکہ این آئی اے نے ملزمین کو گرفتار کرتے وقت ان کے خلاف پختہ ثبوت و شواہد جمع کیئے تھے۔ سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت کو مزید بتایا کہ شب برات کے دن حمیدیہ مسجد بڑا قبرستان اور مشاورت چوک (مالیگاؤں) میں سلسلہ وار بم دھماکے ہوئے تھے جس میں 31/ بے قصور نمازیوں کی جانیں تلف ہوئی تھیں جبکہ 300/ سے زائد شدید زخمی ہوئے تھے۔ یہ نا صرف بم دھماکہ تھا بلکہ ملک کی سالمیت اور یکجہتی پر سیدھا حملہ تھا، ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت کو مزید بتایا کہ بامبے ہائی کورٹ نے دھان سنگھ و دیگر ملزمین کی اپیلوں پر سماعت کے وقت بم دھماکہ متاثرین کے دلائل کی سماعت نہیں کی تھی۔ نتیا راما کرشنن کے دلائل کی سماعت کے بعد سپریم کورٹ آف انڈیا بم دھماکہ متاثرین کی جانب سے داخل کردہ عرضداشتوں کو سماعت کے لیئے قبول کرتے ہوئے چھ ہفتوں کے بعد اگلی سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ دوران سماعت سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن کی معاونت ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ لیش وجے، ایڈوکیٹ اشیت و دیگر نے کی۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی عدالتی کارروائی پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ بم دھماکہ متاثرین کو انصاف ملے اس کے لیئے جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں پٹیشن داخل کی ہے، انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے پٹیشن سماعت کے لیئے قبول ہونا اور ملزمین کو نوٹس جاری ہونا ایک خوش آئند بات ہے۔

مرمو سے ملاقات کے بعد راہل گاندھی نے دیا غلط بیان: بی جے پی

شکست خوردہ، مایوس لوگوں کی سازش کو عوام نے کیا ناکام: روی شنکر پرساد

نئی دہلی، (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کانگریس رہنما راہل گاندھی پر صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو سے ملاقات کے بعد غلط بیانی کرنے کا سنگین الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ الیکشن میں مسلسل شکست سے دوچار اور مایوس عناصر کی ناپاک سازش کو ملک کی باشعور عوام نے پوری طرح ناکام بنا دیا ہے۔ بی جے پی کے سینئر رہنما اور رکنِ پارلیمنٹ روی شنکر پرساد نے آج پارٹی کے مرکزی دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آسام کے ناگاؤں پارلیمانی حلقے میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں بی جے پی نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اسی طرح مغربی بنگال کے نندی گرام اور ریجی نگر جیسی نشست پر- جہاں 70 فیصد سے زائد اقلیتی ووٹرز ہیں- بی جے پی نے 70 ہزار سے زیادہ ووٹوں کے زبردست فرق سے شاندار جیت درج کی ہے۔ اس کے علاوہ پدوچیری میں بھی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کو کامیابی ملی ہے۔ یہ تمام انتخابات ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب پچھلے کچھ دنوں سے دہلی میں جان بوجھ کر بدامنی پھیلانے کی سازشیں رچی جا رہی تھیں۔

انہوں نے کہا، ہم پرامن احتجاج کے خلاف نہیں ہیں، لیکن اپنی سیاسی شکست کا ملبہ سڑکوں پر احتجاج کی آڑ میں ڈالنا اور مظاہروں کو بطور ہتھیار استعمال کرنا سراسر غلط ہے۔ یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ اس کے لیے سیاسی جماعتوں میں ایک طرح کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ مسٹر پرساد نے مزید کہا کہ شروعاتی تین دنوں تک کانگریس رہنما راہل گاندھی وہاں موجود رہے اور پھر چلے گئے، اس کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے لوگ میدان میں آئے جو دراصل عام آدمی پارٹی کے لیے شیڈو باکسنگ کر رہے ہیں۔ آج صبح سے ہی ان کا ڈراما جاری تھا، اور بعد میں سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور دیگر رہنما بھی وہاں پہنچ گئے۔ پھر مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے سوچا کہ وہ اس دوڑ میں کیوں پیچھے رہیں، چنانچہ وہ بھی میدان میں کود پڑیں۔ اس پورے تماشے میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) اور مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی-ایم) کے لیڈر بھی شامل ہو گئے۔

بی جے پی ایم پی نے کہا کہ آج کے واقعات اور پچھلے تین دنوں کے پورے منظرنامے سے دو اہم باتیں بالکل صاف ہو کر سامنے آئی ہیں: اول یہ کہ ملک کی جمہوریت نے انتشار اور بدامنی پھیلانے کی تمام تر کوششوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے؛ دوم یہ کہ اب یہ ملک گلی محلوں اور سڑکوں سے نہیں بلکہ آئین اور پارلیمنٹ کے ذریعے ہی چلے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ شکست خوردہ اور مایوس عناصر گزشتہ تین چار دنوں سے دہلی کے عام شہریوں کو زبردست پریشانی میں مبتلا کیے ہوئے ہیں اور سڑکوں پر ہونے والے احتجاج کو اپنا سیاسی ہتھیار بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہمیں ہندوستان کی غیور عوام پر فخر ہے کہ انہوں نے ان کی اس گھناؤنی سازش کو خاک میں ملا دیا۔ جمہوریت کا وقار اور عوام کا اعتماد لاقانونیت اور افراتفری پر ہمیشہ بھاری پڑتا ہے۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ جب 2014 میں مسٹر نریندر مودی اقتدار میں آئے تھے، تو اپوزیشن نے 2015 سے ہی ای وی ایم کے خلاف بے بنیاد موضوع اٹھانے شروع کر دیے تھے۔ اس وقت وہ ملک کے وزیر قانون تھے اور پارلیمنٹ میں اس پر کافی سیر حاصل بحث بھی ہوئی تھی۔ انہوں نے یاد دلایا، ہم نے تب بھی ان سے کہا تھا کہ جب آپ الیکشن جیتتے ہیں تو ای وی ایم بالکل درست ہوتی ہے، اور جب مسٹر مودی جیتتے ہیں تو ای وی ایم میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔

این مدھوکر سے فراست علی باقری کی ملاقات

حیدرآباد (پریس نوٹ) بی جے پی تلنگانہ کے نومنتخب جنرل سکریٹری (آرگنائزیشن) این مدھوکر سے بی جے پی تلنگانہ کے سابق ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری نے بی جے پی کے ریاستی دفتر حیدرآباد میں خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر میر فراست علی باقری نے این مدھوکر کو نئی ذمہ داری سونپے جانے پر مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ این مدھوکر کی رہنمائی میں تلنگانہ بھر میں بی جے پی کی تنظیم کو مزید مستحکم بنانے اور ریاست میں 'وکست بھارت' کے وژن کو آگے بڑھانے کے لیے بھرپور تعاون کیا جائے گا۔ میر فراست علی باقری نے این مدھوکر کے کامیاب دورِ کار کے لیے بھی نیک خواہشات پیش کیں۔

الیکشن کمیشن کے دفاع میں 124 سابق بیوروکریٹس کا کھلا خط

بنگلورو (یواین آئی) انتخابی دھاندلی کے الزامات کے معاملے میں انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس (آئی اے ایس) اور انڈین فارن سروس (آئی ایف ایس) کے ریٹائرڈ افسران سمیت مجموعی طور پر 124 سابق بیوروکریٹس نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کا دفاع کیا ہے۔ سابق افسران نے کہا ہے کہ انتخابی دھاندلی کے دعوؤں کے حق میں ثبوت ہونے چاہئیں۔

انہوں نے خبردار کیا کہ بغیر ثبوت کے لگائے گئے الزامات جمہوریت پر عوام کے اعتماد کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ملک کے عوام کے نام لکھے گئے ایک کھلے خط میں دستخط کنندگان، جن میں سابق سفیر بھاسوتی مکھرجی اور کرناٹک کے سابق ایڈیشنل چیف سکریٹری ایم مدن گوپال شامل ہیں، نے کہا کہ ملک کا انتخابی نظام اب بوتھوں پر قبضے، بیلٹ بکس کی چوری اور ووٹروں کو ڈرانے دھمکانے کے دور سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ سال 2025 کے بہار اسمبلی انتخابات کی مثال دیتے ہوئے دستخط کنندگان نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں 1951 کے بعد سب سے زیادہ ووٹنگ ہوئی، خواتین نے ریکارڈ تعداد میں حصہ لیا اور کسی بھی مقام پر دوبارہ پولنگ کی ضرورت نہیں پڑی۔ انہوں نے اس نتیجے کا سہرا الیکشن کمیشن کی جانب سے نافذ کیے گئے حفاظتی اقدامات کو دیا، جن میں پولنگ ایجنٹوں کی موجودگی، الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کو سیل کرنا، اسٹرانگ رومز کی حفاظت اور کاغذی پرچیوں کی تصدیق شامل ہیں۔

او بی سی کا 27 فیصد ریزرویشن مسترد، 14 فیصد ہی رہے گا برقرار

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا تقرریوں میں تبدیلی کا حکم، سپریم کورٹ تک قانونی جنگ لڑے گی کانگریس: جیتو پٹواری

بھوپال (ایجنسی) او بی سی ریزرویشن کے معاملے میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ ہائی کورٹ نے او بی سی کو 27 فیصد ریزرویشن دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مدھیہ پردیش میں او بی سی کا ریزرویشن اب 14 فیصد ہی برقرار رہے گا۔ عدالت نے 27 فیصد ریزرویشن سے متعلق تمام عرضیوں کو مسترد کر دیا ہے۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے جسٹس آنند پاٹھک اور ونئے صراف کی ڈبل بنچ نے یہ فیصلہ سنایا ہے۔ ہائی کورٹ نے 159 صفحات پر مشتمل حکم نامہ جاری کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ پورے معاملے میں ایسی کوئی غیر معمولی اور ہنگامی صورتحال نہیں ہے، جس میں ریزرویشن کی 50 فیصد کی حد سے تجاوز کیا جائے۔ عدالت نے کہا کہ 2 ستمبر 2019 سے 29 ستمبر 2022 تک 27 فیصد ریزرویشن کے تحت کی گئی تقرریوں کو محفوظ رکھنے سے متعلق احکامات فی الحال روک دیے گئے ہیں۔ 13 فیصد عہدوں کو غیر محفوظ زمرے کے امیدواروں سے پر کیا جائے۔ ریاستی حکومت کو یہ عمل 3 ماہ کے اندر مکمل کرنا ہوگا۔ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد مدھیہ پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران عدالت نے دستاویزات، جدولوں اور اعداد و شمار کا جائزہ لیا۔ عدالت کے تفصیلی حکم نامے کا مطالعہ کرنے کے ساتھ اس کا جائزہ بھی لے رہے ہیں۔

اس دوران کانگریس کی مدھیہ پردیش یونٹ کے صدر جیتو پٹواری نے کہا کہ ان کی پارٹی 27 فیصد او بی سی ریزرویشن کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی اور ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔ انہوں نے بی جے پی حکومت اور وزیر اعلیٰ موہن یادو پر او بی سی طبقے کے خلاف سازش کرنے کا الزام لگایا۔ او بی سی مہاسبھا نے بھی اس فیصلے پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم کی قومی کور کمیٹی کے رکن اور اس معاملے میں عرضی گزار لوکیندر گرجر نے کہا کہ مہاسبھا اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی اور او بی سی طبقے کے حقوق کے تحفظ کے لیے ریاست گیر تحریک شروع کرے گی۔ مدھیہ پردیش ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے سابق چیئرمین جے پی دھنوپیا نے الزام لگایا کہ یہ فیصلہ ریاستی حکومت کی غلط منشا کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت عدالت کے سامنے حقائق مؤثر انداز میں پیش کرنے میں ناکام رہی، جس کی وجہ سے او بی سی طبقہ 27 فیصد ریزرویشن کے فائدے سے محروم ہو گیا۔ کانگریس کے سابق ترجمان آنند جاٹ نے پریس کانفرنس میں پروجیکٹر کے ذریعے سال 1983 سے 2026 تک او بی سی ریزرویشن سے جڑی تمام پیش رفت کی تفاصیل پیش کیں۔ انہوں نے مہاجن کمیشن کی رپورٹ، پرانے اعداد و شمار، سروے اور ریزرویشن کی 50 فیصد حد سے متعلق قانونی پہلوؤں پر سوالات اٹھائے۔ پردیش کانگریس صدر مسٹر پٹواری نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے او بی سی طبقے کو 27 فیصد ریزرویشن کا فائدہ دلانے کے لیے درکار سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کے دور میں 27 فیصد ریزرویشن کی پہل کی گئی تھی، لیکن موجودہ دور میں اس معاملے پر حسبِ توقع نتائج برآمد نہیں ہو سکے۔ انہوں نے قانونی پیروی پر ہونے والے اخراجات اور اس کے نتائج کے سلسلے میں بھی حکومت سے جواب طلب کیا۔

مسٹر پٹواری نے کہا کہ کانگریس 27 فیصد او بی سی ریزرویشن کے لیے سپریم کورٹ میں قانونی جنگ لڑنے کے لیے تیار ہے اور اس سلسلے میں وکلاء کے اخراجات کی ذمہ داری اٹھانے کو بھی تیار ہے۔ انہوں نے سینئر وکلاء کپل سبل، وویک تنکھا اور دیگر قانونی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی کوششوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مستقبل کی حکمتِ عملی طے کرنے کے لیے اجلاس منعقد کیا جائے گا اور سماج میں بیداری مہم چلائی جائے گی۔ کانگریس رہنماؤں نے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو سے او بی سی ریزرویشن کے معاملے پر حکومت کا موقف واضح کرنے اور عدالت میں مؤثر قانونی پیروی یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔

مدھیہ پردیش وقف بورڈ یتیم بچوں کی تعلیم کی حوصلہ افزائی کیلئے 21 لاکھ روپے کی امداد دے گا

بھوپال، 10 اکتوبر (یواین آئی) مدھیہ پردیش حکومت اور وقف بورڈ نے بھوپال میں رہنے والے مسلم سماج کے یتیم بچوں کی تعلیم بلا رکاوٹ جاری رکھنے کے مقصد سے 289 بچوں کی اسکول فیس کے لیے 21 لاکھ روپے سے زیادہ کی امدادی رقم منظور کی ہے۔ اس کے تحت ہر منتخب بچے کی تعلیم کے لیے 10000 روپے تک کی فیس وقف بورڈ کی جانب سے براہ راست ادا کی جائے گی۔ یہ امدادی رقم 13 اکتوبر کو وقف بورڈ کے دفتر کے احاطے میں واقع یتیم خانہ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والے پروگرام میں دی جائے گی۔ مدھیہ پردیش وقف بورڈ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، یتیم خانے کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی کا استعمال عطیہ دینے والے کی اصل منشا کے مطابق بھوپال کے یتیم بچوں کی فلاح و بہبود اور تعلیمی ترقی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اسکیم کے تحت موصول ہونے والی درخواستوں کی باریک بینی سے جانچ اور غیر جانب دارانہ و شفاف تصدیق کے بعد 289 طلبہ کو امداد کا اہل پایا گیا ہے، جنہیں امدادی رقم دی جائے گی۔ مدھیہ پردیش وقف بورڈ کے صدر ڈاکٹر سنور پٹیل نے بتایا کہ وقف سے متعلق ترمیم شدہ نئے ضوابط کے بعد ریاست میں وقف املاک کو غیر قانونی قبضوں سے آزاد کرانے کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلائی گئی ہے۔

دفاعی شعبے میں خود انحصاری اور دوست ممالک کے درمیان تکنیکی تعاون ضروری: راجناتھ

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے جدید جنگ میں ٹیکنالوجی، درست کارروائی اور تیزی سے فیصلے کرنے کی صلاحیت کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے دفاعی شعبے میں خود انحصاری کے ساتھ ساتھ دوست ممالک کے ساتھ تعاون بڑھانے پر زور دیا ہے۔ مسٹر سنگھ نے ہفتے کے روز جودھپور ایئر فورس اسٹیشن پر ترنگ شکتی-2026 مشق کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انڈین ایئر فورس کی میزبانی میں 26 ستمبر سے 12 اکتوبر تک جاری اس کثیر ملکی مشق میں آسٹریلیا، بنگلہ دیش، فرانس، جرمنی، سری لنکا، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کی فضائیہ شامل ہوئیں۔ اس کے علاوہ 32 ممالک نے مبصر کے طور پر شرکت کی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ڈرون، مصنوعی ذہانت، الیکٹرانک وارفیئر اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے درست ہتھیار جدید جنگ کی نوعیت کو بدل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو اپنے ہتھیار اور ضروری دفاعی ٹیکنالوجی خود تیار کرنے میں اہل ہونا چاہیے۔ تیجس لڑاکا طیارے، پرچنڈ ہیلی کاپٹر اور آکاش ایئر ڈیفنس سسٹم جیسے دیسی نظام اس سمت میں پیش رفت کو ظاہر کرتے ہیں۔ وزیرِ دفاع نے کہا کہ ترنگ شکتی جیسی مشقوں سے مختلف ممالک کی فضائی افواج کو ایک ساتھ کام کرنے، اپنے تجربات شیئر کرنے اور باہمی ہم آہنگی بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے اس مشق سے حاصل ہونے والے تجربات کو ایئر فورس کی تربیت، حکمتِ عملی اور مستقبل کی صلاحیتوں میں شامل کرنے پر زور دیا۔

نریش مینا کا غیر معینہ بھوک ہڑتال نویں روز بھی جاری، اسپتال میں داخل

باراں بر (یواین آئی) راجستھان میں کھاد کے بحران سمیت کسانوں کے مختلف مسائل کے حل کے مطالبے کو لے کر بھگت سنگھ سینا کے سربراہ اور کسان رہنما نریش مینا کی غیر معینہ بھوک ہڑتال ہفتہ کو نویں روز بھی جاری رہی۔ مسلسل فاقہ کشی کے باعث ان کی طبیعت بگڑنے اور شوگر کی سطح 60 سے نیچے پہنچنے کی اطلاع کے بعد انتظامیہ میں تشویش بڑھ گئی۔ صحت کو لے کر بڑھتی تشویش کے درمیان ضلع اور پولیس انتظامیہ کے افسران باراں ضلع میں واقع ان کے آبائی گاؤں نیا گاؤں، نناوتا پہنچے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا۔ اطلاعات کے مطابق نریش مینا گزشتہ نو دن سے کسانوں کے مطالبات کو لے کر غیر معینہ بھوک ہڑتال پر ہیں۔ مسلسل کھانا ترک کرنے کے باعث ان کی صحت پر منفی اثر پڑنے لگا ہے۔ ہفتہ کو طبی جانچ میں ان کی شوگر کی سطح 60 سے نیچے پہنچنے کی بات سامنے آئی، جس کے بعد ان کی صحت کو لے کر تشویش مزید گہری ہو گئی۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامی اور پولیس افسران نے انہیں اسپتال پہنچانے کا انتظام کیا۔

بریلی: بھاجپا کو لگا زور کا جھٹکا، سابق ایم پی دھرمیندر کشیپ نے دیا استعفیٰ

بریلی: 10 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی میں بی جے پی کو سیاست میں جھٹکا لگا ہے۔ سابق ایم پی دھرمیندر کشیپ نے پرائمری اور فعال رکنیت سے استعفیٰ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے پارٹی قیادت پر تخریب کاری کرنے والوں کو اہمیت دینے اور پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقوں کو مناسب احترام نہ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے پارٹی قیادت سے استعفیٰ منظور کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ دھرمیندر کشیپ کے فیصلے کے بعد، بی جے پی کے اندر مختلف عہدوں پر فائز کچھ لوگوں نے بھی ان کی حمایت میں اپنے استعفے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیے ہیں، جس سے تنظیم کے اندر کھلبلی مچ گئی ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں تخریب کاری کرنے والوں کو ترجیح دینے کا الزام: دھرمیندر کشیپ نے بی جے پی کے قومی صدر، ریاستی صدر، علاقائی صدر اور ضلع صدر کے نام اپنے استعفیٰ خط میں تنظیم کے کام کاج پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جن لوگوں نے تخریب کاری کی اور لوک سبھا انتخابات میں پارٹی کے خلاف ووٹ دیا انہیں تنظیم کے اندر اہم عہدے دیے گئے۔

مفتی اجمل شاہ ایک عظیم عالم، مفتی، محدث اور فقیہ تھے

سنبھل مرکزی مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم میں عرس اجملی میں علماء کا اظہار خیال

سنبھل: (سعد نعمانی) مرکزی مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم کے بانی حضرت مفتی اجمل شاہ کے 65ویں عرس اجملی کا آغاز ایک سیمینار سے ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری سلمان اشرفی کی تلاوت سے، تحریم اجملی نے حمد اور ایاز اجملی نے نعت پاک پڑھی۔ مولانا شمشاد مصباحی نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی اجمل شاہ صاحب فرقہ اعلیٰ حضرت کے حقیقی ولی تھے، ایک موروثی عالم تھے۔ شاہ صاحب نہ صرف ایک عالم تھے بلکہ بہت اچھے شاعر بھی تھے، شاعری کے فن پر بھی عبور رکھتے تھے۔ جو کوئی ان کی شاعری دیکھنا چاہتا ہے وہ ان کا دیوان *انتخابِ اجمل العلماء * پڑھے۔ ریسرچ اسکالر مولانا رفیع مصباحی نے اپنے مضمون میں کہا کہ مفتی اجمل شاہ حدیث کے تمام پہلوؤں پر عبور رکھتے تھے۔ وہ ایک عظیم عالم، مفتی، محدث اور فقیہ تھے۔ وہ ایک سچے مبلغ تھے۔ *مفتی حسیب اختر * نے اپنے مضمون میں کہا کہ آپ حضرت شہاب ثاقب کا ردے شہاب ثاقب پڑھیں اور بڑھتے ہوئے تنازعات پر انہوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا۔ *مولانا خواجہ کلیم اشرف سنبھلی * نے اپنے مضمون میں کہا کہ سنبھل میں کبھی مذہبی شخصیات پر کوئی سیمینار نہیں ہوا۔ ہم نے 15 سال پہلے اجمل کے 50ویں عرس پر پہلا اجمل علماء سیمینار منعقد کیا تھا اور اس کے بعد سے یہ مسلسل جاری ہے۔ مرکزی مدرسہ کا عملہ باقاعدگی سے کام کر رہا ہے، اور ہمارے طلباء یہاں سے سیکھ کر اچھے عہدوں پر پہنچ رہے ہیں۔ مفتی اجمل شاہ صاحب نے عازمین حج کے لیے تصویر کی حمایت میں فتویٰ جاری کیا۔ اگرچہ مفتی اعظم ہند نے اس کے برعکس فتویٰ جاری کیا لیکن انہوں نے کہا کہ مفتی اجمل شاہ ایک ممتاز مفتی، محقق ہیں اور تحقیق کی بنیاد پر فتویٰ جاری کرتے ہیں۔ مفتی راشد ثقفی نے اپنے مضمون میں کہا کہ اجمل شاہ صاحب پورے ایشیا کے مسلمانوں میں معروف ہیں۔ انہوں نے لاتعداد فتوے جاری کیے ہیں اور اسی زبان میں سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ مفتی شکیل مصباحی نے اپنے مضمون میں کہا کہ مفتی اجمل شاہ قانون کے مقدس علم کے بھی مالک تھے۔ ان کا فتاویٰ اجمالیہ پوری کتاب پر مشتمل ہے۔ ان کی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں ممتاز درگاہوں سے سوالات آتے تھے اور انہوں نے ان سب کے جوابات نہایت خوش اسلوبی سے دیے تھے۔ ناظم مفتی عالم نوری تھے۔ سٹی مفتی *قاری علاؤالدین اجملی * نے ملک و قوم کے لیے دعا کرائی۔ اس موقع پر *حاجی ظفیر احمد، سید عبدالقدیر، حاجی یامین، قاری وصی اشرف * نے اپنے کاغذات پیش کرنے والوں میں اسناد اور بیگز تقسیم کیے اور دیگر مہمانوں میں بیگز بھی تقسیم کیے۔ *قاری تنظیم اشرف * اجملی نے لوگوں سے اظہار تشکر کیا۔ *تقی اشرف ایڈووکیٹ * نے پورے سیمینار کے انتظامات کی دیکھ بھال کی۔ مفتی راشد ثقفی، مفتی یعقوب اشرفی، مفتی عمر نعیمی، امام عیدگاہ مولانا ظہیر الاسلام، مولانا نعیم اشرفی، مولانا شریف لطفی، مولانا نیئر جمال، مولانا محمد حسین، مولانا گل اجملی، مولانا عظیم اشرفی، مولانا مجیب نقشبندی، قاری اشرانی، قاری سرتاج عزیز، مولانا محمد حسین، مولانا گل اجملی، مولانا عظیم اشرفی، مولانا مجیب نقشبندی، قاری سرتاج عزیز اور دیگر نے خطاب کیا۔ پروگرام میں اکبر علی، قاری ساجد، قاری زاہد، ماسٹر اسماعیل، سرفراز اجملی، سبحان اجملی، گلویز قمر، علی اشرف، تاجدار چشتی موجود تھے۔ پروگرام کی یہ تفصیلات نمائندے تقی اشرف ایڈوکیٹ نے فراہم کی ہیں۔

ووٹر لسٹ سے نام حذف ہونے کی شکایات کی جانچ کا مطالبہ

بھارتیہ کسان یونین ٹکیت نے صدرِ جمہوریہ کے نام 8 نکاتی میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کو سونپا

فتح پور: ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران اہل ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کی شکایات پر بھارتیہ کسان یونین (ٹکیت گروپ) نے قومی قیادت کی اپیل پر ہفتہ کے روز غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو کے نام 8 نکاتی میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے پیش کرتے ہوئے حذف کیے گئے ناموں کی جانچ، اہل ووٹروں کے نام بحال کرنے اور انتخابی عمل میں شفافیت یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ یوتھ ضلع صدر ایڈوکیٹ وویک سنگھ کی جانب سے پیش کردہ میمورنڈم میں کہا گیا کہ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے نام پر کسی بھی اہل شہری کو اپنے آئینی حقِ رائے دہی سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ تنظیم نے حذف کیے گئے ناموں کی تصدیق شدہ تفصیلات عام کرنے، متاثرہ ووٹروں کو اعتراض درج کرانے اور اپیل کا موقع دینے کے ساتھ ہی غلط طریقے سے نام حذف کیے جانے کی تصدیق ہونے پر ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں کسانوں، مزدوروں، قبائلیوں، دلتوں، پسماندہ طبقات اور معاشی طور پر کمزور طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل ووٹروں کو خصوصی مدد فراہم کرنے پر زور دیا گیا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ دستاویزات کی کمی، تکنیکی دشواریوں یا انتظامی کارروائیوں کی وجہ سے کسی بھی اہل شہری کا حقِ رائے دہی متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ انتخابی عمل سے متعلق شکایات کا مقررہ وقت میں ازالہ کرنے اور ہر شکایت کی صورتِ حال سے متعلقہ شہری کو آگاہ کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ تنظیم نے واضح کیا کہ میمورنڈم پیش کرنے کا مقصد کسی سیاسی جماعت کی حمایت یا مخالفت کرنا نہیں، بلکہ اہل شہریوں کے حقِ رائے دہی اور منصفانہ انتخابی نظام کا تحفظ یقینی بنانا ہے۔ اس دوران بھارتیہ کسان یونین کے عہدیداران اور کارکنوں نے "جے جوان، جے کسان" اور "کسان ایکتا زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے "گیانیش کمار استعفیٰ دو"، "گیانیش کمار کہاں ملیں گے، مودی کی گود میں اور بی جے پی کے دفتر میں" جیسے نعرے بھی لگائے۔ مظاہرے کے بعد بھارتیہ کسان یونین کے سینئر رہنما راجندر سنگھ، ریاستی سکریٹری رُمن سنگھ، یوتھ ضلع صدر ایڈوکیٹ وویک سنگھ، ضلع نائب صدر وپن سنگھ یادو اور یوسف تبریز، کھاگا تحصیل صدر سرویش سنگھ اور اسوتھر بلاک صدر دیپو مشرا سمیت دیگر رہنماؤں نے بتایا کہ قومی قیادت کی اپیل پر تمام عہدیداران اور کارکنوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں میمورنڈم پیش کر کے دہلی میں چیف الیکشن کمشنر کے خلاف جاری احتجاج اور تحریک کی حمایت کریں۔

جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ میں تعزیتی تقریب

سہارنپور (احمد رضا) مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ کی یاد میں آج یہاں جامعت عبدالستار میں تعزیتی نشست کا انعقاد عمل میں آیا اس موقعے پر مولانا سعید الرحمن کی علمی تدریسی اور تصنیفی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ مولانا کی علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی کی زیر قیادت آج جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ چھٹملپور سہارنپور میں حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی نور اللہ مرقدہ کی وفات پر جامعہ کے مہتمم حضرت الحاج فضل الرحمن رحیمی نانکوی کی ایماء پر جو تعزیتی نشست منعقد ہوئی اس میں حضرت مولانا کی علمی، دینی، تدریسی اور تصنیفی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا جامعہ کے طلباء نے قرآن خوانی کی اور آپ کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ نشست سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کے ناظم مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ کی حیات و خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی علمِ دین، عربی زبان و ادب، تصنیف و تالیف، دعوت و تبلیغ، صحافت اور خطابت کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ عربی زبان و ادب پر ان کی گہری نظر، تنقیدی بصیرت، علمی وقار اور اسلوبِ بیان انہیں اپنے عہد کے ممتاز اہلِ علم میں نمایاں مقام عطا کرتا تھا مولانا مرحوم کو مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی خصوصی سرپرستی و تربیت حاصل رہی، جس نے ان کی علمی و فکری شخصیت کو مزید نکھارا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ان کی طویل وابستگی اور بطور مہتمم ان کی خدمات علمی و تعلیمی حلقوں میں ہمیشہ قدر و احترام سے یاد کی جائیں گی مولانا عطاالرحمن نے کہا کہ حضرت مولانا مرحوم علم و فضل، اخلاص و للّٰہیت، وسعتِ مطالعہ اور بلند علمی مقام کے حامل بزرگ تھے۔ آپ کی زندگی درس و تدریس، علمی تحقیق، تصنیف و تالیف اور اشاعتِ علومِ اسلامیہ کے لیے وقف تھی۔ آپ کی شخصیت علم و ادب کے آسمان پر ایک درخشاں ستارے کی حیثیت رکھتی تھی جس کی روشنی مدتوں اہلِ علم و دانش کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے مزید کہا کہ اکابر اہلِ علم کی وفات محض ایک فرد کی جدائی نہیں ہوتی بلکہ ایک عہد کے علمی و فکری سرمائے کی جدائی کا احساس بھی دلاتی ہے۔ حضرت مولانا اعظمیؒ کی علمی کاوشیں، تدریسی خدمات اور دینی بصیرت آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ رہیں گی۔ ایسے اہلِ علم کی زندگیوں کا مطالعہ نئی نسل میں علم کی محبت، تحقیق کا ذوق اور دینی خدمت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اس موقع پر جامعہ کے نگرانِ تعلیم مولانا محمد احمد ندوی نے بھی حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ کی تدریسی خدمات پر روشنی ڈالی انہوں نے اپنے ذاتی تعلق اور تلمذ کے حوالے سے حضرت مولانا مرحوم کی علمی عظمت، اندازِ تدریس، طلبہ کی علمی و فکری تربیت اور علومِ اسلامیہ میں ان کی گراں قدر خدمات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا سے استفادہ کرنے والے طلبہ کے دلوں میں ان کی علمی شخصیت، شفقت اور درس و تدریس کے نقوش ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ ان کے علمی فیض سے مستفید ہونے والوں کے لیے ان کی وفات ایک گہرے صدمے اور ناقابلِ تلافی علمی خسارے کا باعث ہے۔ نشست کے اختتام پر مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ کی مغفرت، بلندیِ درجات، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان و متعلقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا فرمائی۔ اسی دعائیہ کلمات کے ساتھ مجلس کا اختتام ہوا۔ مجلس میں مولانا محمد برہان مظاہری قاری مطیع الرحمن قاسمی قاری محمد اعظم رحمانی قاری نثار احمد قاری محمد ذیشان قاری محمد اعظم کمال قاری محمد منور قاری محمد دانش قاری محمد جمشید قاری محمد شعیب ماسٹر اشرافت ماسٹر مسرور کے علاوہ جامعہ کے طلباء نے شرکت کی!

مولانا سعید الرحمن اعظمی نور اللہ مرقدہٗ کا ایک اہم اور امتیازی پہلو

دیوبند، 10/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کے انتقال پر ملال نے ملک سمیت پوری اسلامی دنیا کو سوگوار کر دیا ہے۔ اس عظیم سانحہ پر کل ہند رابطہ مساجد کے قومی جنرل سکریٹری اور سہ ماہی رسالہ سرگزشت کے مدیر اعلیٰ مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی نے پریس کو جاری اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کی ملی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی، ایک صاحب طرز ادیب، بافیض مدرس، باکمال مربی اور عظیم مفکر و منتظم تھے، آپ نے پوری زندگی ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تدریسی و انتظامی خدمات کے لئے وقف کر دی، وہاں کے طلبہ کی ایک بڑی جماعت کو اپنے ادبی علوم و معارف سے فیض یاب کیا، اور ان میں عربی انشاء پردازی کی روح پھونک دی، جس زیرِ اثر عربی زبان و ادب کے ماہرین کی ایک بڑی کھیپ تیار ہوگئی، جو آج بھی عربی صحافت کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مؤ، یوپی کے ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی ایک زمانے تک جامعہ مفتاح العلوم مؤ کے ناظم اور شیخ الحدیث رہے، پھر بعد میں مدرسہ تعلیم الدین ڈابھیل کے شیخ الحدیث ہوئے، آپ کے بڑے بھائی مولانا حکیم عزیز الرحمن اعظمی جامعہ طبیہ دارالعلوم دیوبند کے ایک کامیاب استاذ اور صاحب تصنیف عالم دین تھے، آپ کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مسیح الرحمن اعظمی شبلی کالج اعظم گڑھ اور لکھنؤ یونیورسٹی کے سائنس کے ممتاز اور مقبول استاذ تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے جامعہ مفتاح العلوم مؤ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ لیا اور تخصص فی الادب حاصل کر لینے کے بعد وہیں عربی زبان و ادب کے مدرس مقرر کر لئے گئے، اور تاحیات اپنی مادر علمی کی تعمیر و ترقی میں سرگرم عمل رہے، اور تدریس و تصنیف اور انتظام و انصرام کے میدان میں ایسی نمایاں خدمات انجام دیں کہ طلبہ، اساتذہ اور تمام ذمہ داران کی نگاہ میں محبوب و محترم بن گئے۔ جس کے نتیجے میں آپ کئی سال تک کلیۃ اللغۃ العربیہ کے عمید مقرر کئے گئے اور تقریباً ۲۴/سال تک ندوہ کے باوقار مہتمم رہے۔ ندوہ کی تدریس کے دوران آپ نے بغداد کا علمی سفر کیا اور عربی زبان و ادب کے رمز شناس جناب ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشی کی خدمت میں رہ کر زبان و ادب کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کی، جس کا اثر تھا کہ آپ کا ادبی اسلوب نہایت شگفتہ اور پرکشش ہوگیا اور عربی انشاء پردازی میں کامل رسوخ حاصل ہوگیا اور عرب و عجم کی نگاہ میں آپ کے طرز تحریر اور فکر و نظر کو سند اعتبار حاصل ہوگیا، اور جب مولانا محمد الحسنی الندوی نے ماہانہ عربی مجلہ البعث الاسلامی کا اجراء کیا تو آپ ان کے معاون ہوگئے اور مجلّے کی تعمیر و ترقی میں سرگرم عمل ہوگئے، اور محمد الحسنی کے انتقال کے بعد آپ نے اس مجلّے کی باگ ڈور سنبھالی اور اسے کافی ترقی دی، اور آج بھی پوری پابندی کے ساتھ اس کی اشاعت ہو رہی ہے۔ آپ کی زندگی کا نمایاں پہلو یہ بھی رہا ہے کہ آپ وقت کے بہت سخت پابند تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے تقریباً ۵۰/سال تک نہایت پابندی کے ساتھ ندوہ کی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے۔ جو ایک بے مثال کارنامہ ہے۔ مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی نے بتایا کہ مولانا مرحوم کی شخصیت کا ایک اہم اور امتیازی پہلو یہ تھا کہ وہ ایک بڑے دینی ادارہ کے فعال اور متحرک سربراہ کے ساتھ ساتھ ایک ایسے تعلیمی منصوبوں کے مؤید بھی تھے جو دیکھتے دیکھتے انجینئرنگ، طب اور دوسرے جدید شعبوں میں تعلیم فراہم کرنے والی یونیورسٹی کی صورت اختیار کر لی، جسے آج زمانہ انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کے نام سے جانتا ہے، جس کی ابتدائی تشکیل 1993ء میں مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی کی قیادت اور پروفیسر سید وسیم اختر صاحب مدظلہ اور چند ابتدائی ذمہ داران کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

مؤمن صرف اللہ پر توکل اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے: توقیر احمد ندوی

مکتب دارِ ارقم ٹیڑھی بازار میں جمعیۃ الحق کے زیر اہتمام محفل درسِ قرآن کا انعقاد

ردولی، ایودھیا: جمعیۃ الحق کے زیر اہتمام مکتب دارِ ارقم محلہ ٹیڑھی بازار میں محفل درس قرآن کا انعقاد کیا گیا اس موقع پر مولانا توقیر احمد ندوی صدر نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن نے سورۂ بقرہ کی آیات 162 تا 167 کی روشنی میں درس دیا۔ انہوں نے قرآنِ کریم کے آفاقی پیغام، اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور عقیدۂ توحید کی اہمیت پر مفصل گفتگو کی۔ مولانا توقیر احمد ندوی نے کہا کہ قرآنِ کریم کا پیغام پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا، ان سے ایسی امیدیں وابستہ کرنا جو صرف اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے اور اللہ کی مخصوص صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہرانا قرآن کے بیان کردہ عقیدۂ توحید کے خلاف ہے۔ انہوں نے سورۂ بقرہ کی مذکورہ آیات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو معبود بنانے والوں کے انجام، اللہ کی نافرمانی اور شرک سے بچنے کی تاکید، نیز حلال و پاکیزہ چیزیں کھانے اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مولانا نے آیات کی تفسیر بیان فرمایا کہ قیامت کے دن دنیا میں باطل معبودوں سے محبت اور ان کی پیروی کرنے والے ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کریں گے لیکن اس وقت پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا۔ مولانا توقیر ندوی نے ۔۔۔ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اہلِ ایمان کی سب سے گہری محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔ مومن اپنی بندگی، اطاعت اور توکل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص رکھتا ہے اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ دوسروں سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں، قرآنِ کریم ان کے اس طرزِ عمل کی تردید کرتا ہے۔ مولانا نے زور دیا کہ قرآنِ کریم کی تعلیمات کو محض پڑھنے اور سننے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنی زندگی میں اختیار کیا جائے اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی جائے۔ اس موقع پر حافظ جلیس، حافظ عبدالمنان، ایڈوکیٹ ارسلان، شانو، حافظ نسیم، عبدالرحمٰن، مہتاب، مولانا اشتیاق، مولانا ہاشم، حاجی سراج الدین، حاجی جمیل، حاجی ضمیر، حافظ محمد نظر، حافظ عبدالمنان، حافظ محمد فرقان، محمد اسد محد ذیشان، محمد مسیح الدین، محمد شمیم، محمد ضیاء الدین و مکتب دار ارقم کے تمام طلبہ سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی کی رحلت پر تعزیتی نشست منعقد

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم "بزمِ شامِ غزل" کی خصوصی تعزیتی نشست محلہ بالوگنج، کرنیل گنج، گونڈہ واقع علامہ اقبال لائبریری میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت گنیش تیواری نیتش نے کی۔ تلاوتِ قرآن سے آغاز ہوا بعدہ شبیر احمد شاد اور عمران مسعودی نے نعت پیش کی۔ نظامت کرتے ہوئے محمد یعقوب عزم گونڈوی نے تعزیتی قرارداد پیش کی۔ جس کے تحت بین الاقوامی شخصیت، معروف عالمِ دین و خطیب، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کے انتقالِ پُرملال پر بزم کے جنرل سکریٹری مجیب احمد صدیقی نے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو طویل حیات عطا فرمائی اور آپ نے اُس کو علم کے فروغ میں صرف کیا۔ حضرت علی میاں علیہ الرحمہ کو آپ پر اعتماد ہی نہیں بلکہ فخر تھا۔ آپ جیسے مشفق اُستاد کے شاگرد و شاگردوں کے شاگرد دنیا بھر میں پھیلے ہوئے دعوت و تبلیغ و فروغِ علم کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ ماہنامہ البعث الاسلامی والرائد کے مدتوں مدیر رہے۔ آپ کے وقیع علمی و دینی مقالات عالمِ عرب کے رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ آپ کے خطبۂ جمعہ کو سننے کے لیے لوگ دور دور سے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ملت کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے، آمین۔ صدر نشست گنیش تیواری نیتش نے صدارتی تعزیتی کلمات پیش کئے۔ نشست میں نیاز احمد قمر، حاجی ظہیر وارثی، عبدالقیوم صدیقی، ڈاکٹر اسلم ہاشمی، ہریش شکلا، صابر علی عزیزی، مبین منصوری، مولانا اویس القادری، کوثر سلمانی، الطاف حسین راعینی، سلیم بیدل، صغیر احمد صدیقی، یاسین راجو انصاری و معراج الدین وغیرہ موجود رہے اور تعزیت پیش کی۔ آخر میں بزم کے سرپرست عبدالغفار ٹھیکیدار صاحب کے ناگہاں شدید علیل ہونے پر اُن کی صحت و سلامتی کے لیے دعا کی گئی۔

سماج وادی پارٹی دفتر میں ملائم سنگھ یادو کی برسی منائی گئی

رکن پارلیمنٹ نریش اتم پٹیل نے نیتاجی کی سیاسی و سماجی خدمات پر روشنی ڈالی

فتح پور: سماج وادی پارٹی کے بانی، سابق وزیر اعلیٰ اور سابق مرکزی وزیر دفاع، پدم وبھوشن آنجہانی ملائم سنگھ یادو کی برسی کے موقع پر ہفتہ کو پارٹی دفتر میں تعزیتی جلسہ اور فکری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر موجود رہنماؤں اور کارکنوں نے نیتاجی کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ بعد ازاں ان کے کاموں، پالیسیوں اور اصولوں پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی رکن پارلیمنٹ نریش اتم پٹیل تھے، جبکہ صدارت ضلع صدر سریندر پرتاپ سنگھ نے کی۔ مہمانِ خصوصی نریش اتم پٹیل نے ملائم سنگھ یادو کی سیاسی و سماجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نیتا جی نے کسانوں، نوجوانوں، طلبہ، مزدوروں، خواتین، پسماندہ طبقات، دلتوں اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کی۔ کسان خاندان سے تعلق رکھنے کے باعث وہ کسانوں کے مسائل اور ان کی مشکلات کو بخوبی سمجھتے تھے۔ انہوں نے گنے کی ادائیگی، آب پاشی، تعلیم اور طبی سہولیات جیسے اہم مسائل کو ترجیح دی۔ ان کے دورِ اقتدار میں عام لوگوں کو راحت پہنچانے اور کمزور طبقات کے مفادات کے تحفظ کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ انہوں نے سرحدوں پر تعینات فوجیوں کے احترام کو بھی اہمیت دی۔ نشست میں موجود دیگر مقررین نے کہا کہ ملائم سنگھ یادو کے نظریات اور اصول آج بھی سماج وادی کارکنوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ انہوں نے سماجی انصاف، مساوات اور بھائی چارے کو مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کسانوں، غریبوں اور محروم طبقات کے حقوق کے لیے کام کرنا ہی نیتا جی کو سچی خراجِ عقیدت ہوگی۔ اس موقع پر سابق رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر اشوک پٹیل، لوکش مشرا، رام شرن یادو، وریندر یادو، مہندر بہادر سنگھ، گنیش ورما، بابو سنگھ کشواہا، نریش عمراؤ، ریتا پرجاپتی، رام کرپال سونکر، رام تیرتھ پرمہنس، سعید احمد، ایوب خان، ڈاکٹر رام نریش پٹیل، پریم ناتھ وشوکرما، رتنیش رتنا، اندرسین یادو، ہیرا لال ساہو، وریندر تیواری، اعظم خان، سنگیتا راج، رویندر یادو، ڈی جی کشواہا، ایڈوکیٹ صابر، ایڈوکیٹ سندیپ مالی، ایڈوکیٹ جگنا یک سچان، شیو سنگھ یادو، ایڈوکیٹ وویک عمراؤ، سہیل خان ہیمو، گیان سنگھ، مہندر نشاد، چندن پال، رئیس خان، گارگی دین باجپئی، رام گلام جاٹو، پرمود یادو، رشو تیواری، نفیس صدیقی، کیف خان، ناگیندر یادو، لو کش پانڈے، جے نارائن نشاد، انکت پٹیل، عین الحسن، دھرمیندر سنگھ اور رمیش یادو سمیت دیگر پارٹی عہدیداران اور کارکنان موجود رہے۔

ٹریکٹر ٹرالی کی ایک کینٹر کے ساتھ ٹکر: دو افراد جاں بحق کئی زخمی

دیوبند، 10/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند پولیس نے ایک چور کو گرفتار کیا ہے۔ یہ چور دوکان کے گلّے کا تالہ توڑ کر چوری کرتا تھا، اس کے قبضے سے چوری کئے گئے 6140 روپے برآمد ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ گزشتہ آٹھ اکتوبر کو مہیش کمار نے کوتوالی دیوبند میں شکایت درج کراتے ہوئے بتایا تھا کہ اونچا گاؤں کا رہنے والا امیت کماران کی ڈیری اور کریانہ کی دکان سے 30 ہزار روپے چوری کر کے لے گیا ہے۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ملزم کو مخبر کی اطلاع پر منگلور روڈ سے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا ہے۔ وہیں دیوبند میں ایک ٹریکٹر ٹرالی کی ایک کینٹر کے ساتھ ٹکر ہوگئی۔

جب بھی ضمیر و ظرف کا سودا ہو دوستوں ☆ قائم رہو حسینؑ کے انکار کی طرح

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے: ڈاکٹر شجاعت حسین

آج جنتر منتر پر احتجاج دیکھ کر اور آج 10 اکتوبر کی تاریخ سے واقعہ کربلا اور اس کا پیغام یاد آ گیا۔ امام حسینؑ کی شہادت 10 اکتوبر 680 عیسوی کو ہوئی جو اسلامی کیلنڈر میں 10 محرم 61 ہجری کے مطابق ہے۔ ظلم کے خلاف احتجاج کا مقام کربلا ہے۔ جنگ جدید دور کے جنوبی عراق میں کربلا کے میدانوں میں ہوئی۔ مخالف قوت یزید ابن معاویہ اور اس کے خاندان کے افراد جس کے ظلم، بربریت، قتل و غارتگری کی انتہا ہو گئی تھی، ان برائیوں پر قابو پانے کے کے لیے امام حسین علیہ السلام اپنے وفادار ساتھیوں کا ایک چھوٹا گروہ (تقریباً 72 افراد) شجاعت و بہادری سے بھوک پیاس سے مقابلہ کیا۔ آپؑ اموی خلیفہ یزید اول کی فوج کے خلاف کھڑے ہوئے۔ اس دن کو ہر سال مسلمان خاص طور پر شیعہ مسلمان یوم العاشورہ کے طور پر مناتے ہیں تا کہ ان کے انصاف اور ظلم کے خلاف مزاحمت کے لیے ان کے موقف کی تعظیم کی جا سکے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا کربلا میں بنیادی پیغام حق کی حمایت، ظلم و جبر کے خلاف ڈٹ جانا، اور دینِ اسلام کی بقا تھا۔ 10 اکتوبر کو کربلا کے اس عظیم واقعے سے اہم پیغامات ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے یزید کی جابرانہ حکومت اور بیعت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور باطل کے مقابلے میں حق کا ساتھ دینے کو ترجیح دی۔ آپؑ نے یہ بھی پیغام دیا کہ ایک باشعور انسان ظالم حکمران کے سامنے سر جھکانے کے بجائے اصولوں کی خاطر آواز بلند کرنا اور احتجاج کرنا بہتر سمجھتا ہے۔ آج 10 اکتوبر کے جنتر منتر پر احتجاج نے کربلا کے پیغام پر عمل کرتے ہوئے ہندوستانی آئین کی حفاظت اور انتخابات میں غیر آئینی عملیات کت ختم کرنے کے لیے نعرے "ووٹ چور گدی چھوڑ" بلند کیے گئے۔ کربلا زندہ باد! ہندوستان زندہ باد!

سی جے پی کے احتجاج کے پیش نظر غازی پور سرحد پر سخت حفاظتی انتظامات

غازی پور: 10 اکتوبر (پی این ایس) دہلی کے جنتر منتر پر کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے احتجاج کے پیش نظر ہفتے کے روز اتر پردیش میں غازی پور سرحد پر سکیورٹی کے لیے پتھر کی بھاری رکاوٹیں لگائی جا رہی تھیں۔ پولیس نے قومی دارالحکومت کی طرف جانے والی گاڑیوں کی جانچ بھی تیز کر دی۔ دہلی پولیس نے شہر بھر میں سکیورٹی کے انتظامات سخت کر دیے ہیں۔ جنوبی ضلع سمیت مختلف علاقوں میں اضافی احتیاطی اقدامات کیے گئے ہیں، جب کہ ریاستوں اور اضلاع کی سرحدوں پر خصوصی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ جنوبی ضلع کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس اننت متل نے کہا کہ سی جے پی کی جانب سے دہلی میں احتجاج کی اپیل کے پیش نظر پورے شہر میں سکیورٹی کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ جنوبی ضلع کے ساتھ ساتھ بین الریاستی اور بین الاضلاعی سرحدوں پر بھی خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ متل نے کہا، "ہم غیر مجاز افراد کو دہلی میں داخل ہونے سے روک رہے ہیں اور گاڑیوں کی جانچ کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ دن بھر امن و امان برقرار رہے۔" انہوں نے بتایا کہ مختلف سرحدی مقامات پر تقریباً 12 پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع کے اندر بھی کئی مقامات پر چوکیاں اور دور دراز علاقوں میں پولیس کی اضافی پوسٹیں بنائی گئی ہیں۔ پولیس ان تنظیموں کے ارکان کی شناخت کے لیے بھی جانچ کر رہی ہے جنہوں نے احتجاج کی اپیل کی ہے، تا کہ انہیں روک کر سمجھایا جا سکے۔ متل کے مطابق، غیر مجاز اجتماعات اور کسی بھی ناخوش گوار واقعے کو روکنے کے لیے ڈرون اور سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ پولیس بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 163 کے تحت جاری احکامات کے بارے میں اعلانات بھی کر رہی ہے۔ دوسری جانب، اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس سوریہ بالی موریہ نے کہا کہ قانون و انتظام کی صورتِ حال اور تہواروں کے موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے غازی آباد کی سرحد پر مسلسل حفاظتی جانچ کی جا رہی ہے۔

نوراتری سے قبل یوپی میں فوڈ سیفٹی محکمہ کی بڑی کارروائی

20 ہزار کلو سے زائد غذائی اشیاء ضبط، گھی بھی شامل

لکھنؤ: 10 اکتوبر۔ نوراتری تہوار کے دوران عوام کے لیے محفوظ، خالص اور معیاری خوراک کو یقینی بنانے کے لیے، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (UPFSDA) نے "سدھ ہی شدھ" مہم کے تحت ریاست بھر میں نفاذ کی کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ 9 اکتوبر کی رات دیر گئے تک جاری رہنے والے آپریشن میں، ریاستی سطح اور ضلع نافذ کرنے والی ٹیموں نے خوراک کی تیاری، ذخیرہ کرنے اور فروخت کرنے والے اداروں کا گہرا معائنہ کیا۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، 20924 کلوگرام کھانے پینے کی اشیاء ضبط کی گئیں، جن کی تخمینہ کل مالیت 66 لاکھ 87 ہزار 58 روپے ہے۔ غذا کے 176 نمونے حاصل کیے گئے۔ نفاذ کی کارروائی کے دوران، 4273 کلوگرام غذائی اشیاء جو انسانی استعمال کے لیے نامناسب پائی گئیں، کو تلف کیا گیا، جس کی تخمینہ کل مالیت 63 ہزار 900 روپے ہے۔ دو فوڈ بزنس کے لائسنس معطل کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ لائسنس کے بغیر کام کرنے پر ایک اسٹیبلشمنٹ کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کے مختلف اداروں کو تقریباً 58 اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ کارروائی کے دوران، گھی، خوردنی تیل، سبزیوں کا تیل، بکواہیٹ اور آبی شاہ بلوط کا آٹا، ساگو اور دیگر سبزی خور کھانے، خاص طور پر نوراتری کے دوران استعمال ہونے والے کھانے کے معیار اور پاکیزگی کی جانچ کی گئی۔ جہاں فوڈ سیفٹی میں بے ضابطگیاں پائی گئیں، کھانے پینے کی اشیاء ضبط کی گئیں، نمونے لیے گئے، کھانے پینے کی اشیاء جو انسانی استعمال کے لیے نامناسب سمجھی گئیں، تلف کی گئیں، اور متعلقہ اداروں کے خلاف فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی متعلقہ دفعات کے تحت قانونی کارروائی کی گئی۔ محکمہ نے نوراتری سے پہلے گھی کے معیار کے حوالے سے خصوصی چوکسی رکھی۔ بریلی میں تین اداروں سے 3281 کلوگرام گھی ضبط کیا گیا جس کی کل قیمت 2122120 روپے ہے۔ وی کے شا کے اسٹیبلشمنٹ سے 1452200 روپے مالیت کا 2280 کلوگرام گھی ضبط کیا گیا، اجے کمار گپتا کے اسٹیبلشمنٹ سے 219800 روپے مالیت کا 319 کلوگرام گھی، اور 682 کلوگرام گھی جس کی مالیت 14200 روپے ہے۔ اس دوران ایٹا میں شری بابا ڈیری سے 1716120 روپے مالیت کا 2544 کلوگرام گھی اور مکھن ضبط کیا گیا۔ یہ مقدار 25 کوئنٹل سے زیادہ ہے۔ بدایوں میں بابورام رمیش چندر کے اسٹیبلشمنٹ سے 363150 روپے مالیت کا 538 کلوگرام گھی ضبط کیا گیا۔ لکھنؤ میں 748 کلوگرام گھی سمیت 1321 کلوگرام کھانے کی اشیاء ضبط کی گئیں۔ راجدھانی لکھنؤ میں بھیرو گھی بھنڈر سے بے ضابطگیوں کی بنیاد پر 748 کلوگرام گھی ضبط کیا گیا ہے۔ اس کی تخمینی قیمت 422629 ہے۔ مزید برآں، دیگر اداروں سے 573 کلوگرام غذائی اشیاء، بشمول بکوہیٹ کا آٹا اور بکواہیٹ کی دالیں ضبط کی گئیں، جن کی مالیت 88260 روپے ہے۔ نوئیڈا کے گوتم بدھ نگر میں دھرمیش انڈسٹریز پر چھاپہ مار کر 3559 کلوگرام زمینی مسالوں کو ضبط کیا گیا جس میں دھنیا کے ڈنٹھل، رنگ اور بھوسی پر مشتمل مصالحہ جات میں استعمال کیا گیا تھا۔ ان کی تخمینہ قیمت 7 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کا لائسنس معطل کر دیا گیا ہے اور ایف آئی آر درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ غازی آباد میں سابودانہ، گھی اور کٹو آٹے کے خلاف کارروائی کی گئی۔ 2848 کلوگرام ساگو، جس کی مالیت 135564 روپے بتائی گئی ہے، غلط برانڈنگ کے لیے ضبط کیا گیا تھا۔ مزید برآں، 58500 روپے مالیت کا 75 کلوگرام ڈیری کرافٹ برانڈ گھی اور 24750 روپے مالیت کا 76 کلوگرام کٹو آٹا ضبط کیا گیا۔ میٹرو کیش اینڈ کیری انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ سے بھی گھی کے دو نمونے لیے گئے، جو پلاٹ نمبر 1/1، ایس ایس جی ٹی روڈ، غازی آباد میں واقع ہے۔ مزید برآں، 210 لیٹر انا پورنا برانڈ گھی، جس کی قیمت 200000 روپے ہے، اور 76 لیٹر پرم برانڈ گھی، جس کی مالیت 48148 روپے ہے، ضبط کیا گیا۔ سہارنپور میں تقریباً 6 ہزار کلوگرام ہلدی کو ضبط کیا گیا جو غیر محفوظ حالت میں رکھی گئی تھی۔ اس کی قیمت 683772 روپے ہے۔ مزید برآں، 298 کلوگرام مشتبہ کٹو آٹا، جس کی قیمت 17284 روپے ہے، کو بھی ضبط کیا گیا۔ کانپور کے مختلف اداروں سے کُل 390 کلوگرام کھانے کی اشیاء، بشمول کٹو اور کٹو آٹے کو ضبط کیا گیا، جس کی قیمت 81300 روپے ہے۔ ہری کرشنا انٹرپرائزز سے 60 کلوگرام مکمل کٹو غیر صحت مند حالت میں پائے جانے پر ضبط کیا گیا۔ محکمانہ ریکارڈ میں اس کی قیمت 1.50 لاکھ درج ہے۔ مئو میں ملاوٹ شدہ اور آلودہ پایا جانے والا 60 کلو دودھ ایک اسٹیبلشمنٹ پر تلف کر دیا گیا۔ اس کی قیمت 3600 روپے تھی۔ مزید برآں، 90 کلوگرام دودھ کا کیک، جس کی مالیت 18000 روپے بتائی جاتی ہے، کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ لکھیم پور میں ڈویژنل انفورسمنٹ آپریشن کے دوران ایک اسٹیبلشمنٹ سے 210 کلوگرام گھی ضبط کیا گیا۔ اس کی تخمینی قیمت 134400 ہے۔ اناؤ میں آگرہ ایکسپریس وے پر لکھنؤ کی طرف جا رہے ایک پک اپ ٹرک سے 4 کوئنٹل آلودہ کھانے پینے کی اشیاء ضبط کی گئیں۔ اس کے علاوہ، محکمانہ ٹیموں نے علی گڑھ اور کاس گنج میں کھانے کے اداروں کے ساتھ ساتھ فرخ آباد میں آرینشا ملک پروڈکٹس لمیٹڈ کا بھی معائنہ کیا۔ آپریشن کے دوران خوراک کے نمونے لیے گئے جنہیں ضابطے کے مطابق جانچ کے لیے بھجوایا جا رہا ہے۔ یو پی ایف ایس ڈی اے کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے انفورسمنٹ ٹیموں کو واضح ہدایات دی ہیں کہ تحقیقات اور کارروائی کے نام پر چھوٹے دکانداروں اور خوردہ فروشوں کو غیر ضروری طور پر ہراساں نہ کریں۔

فیض اللہ گنج میں سیلاب متاثرین سے اے کے شرما کی ملاقات

امدادی سامان تقسیم، راحت و بچاؤ کام تیز کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 10 اکتوبر۔ وزیر شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے لکھنؤ کے سیلاب سے متاثرہ فیض اللہ گنج۔ داؤد نگر علاقے کا فیلڈ معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے مقامی رہائشیوں سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور امدادی سامان تقسیم کیا۔ وزیر شری شرما نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ وہ متاثرہ خاندانوں کو فوری ضروری امداد فراہم کریں اور ترجیحی بنیادوں پر راحت اور بچاؤ کام انجام دیں۔ معائنہ کے دوران وزیر جناب اے کے۔ شرما نے افسران کو واضح ہدایات دیں کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو خوراک، پینے کے صاف پانی اور ادویات سمیت روزمرہ کی ضروریات تک رسائی میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ متاثرہ خاندانوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ضروری انتظامات کیے جائیں تاکہ انہیں اس بحران کی گھڑی میں بروقت امداد مل سکے۔ انہوں نے حکام کو علاقے کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھنے اور مقامی باشندوں کے مسائل کو فوری حل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ وزیر شرما نے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے قائم کیے گئے ریلیف کیمپوں کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے وہاں فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں دریافت کیا اور طبی انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام اور محکمہ صحت کی ٹیم کو ہدایت کی کہ وہ ریلیف کیمپوں میں ضروری ادویات، طبی سہولیات اور صحت کی خدمات کی مناسب دستیابی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں میں صفائی کو برقرار رکھنے اور لوگوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے۔ شرما نے حکام پر زور دیا کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں میں کسی قسم کی غفلت نہ برتیں۔ متاثرہ افراد کی ضروریات کے مطابق امدادی سامان اور دیگر ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اہلکار علاقے میں متحرک رہیں، صورتحال پر مسلسل نظر رکھیں اور لوگوں کو ریلیف فراہم کرنے میں تیزی سے کام کریں۔ وزیر جناب اے کے شرما نے سیلاب سے متاثرہ علاقے میں امدادی سامان تقسیم کیا۔ مقامی لوگوں نے امدادی سامان ملنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ متاثرہ خاندانوں نے بحران کی اس گھڑی میں مدد فراہم کرنے پر وزیر شری شرما اور حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ میئر محترمہ سشما کھروال، میونسپل کمشنر جناب گورو کمار، میونسپل کارپوریشن اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران کے ساتھ معائنہ کے دوران نمایاں طور پر موجود تھے۔

آن لائن ادائیگی کے لیے ایس بی آئی گیٹ وے محکمہ آبکاری کے پورٹل سے مربوط

لکھنؤ: 10 اکتوبر۔ آبکاری سال 2026-27 کی تجاویز کی فعالیت کے ضمن میں بینک کے توسط سے آن لائن کی کارروئی کیے جانے کے لیے اسٹیٹ بینک آف انڈیا ای پے پیمنٹ گٹوے کو محکمہ آبکاری کے پورٹل سے انٹیگیریٹ کیے جانے سے ریاستی حکومت اور بینک کے درمیان طے پانے والے معاہدے کا باضابطہ طور پر 9 اکتوبر 2026 کو تبادلہ کیا گیا۔ مذکورہ بالا عمل کی فعالیت کے کے بعد محکمہ آبکاری کے فٹکر لائسنس اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے ای پے پیمنٹ گیٹ وے کا انتخاب کر کے اپنے انڈینٹ کے مقابلے ہول سیل لائسنس دہندگان کو ان کے انڈینٹ کے خلاف پیشگی ادائیگی کرنے کے قابل ہوگا۔ پول اکاؤنٹ میں جمع کی گئی رقم انڈینٹ کلیئر ہونے کے بعد ہول سیل لائسنس والوں کو منتقل کر دی جائے گی۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری وینا کماری، ایکسائز کمشنر جناب آدرش سنگھ، محکمہ آبکاری سے ایڈیشنل ایکسائز کمشنر (ایڈمنسٹریشن) جناب نونیت سہارا اور دیگر محکمہ جاتی افسران اور لکھنؤ سرکل کے چیف جنرل منیجر دیپیش راج جنرل منیجر این ڈبلیو-1 ول کشور اور ڈپٹی جنرل منیجر ٹی بی یو کے دیگر افسران موجود تھے۔

شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے خلاف مبینہ توہین آمیز تبصرے پر چوک کوتوالی میں مولانا یعسوب نے دی تحریر

انکت اگنی ہوتری کے خلاف ایف آئی آر درج، سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ

لکھنؤ۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری و ترجمان مولانا یعسوب عباس نے ایک کامیڈی شو میں شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے تعلق سے مبینہ طور پر قابل اعتراض اور توہین آمیز الفاظ استعمال کیے جانے کے معاملے پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ اس سلسلے میں مولانا یعسوب عباس نے خود چوک کوتوالی پہنچ کر لکھنؤ کے رہنے والے انکت اگنی ہوتری کے خلاف شکایتی خط جمع کیا اور ایف آئی آر درج کر کے سخت قانونی کارروائی کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ متعلقہ کامیڈی شو کے دوران آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے لیے "خامنہ ای پنکچر والا" اور "خامنہ ای حلالہ سینٹر" جیسے قابل اعتراض الفاظ استعمال کیے گئے۔ مولانا کے مطابق، اس طرح کے مبینہ تبصروں سے شیعہ برادری کے لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں اور برادری میں ناراضگی ہے۔ مولانا نے کہا کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ شیعہ برادری کے ایک ممتاز مذہبی عالم اور سینئر مرجع تقلید کے طور پر بھی قابل احترام رہے ہیں۔ دنیا بھر میں بڑی تعداد میں لوگوں کی ان کے تئیں گہری مذہبی عقیدت اور احترام رہا ہے۔ ایسی قابل احترام مذہبی شخصیت کے تعلق سے مبینہ طور پر توہین آمیز زبان کا استعمال کرنا عقیدت مندوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا ہے۔ مولانا نے کہا کہ کامیڈی یا تفریح کے نام پر کسی کی مذہبی عقیدت اور قابل احترام مذہبی شخصیت کے تئیں توہین آمیز تبصروں کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے معاملات میں حقائق اور شواہد کی بنیاد پر قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے۔ مولانا نے پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ شکایت میں مذکور معاملے کی غیر جانب دارانہ جانچ کر کے متعلقہ ویڈیو اور دیگر شواہد کی پڑتال کی جائے، نیز الزام ثابت ہونے اور قانونی بنیاد پائے جانے پر بھارتیہ نیائے سنہتا اور دیگر نافذ قوانین کے تحت مناسب دفعات میں ایف آئی آر درج کر کے سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پولیس انتظامیہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے غیر جانب دارانہ جانچ کرے گا اور قانون کے مطابق ضروری اقدامات کرے گا۔ اس موقع پر حیدری ٹاسک فورس کے قومی صدر منے آغا، ذیشان زیدی، زاغم زیدی، عامر رضا (ظفرال)، حیدر رضوی، شیخ سعید سمیت ادارے کے دیگر عہدیداران، اراکین اور معززین موجود رہے۔

ہند و عرب علمی روابط کے فروغ پر علمی نشست

ترجمے کی اہمیت اور ڈاکٹر سعید الرحمن کی خدمات اجاگر ☆ لینگوتج یونیورسٹی کے شعبۂ عربی میں ایک علمی و ادبی نشست

لکھنؤ، 10 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے زیر اہتمام ※ ہند و عرب ادبی و تہذیبی روابط، ترجمے کی اہمیت اور اسلامی مطالعات کے فروغ کے موضوع پر ایک علمی نشست منعقد ہوئی۔ مقررین نے ہند و عرب علمی و ادبی روابط کو مستحکم بنانے، ترجمے کے ذریعے علمی سرمائے کی منتقلی اور ممتاز علما کی خدمات کو اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نشست کے آغاز میں شعبۂ عربی کے صدر ڈاکٹر عبدالحفیظ نے مہمانان گرامی کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر مقررین نے ہند و عرب علمی و تہذیبی تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے عربی زبان و ادب کے فروغ اور علمی تبادلے کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس ادبی نشست میں پروفیسر محمد حسان خان، سابق صدر شعبۂ عربی، برکت اللہ یونیورسٹی، بھوپال نے ہند و عرب ادبی روابط کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ہندوستانی علما و ادبا کی علمی و ادبی خدمات کا جائزہ پیش کیا۔ انھوں نے ہندوستان اور عالم عرب کے درمیان قائم تاریخی، ادبی، تہذیبی اور فکری روابط کو اجاگر کرتے ہوئے عربی زبان و ادب کی ترقی میں اہل علم کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے اس موضوع کے ضمن میں بھوپال میں عربی زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے بھی اہم نکات پیش کیے۔ دوسرے اہم مہمان مقرر محمد عمیر صدیق ندوی، نائب مدیر مجلہ معارف، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ نے "ترجمے کی اہمیت اور افادیت" پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ترجمہ مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان رابطے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے ایک زبان کا علمی، ادبی اور فکری سرمایہ دوسری زبان کے قارئین تک پہنچتا ہے، جس سے باہمی تفہیم، فکری ہم آہنگی اور تہذیبی تبادلے کے امکانات وسیع ہوتے ہیں۔ انھوں نے علمی و ادبی ورثے کی ترسیل اور مختلف معاشروں کے مابین قربت پیدا کرنے میں ترجمے کے اہم کردار کو بھی نمایاں کیا۔ اس موقع پر دونوں مقررین نے ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی علمی و ادبی خدمات، ان کے بلند علمی مقام اور عربی زبان و اسلامی علوم کے فروغ میں ان کے گراں قدر خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے ان کی علمی کاوشوں کو علمی و ادبی روایت کا اہم سرمایہ قرار دیتے ہوئے ان کے افکار و خدمات سے استفادے کی ضرورت پر زور دیا۔ نشست کے اختتام پر اس بات پر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا کہ ہند و عرب علمی و تہذیبی روابط کو مزید مستحکم بنانے کے لیے ترجمے، تحقیق اور بین الاقوامی علمی تعاون کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔ مقررین نے عربی زبان و ادب کے فروغ، ترجمے کے میدان میں نئی تحقیق اور مشترکہ علمی و تہذیبی ورثے کے تحفظ کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ آخر میں پروفیسر مسعود نے اختتامی کلمات پیش کرتے ہوئے مہمانان گرامی اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ یہ علمی نشست طلبہ اور ریسرچ اسکالرز کے لیے ہند و عرب علمی روابط، ترجمے کی افادیت اور ممتاز علما کی خدمات سے آگاہی حاصل کرنے کا ایک اہم موقع ثابت ہوئی۔ نشست میں ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر مزمل کریم، ڈاکٹر مدثر اور ڈاکٹر عائشہ شہناز کے علاوہ طلبہ اور ریسرچ اسکالرز نے بھی شرکت کی۔

کانگریس کی نئی حکمت عملی، عمران مسعود کو اہم ذمہ داری

2027 انتخابات سے پہلے مسلم ووٹوں اور اتحاد کی سیاست پر نئی بحث

لکھنؤ: 10 اکتوبر (پی این ایس) کانگریس نے اتر پردیش میں تنظیمی تبدیلی کرتے ہوئے آرادھنا مشرا 'مونا' کو ریاستی صدر اور سہارنپور کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود کو کارگزار صدر مقرر کیا ہے۔ اس فیصلے کو ایک طرف مسلم برادری میں اپنی سیاسی گرفت مضبوط کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، تو دوسری طرف اسے سماج وادی پارٹی اور اکھلیش یادو کے لیے ایک اہم سیاسی پیغام بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے کانگریس کے اس قدم نے اتر پردیش کی سیاست میں مسلم ووٹوں، سیٹوں کی تقسیم اور اپوزیشن کی یکجہتی کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ سوال یہ ہے کہ عمران مسعود کو نئی ذمہ داری سونپنے سے 2027 میں کانگریس کی دعوے داری کتنی مضبوط ہوگی اور کیا اس سے انڈیا اتحاد کے اندر سیٹوں کی تقسیم پر اختلافات بڑھ سکتے ہیں؟ 2 اکتوبر 2026 کو جب پورا ملک مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کو خراج عقیدت پیش کر رہا تھا، اسی دن دہلی میں کانگریس کے مرکزی دفتر سے اتر پردیش کی تنظیم میں تبدیلی کا اعلان کیا گیا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے آرادھنا مشرا 'مونا' کو ریاستی کانگریس کی کمان سونپی، جبکہ سہارنپور کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود کو کارگزار صدر بنایا گیا۔ یہ تبدیلی بظاہر تنظیمی تقرری تھی، لیکن اس کے سیاسی مضمرات کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ اس فیصلے کو محض مسلم برادری تک پہنچنے کی کوشش سمجھنا کافی نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے ذریعے کانگریس اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کے ساتھ اپنے تعلقات اور آئندہ انتخابات میں اپنی حیثیت پر بھی نظر ثانی کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ اگست 2023 سے ریاستی کانگریس کی قیادت کر رہے اجے رائے کی جگہ اب آرادھنا مشرا 'مونا' نے لی ہے۔ اجے رائے نے تنظیم میں جارحانہ انداز اپنایا تھا، لیکن کانگریس مغربی اتر پردیش اور دلت مسلم ووٹوں کے درمیان اپنی گرفت مضبوط نہیں کر پا رہی تھی۔ آرادھنا مشرا پرتاپ گڑھ کی روایتی رام پور خاص اسمبلی سیٹ سے مسلسل تین بار رکن اسمبلی منتخب ہو چکی ہیں۔ وہ اسمبلی میں کانگریس قانون ساز پارٹی کی سابق رہنما بھی رہی ہیں اور راجیہ سبھا میں پارٹی کے نائب رہنما پرمود تیواری کی سیاسی جانشین سمجھی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ، اسمبلی میں کانگریس قانون ساز پارٹی کی قیادت چودھری ویریندر سنگھ کو سونپ کر پارٹی نے مغربی اتر پردیش کے کسانوں اور پسماندہ طبقات، خصوصاً گجر برادری کو بھی اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کانگریس کی نئی تقرریوں کو سماجی طبقات کے درمیان توازن قائم کرنے کی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

کانگریس کے پوسٹر پھاڑنے پر آرادھنا مشرا مونا کی تنقید

بی جے پی کی مایوسی اور خواتین مخالف ذہنیت قرار دیا

لکھنؤ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی خواتین عہدیداروں اور کارکنوں کی جانب سے کانگریس پارٹی کے پوسٹر اور ہورڈنگ پھاڑنے کو ریاستی کانگریس صدر آرادھنا مشرا مونا نے بی جے پی کی مایوسی اور ناامیدی قرار دیا ہے۔ آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ بی جے پی کی خواتین عہدیداروں کے مال ایونیو واقع کانگریس ہیڈکوارٹر کے باہر مظاہرہ کرنے اور مظاہرے کے دوران پوسٹر اور ہورڈنگ پھاڑنے کے واقعے سے ثابت ہو گیا ہے کہ بی جے پی اپنے گرتے ہوئے عوامی حمایت کے دائرے سے برداشت نہیں کر پا رہی ہے۔ آرادھنا مشرا نے کہا کہ بی جے پی کو ایک خاتون کا ریاستی کانگریس کمیٹی کا صدر بننا بھی ہضم نہیں ہو رہا ہے، یہ اس کی خواتین مخالف ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ بی جے پی کے رہنما ذہنی طور پر اس قدر پریشان ہو گئے ہیں کہ اب وہ مخالف جماعتوں کے بینر، پوسٹر اور ہورڈنگ پھاڑنے پر اتر آئے ہیں اور اپنی مایوسی اور جھنجھلاہٹ دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں چاہے پیپر لیک کے معاملے پر ملک کے نوجوانوں، بے روزگاروں اور جین زی کی حمایت میں ووٹ چوری کے خلاف الیکشن کمشنر کے استعفے کے مطالبے کو لے کر تحریک کے دوران پرینکا گاندھی سمیت ہزاروں خواتین اور بیٹیوں کے ساتھ پولیس کی جانب سے ہراسانی کی گئی ہو، یہ سب بی جے پی کے رہنماؤں اور مودی حکومت کو دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ جس طرح خواتین صحافیوں کے ساتھ حکومت کے اشارے پر پولیس کی جانب سے ہراسانی کی گئی، وہ انتہائی شرمناک ہے۔ آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ اپنی شرمناک اور بزدلانہ حرکتوں کو چھپانے کے لیے بی جے پی کانگریس کے ہورڈنگ اور بینر پھاڑنے پر اتر آئی ہے، جو انتہائی قابلِ مذمت ہے۔

آرادھنا مشرا مونا کی یوپی حکومت پر تنقید، ایئرپورٹس کے نام بدلنے پر اعتراض

جیور ایئرپورٹ سمیت کئی ہوائی اڈوں پر پروازوں کے آپریشن پر سوال، اخراجات اور سہولیات کی تفصیلات عام کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ ریاستی کانگریس صدر آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت گزشتہ 10 سال سے کام کرنے کے بجائے نام بدلنے کی سیاست کر رہی ہے۔ حکومت کی ترجیح ترقیاتی کاموں کو مکمل کرنا نہیں، بلکہ منصوبوں اور اداروں کے نام بدل کر سرخیاں بٹورنا ہے۔ نام بدلنے کی اس سیاست کی زد میں اب وزیر اعظم نریندر مودی بھی آ گئے ہیں۔ انہوں نے جیور ایئرپورٹ کا نام وزیر اعظم کے نام پر رکھنے کے اعلان پر کہا کہ دسمبر 2020 میں حکومت نے خود اس کا نام نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ طے کیا تھا۔ اب جب حقیقی نتائج پر سوال اٹھ رہے ہیں تو نام بدلنے کی سیاست کے ذریعے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آرادھنا مشرا نے کہا کہ 28 مارچ 2026 کو وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے ایئرپورٹ کے پہلے مرحلے کا افتتاح کیے جانے کے بعد 15 جون 2026 سے تجارتی پروازیں شروع ہوئیں، لیکن کچھ ہی وقت بعد پروازوں کے آپریشن کو لے کر سوال اٹھنے لگے۔ حکومت کو بتانا چاہیے کہ جس ایئرپورٹ کی اتنی تشہیر کی گئی، وہاں مسافروں کے لیے بہتر رابطہ اور باقاعدہ پروازوں کی خاطر کیا اقدامات کیے گئے۔ معاملہ صرف جیور ایئرپورٹ تک محدود نہیں ہے، بلکہ ریاست کے چھوٹے شہروں کو فضائی رابطے سے جوڑنے کے نام پر کئی ایئرپورٹس کا افتتاح کیا گیا، لیکن متعدد ایئرپورٹس پر باقاعدہ پروازیں بند ہونے یا شروع ہی نہ ہونے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 20 اکتوبر 2021 کو کشی نگر انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا افتتاح ہوا، نومبر 2023 سے پروازیں بند ہونے، 10

چیف الیکشن کمشنر کے خلاف لکھنؤ میں احتجاج

لکھنؤ: 10 اکتوبر (پی این ایس) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج سے قبل اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پولیس نے دہلی جا رہے کمیونسٹ رہنماؤں اور اپوزیشن طلبہ تنظیموں کے کارکنان کے خلاف کارروائی کی۔ لبریشن کے ضلعی سکریٹری رمیش سینگر کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا، جبکہ لکھنؤ یونیورسٹی سے این ایس یو آئی کے عہدیداروں اور طلبہ کو حراست میں لے لیا گیا۔ ان میں احمد رضا اور شبھم کھروار سمیت کئی طلبہ شامل ہیں۔ اس معاملے میں کانگریس کی ریاستی صدر آرادھنا مشرا کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے، انہوں نے اس کارروائی کو جمہوریت کا قتل قرار دیا۔ اتر پردیش کانگریس کی ریاستی صدر آرادھنا مشرا نے طلبہ اور تنظیم کو احتجاج میں شرکت سے روکنے پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ احتجاج کرنا اپوزیشن کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اپنی بات رکھنا اور حکومت کی غلط پالیسیوں کی مخالفت کرنا جمہوری حق ہے۔ احتجاج کو روکنا جمہوریت کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔ این ایس یو آئی کے احمد رضا نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے کروڑوں ہندوستانی شہریوں کے نام کاٹے جانے کا الزام عام شہریوں کے حقوق کے خلاف ورزی اور آئین کی توہین ہے۔